ستمگر
سائله رباب

مکمل ناول

"میں بنت حوا جب گھر سے باہر نکلو تو ہزاروں لوگوں کی نظروں کا مرکز بن جاتی ہوں ایسا لگتا ہے آج بازار میں سب مجھے دیکھنے آئے ہیں"

"میں کسی کی بدتمیزی پر اسے تھپڑ ماروں تو میرے اوپر تیزاب پھینک دیا جاتا ہے،

میں کسی دفتر یا کسی ادارے میں کام کروں تو تلخ و طنزیہ باتیں مجھے برداشت کرنی ہوتی ہیں،

میں سات پردوں میں بھی چھپ جاؤ تو بھی میرا کردار داغ دار بنانے میں لوگ ایک پل نہیں لگاتے"

"میں باپ کی دہلیز پر بیٹھی بوڑھی ہو جاتی ہوں، کیونکہ میرا جہیز تیار نہیں ہوا، اور جہیز تو فرض ہے شادی کے لئے، بدقسمتی سے میرا تعلق اس معاشرے سے ہے جو جہیز کو لعنت نہیں فرض سمجھتا ہے اور یہ فرض نکاح کے تین بولوں اور رخصتی سے زیادہ ضروری سمجھا جاتا ہے"

"میں بنت حوا ماں کی آنکھوں کا نور باپ کی شہزادی بھائیوں کی لاڈلی آج سسرال میں دن رات شوہر کے ہاتھوں مار کھاتی ہوں، میں جو کسی کی اونچی آواز برداشت نہیں کرتی تھی آج ساس کی طنزیہ باتوں پر لب سی لیتی ہوں،

میری آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، میرے جسم پر جابجا پڑے نیل میرے ماں باپ میرے بھائیوں کو نظر آتے ہیں لیکن وہ خاموش ہیں کیوں؟ وہ تو مجھے پھولوں کی طرح رکھتے تھے تو اب کیوں کانٹوں کے حوالے کر دیا، چلو میری قسمت تھی یہ، تو کیا یہ بھی میری قسمت ہے کہ میں ماں باپ کی عزت کی خاطر سسرال میں گالیاں اور جوتے کھاتی رہوں؟"

"میں بنت حوا ہوں مجھے قربانی دینی ہے کیونکہ میری جس گھر میں شادی ہوتی ہے میرا جنازہ ہی وہاں سے نکلنا چاہیے، اگر میں ناراض ہو کر مائکے چلی گئی تو باپ کی عزت ختم ہو جائے گی لیکن اگر میں دن رات ماں بہنوں کی گالیاں کھاتی رہوں تو میرے باپ کی عزت معاشرے میں بہت بلند رہے گی"

"مجھے سمجھوتا کرنا ہے کیونکہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کا کیا بنے گا؟

تو کیا وہ صرف میرے بچے ہیں انکا باپ نہیں ہے کیا؟"

"میرے ہاں پانچ سال اولاد نا ہو تو مجھ پر سوتن بٹھا دی جاتی ہے،

ارے تم صبر سے کام لو شوہر کی شادی کروادو دیکھینا تمہارا ہی رتبہ زیادہ ہو گا؟

کروادی شادی کیا ہوا؟ اب وہ شوہر جو جان دیتا تھا وہ بہت دور ہو گیا سسرال میں جو کچھ مقام تھا وہ بھی نہیں رہا،

اگر میں دوسری شادی نا کرواؤں تو میں خود غرض بن جاتی ہوں"

"اگر میں ناراض ہو کر مائکے چلی آؤں تو بھابھی کے طنز کے تیر بھائیوں کی تلخ باتیں، خاندان والوں کے صبر پر لیکچر شروع ہو جاتے ہیں پورا خاندان بٹھایا جاتا ہے مجھے بات کا موضوع بنایا جاتا ہے پھر مجھ سے پوچھے بغیر ہی سمجھوتا کر دیا جاتا ہے، میں دوبارہ اسی مظلومیت کی چکی میں پسنے کے لئے واپس آجاتی ہوں، بلکل ویسے ہی جیسے میری شادی پر کیا تھا میری مرضی نہیں پوچھی کسی نے باپ نے اپنی خواہش بتائی بس"

"میں کسی مرد کو برا نہیں کہہ رہی نا ہی میں کسی عورت کو قصوروار ٹھہرا رہی اگر کوئی قصوار ہے تو وہ ہے یہ معاشرہ، پر معاشرہ کن سے بنا ہے؟

لوگوں سے۔۔ اور وہ لوگ ہیں ہم"

"ہمیں ہر چیز پر تنقید کرنی ہوتی ہے، ہمیں ہر ایک کی زات پر سوال اٹھانا ہے، ایک پل میں اپنے لفظوں سے کسی کی زات کو مجروع کر دینا ہے، ہر ایک پر طنز کے تیر چلانے ہیں، ہر چیز کا منفی پہلو تلاش کر کے اسے موضوع گفتگو بنانا ہے، عورت ہی عورت کی دشمن ہے،

خدارا بس کر دے۔۔"

"کیا ہیں آپ لوگ؟ خدا ہیں؟ کس نے حق دیا ہے آپکو دوسروں کی ذات پر بات کرنے کا؟ یہ معاشرہ ہم نے بنایا ہے کوئی دوسرے ملک کا باشندہ بنا کر نہیں گیا"

"مجھے یہ بھی پتا ہے یہ معاشرہ میری کسی تقریر سے بدل نہیں جائے گا،

میں حیران ہوتی تھی کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ کیسے اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے

لیکن اب مجھے لگتا ہے کہ واقعے بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے کیونکہ یہ معاشرہ ایک بیٹی ایک ماں ایک بہن ایک بیوی کا کبھی نہیں بن سکتا۔۔۔"

"ساری زندگی سسکنے سے بہت بہتر ہے وہ پیدا ہوتے ہی مر جائیں"

"عورت قربانی کا ایک جانور ہے جسے کسی بھی وقت کسی کی عزت کی خاطر بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے یہ جسے آپ صنف نازک کہتے ہیں یہ دراصل ایک جانور ہے جس کے ساتھ کوئی کیسا بھی سلوک کر لے نا یہ خود آواز اٹھا سکتی ہے نا اس کے لئے کوئی آواز اٹھائے گا"

"کیوں پھر عورت کو صنف نازک کہا جاتا ہے؟

صنف نازک پر اتنے ظلم کیوں؟؟"

آخر کب تک بنت حوا اپنے بھائی کے جرموں کی سزا میں ونی بنتی رہے گی؟

یہ کیسی عزت ہے باپ کی جو بیٹی کے گالیاں کھانے سے محفوظ ہے؟

نکل آیئے جہالت سے خدارا دیکھئے تو سہی کیا یہ بیٹی آپکی کچھ نہیں لگتی؟"

"ہم نے کیا بنا دیا ہے اپنے معاشرے کو میرا دین تو اسلام ہے اس نے تو عورت کو بہت عزت دی ہے بہت بڑا مقام دیا ہے،

کسان کی بیٹیٔ آپکی کچھ نہیں لگتی؟

وہ جسے سرے بازار رسوا کر دیا گیا کیا وہ آپکی بہن نہیں ہے؟"

"سب سچے ہیں جھوٹی تو میں ہوں، اب مجھ پر فتوے لگیں گے لیکچر ملیں گے کہ فلاں عورت خود ایسی ہے،

حیرانگی کی کیا بات ہے؟ یہ معاشرہ ایسا ہی ہے پتا نہیں اس معاشرے کے ان گھٹیا اصولوں کی بھینٹ کتنی بیٹیاں قربان ہو گئ"

اب فیصلہ آپ کو کرنا ہے یہ معاشرہ آپ نے بنایا ہے اس کے دو کوڑی کے اصولوں کو ختم بھی آپ کریں گے، میں بنت حوا بس ایک ایسے معاشرے کی تلاش میں ہوں جو مجھے کچھ نا سہی تحفظ تو دے سکے"

****

رات کے بارہ بج رہے تھے، جب ایک مخصوص گاڑی کا ہارن سنائی دیا، نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں کو بامشکل کھولتی وہ ڈائننگ کی کرسی سے کھانا گرم کرنے کے لئے اٹھی تھیٔ۔

رات کے اس پہر جہاں مکمل خاموشی راج کر رہی تھی وہاں اسکے حرکت کرتے ہاتھوں میں پہنی چوڑیوں سے خاموشی میں ایک ارتعاش پیدا ہو رہا تھا۔

ٹائی کو ڈھیلا کرتا عالیہان آفریدی لاؤنج سے چلتا آ رہا تھا چال میں واضح سستی تھیٔ، لیپ ٹاپ کا بیگ وہی صوفے پر گرایا تھا، کچن کی لائٹس آن تھی باقی پورے گھر میں اندھیرا راج کر رہا تھا۔۔

"ناٹ آ گین"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا کچن کی طرف بڑھا تھا اور حسب معمول اسے دیکھتے ہی ماتھے پر بے شمار بل آئے تھے، آنکھیں زور سے بند کر کے کھولی تھی شاید یہ غصہ کنٹرول کرنے کے لیے کیا تھا اس نے پر وہ ہنوز اپنے کام میں مصروف تھی، اپنے پیچھے کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے اس کے ہاتھ کانپے تھے، وہ جلد از جلد اب اپنا کام ختم کر کے اسکی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتی تھی۔

"کیا کر رہی ہو تم یہاں؟"

اسکی دھاڑ پر ملیحہ کے کانپتے ہاتھ رکے تھے۔

"وہ۔۔۔ آپ کا۔۔ کھا۔۔ کھانا گ۔۔ گرم"

نیند سے بوجھل آنکھیں اور آواز میں واضح لرزش وہ سامنے والے کی دل کی دنیا ہلا کر رکھ گئی تھی، بڑی بڑی آنکھوں میں خوف سے آنسو جمع ہوئے تھے۔

"کتنی دفعہ کہا ہے تمہیں میرے معاملات سے اور مجھ سے دور رہا کرو ایک دفعہ کہی ہوئی بات تمہیں سمجھ نہیں آتی"

وہ ایک جھٹکے سے اسکا بازو دبوچتا دھاڑا تھا۔۔

"پل۔۔ پلیز۔۔ ا۔۔ ایم۔۔"

"سوری تو بالکل نہیں کرنا تم ابھی کے ابھی اپنی یہ منحوس شکل گم کرو نہیں تو اسے دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔"

اب کی بار لہجے میں اتنی نفرت تھی کہ ملیحہ کو اپنا آپ جلتا ہوا محسوس ہوا تھا اسکے بازو پر اس بے حس انسان کی انگلیاں کسی لوہے کی طرح دھنس رہی تھی، درد سے آنکھوں میں آنسو آئے تھے جنھیں دیکھ کر عالیہان آفریدی کا میٹر ایک دم گھوما تھا۔۔

"اپنے یہ مگرمچھ کے آنسو ان کے سامنے بہانا جنھیں اس سے فرق پڑتا ہو، میری زندگی میں تمہاری حیثیت ایک ٹشو پیپر سے بھی بدتر ہے سمجھی تم۔۔۔"

اسکے بازو کو ایک جھٹکے سے چھوڑتا وہ بے حسی کی انتہا پر تھا۔۔

لیکن ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ خاموش تھی، اور اس خاموشی سے ہی تو چڑھ تھی اسے کیوں تھی وہ اتنی پتھر دل کیوں؟

اپنے آنسوؤں کو پیتی وہ اسکی طرف سے نکلنے کی کوشش میں تھئ۔

ٹانگوں میں واضح لرزش تھئ، پر اب تو عادت ہو گئ تھئ جیسے یہ لہجہ یہ نفرت برداشت کرتے کرتے شاید یہ ہی اسکی قسمت میں تھا۔۔

"ایک بات میری اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بٹھالو تم اگر سونے کی بھی بن کر آجاؤ تو بھی میری نظر میں کوئلہ ہی رہو گی ملیحہ عالیہان آفریدی"

الفاظ تھے یا تیر جو اس کے نازک دل میں پیوست ہو گئے تھے، ایک نازک دل چھن سے ٹوٹا تھا، دوبٹے کے کونے پر ملیحہ کی گرفت مظبوط ہوئی تھئ۔

اپنی جھیل سی گہری نم آنکھوں کو ایک پل کے لئے اٹھایا تھا اور عالہان آفریدی کے چہرے پر کمینگی بھری مسکراہٹ آئی تھی۔

"آئی ایم سوری۔۔"

ہر بار کی طرح اس دفعہ بھی وہ اس کی نفرت کے آگے خود کو جھکا گئی تھی

عالہان آفریدی نے غصے سے اپنی کنپٹی سہلائی تھی اور میز پر سجا سارا کھانا زمین بوس ہوا تھا، کیونکہ ملیحہ آفریدی اندھیرے میں گم ہو چکی تھی۔

یہ تمہاری تلخ نوائیاں کوئی اور سہہ کے دیکھا تو دے

یہ جو تجھ میں مجھ میں نبھاہ ہے میرے حوصلے کا کمال ہے

***

"علی میں قسم سے ابھی جا کر ماما کو بتاؤں گی، اگر تم نے میری سن گلاسز واپس نہیں کی تو"

نویرہ گلا پھاڑ کر چیخی تھی۔

"جب تک تم میرے ہینڈ فری واپس نہیں کرو گی یہ سن گلاسز تو بھول ہی جاؤ چھپکلی"

وہ ڈھٹائی سے کہتا اب ڈائنگ ٹیبل کی جانب بڑھا تھا۔

"تم خود ہو گے چھپکلی نہیں تم چھپکلے ہو اور وہ بھی بہت گندے بد تمیز"

"شکریہ ویسے کیا تم ناشتے میں کاکروچ کھانا پسند کرو گی؟"

علی نے اپنی 32 سی باہر نکالی تھی۔

"چیچ یو چیپ، گندے انسان منہ بند رکھو اپنا"

نویرہ کا دل ایک دم سے ناشتے سے اچاٹ ہوا تھا۔

"میں منہ بند رکھوں گا تو ناشتہ کیسے کروں گا کیا ناک سے کھانا کھاؤں میں لیکن ناک میں تو "

"ماما۔۔۔"

نویرہ اب کی بار پورے زور سے چینخی تھی، علی نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو؟ ہر وقت چوہے بلی کی طرح لڑتے رہتے ہو چپ کر کے ناشتہ نہیں کر سکتے اور تم نویرہ اتنا کیوں چینخ رہی ہو، قیامت تو نہیں آ گئی؟"

"اس نے میرے سن گلاسز چوری کئے ہیں اس سے پوچھے لڑکیوں کی گلاسز کا کیا کرے گا یہ؟"

"ماما آپ اس سے پوچھئے پہلے اس نے میرے ہینڈ فری چوری کئے ہیں وہ کس خوشی میں کئے اس نے۔۔"

"تم منہ بند رکھو اپنا اس سے پہلے تم نے میری نیوی بلیو جیکٹ اپنی اس پٹاخہ گرل فرینڈ کو گفٹ کی تھی۔۔"

"اور تم نے اس سے پہلے میرا فون توڑا تھا یاد کرو۔۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو تمہارا فون اس سو کالڈ معصوم ملیحہ میڈم نے توڑا تھا۔۔"

نویرہ کے لہجے میں اس نام کے لئے واضح نفرت اور ہتک تھی۔۔

"نویرہ مائنڈ یور لینگویج تمہاری بھابھی ہے وہ"

"او پلیز ماما وہ میری بھابھی"

"جسٹ شٹ اپ نویرہ"

"اور تم علی واپس کرو اس کے سن گلاسز اور یہ لڑکیوں کا پیچھا چھوڑ دو نہیں تو بہت برا پیش آؤں گی میں"

گل بیگم غصے سے پھنکاری تھی۔

جب کے نویرہ کے دل میں ملیحہ کے لئے نفرت بڑھی تھی، پچھلے چار سال سے ملیحہ نے اسکی جگہ لے لی تھی۔

"ماما کو بس وہی دکھائی دیتی ہے یہ جانتے ہوئے کہ اسکی وجہ سے میرے بابا "

"پلیز نینا وہ ایک حادثہ تھا اس میں ملی کا کوئی قصور نہیں"

علی کو اسکی نفرت کی وجہ کبھی سمجھ نہیں آئی تھی۔

"حادثہ نہیں قتل"

"کیا ہوا ہے میری گڑیا کو کیوں صبح صبح موڈ آف ہے؟"

عالہان آفریدی کی آواز پر نویرہ آفریدی کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

"ایک ہی وجہ ہے بھائی جان جب تک وہ اس گھر میں ہے یہاں کسی کا موڈ ٹھیک ہو سکتا ہے کیا؟"

نویرہ کا لہجہ ہتک آمیز تھا، کچن کے پاس کسی کا سرمئی آنچل لہرایا تھا جسے عالہان آفریدی نے بہت غور سے دیکھا تھا۔

“You know what Nena I just don’t want to spoil my day so can we change the topic?”

الفاظ کی گہرائی میں ملیحہ عالہان آفریدی کو صرف اپنے لیے نفرت ہی محسوس ہوئی تھی، جھیل سی گہری آنکھوں میں پانی آیا تھا، دودھیا رنگت پر جیسے کسی بن بادل کی برسات ہوئی تھی، ریشمی آنچل سے اپنے آنسو بے دردی

سے صاف کئے تھے، جس سے رخسار پر سرخ نشان پڑ گئے تھے، باہر سے اب ہنسنے اور مختلف قہقہوں کی آوازیں آرہی تھی۔۔

اس نے دروازے کے سراخ سے باہر جھانکا تھا۔

عالہان اپنے دونوں بہن بھائیوں کے ساتھ کسی بات پر الجھ رہا تھا اور وہ مسلسل ایک ہی ضد لگائے بیٹھے تھے تنگ آکر عالہان نے حامی بھر لی تھی، نویرہ خوشی سے اسکے گلے میں جھوم گئی تھی علی نے نویرہ کے بال پکڑ کر کھینچے تھے اب پھر ان دونوں کی چیختی آوازیں ڈائنگ حال میں گونج رہی تھیٔ تھی، گل بیگم اور عالہان انھیں دیکھ کر ہنس رہے تھے، کتنا مکمل اور حسین منظر تھا، ان سب میں ملیحہ تو کہیں بھی نہیں تھی، وہ ستمگر اسے دیکھ لیتا تو ناشتہ کئے بغیر ہی آفس چلا جاتا۔۔

"کیوں اتنی نفرت کرتے ہیں آپ مجھ سے میرا کیا قصور تھا ان سب میں؟" ایک خاموش آنسو آنکھوں سے ڈھلکتا نیچے گرا تھا۔

عالہان آفریدی کی نظریں کچن کی طرف اٹھی تھی سرمئی آنچل جلدی سے گم ہوا تھا۔

ناچاہتے ہوئے بھی عالہان آفریدی کے لب نجانے کیوں مسکرائے تھے۔

"ملیحہ تم یہاں بیٹھی ہوئی ہو چلو ناشتہ کرو ہمارے ساتھ؟"

"خالہ پلیز""

"وہ چلا گیا ہے ملی تم باہر آسکتی ہو کچن سے۔۔"

گل بیگم کے لہجے میں اس وقت کیا کچھ نہیں تھا درد، پچھتاوا، تکلیف اپنی بہن کی اکلوتی نشانی کو اس حالت میں دیکھ کر ان کا دل دھاڑیں مار کر رونے کو چاہا تھا پر وہ مجبور تھی اپنی اولاد کے آگے انکی ہٹ دھرم ضد کے آگے جو پتا نہیں اس معصوم کو کس بات کی سزا دے رہے تھے۔

"مجھے معاف کر دو بچے میں تمہاری ماں جیسی نہیں بن سکی مجھے لگا تھا عالیہان سے نکاح کر کے میں نے تمہیں محفوظ کر لیا ہے پر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایسا"

"کچھ نہیں ہوتا خالا جانی آپ پریشان نا ہوں میں ٹھیک ہوں۔۔"

ملیحہ کی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی، گل بیگم نے ایک نظر اسے دیکھا تھا سوجھی ہوئی آنکھیں زرد چہرہ، بکھرا حلیہ، بیس سال کی عمر میں کیا کچھ نہیں جھیلا تھا اس نازک سی جان نے

"رات کو ڈانٹا اس نے تمہیں پھر؟"

"ن۔۔ نہیں تو کچھ بھی نہیں کہا میں نے کھانا گرم کر دیا تھا انھوں نے کھا لیا"

نظریں چرا کر بولا گیا تھا۔

"کیا حال ہیں مجنوں کے۔۔؟"

عالیہان اپنے عالیشان دفتر میں بیٹھا کسی کام میں غرق تھا جب کوئی آندھی طوفان کی طرح بغیر ناک کئے اس کے آفس میں داخل ہوا تھا۔۔

"تم میں ذرا تمیز نہیں ہے نا؟"

"زرا بھی نہیں۔۔"

ہادی کافی اطمینان سے جواب دیتا اب بالکل اسکے سامنے آکر بیٹھا تھا۔

"تم ابھی کے ابھی دفعہ ہو جاؤ ادھر سے میں بہت مصروف ہوں"

"ہاں میں جوس پیئوں گا اور آپکے باس وہی کڑوی بلیک کافی۔۔"

ہادی نے اسکی بات کو مکمل اگنور کرتے انٹر کام سے جوس اور کافی منگوائی تھی۔

"اور پھر بھابھی جان کے کیا حال ہیں کوئی گھر سے باہر نکلی وہ یا ابھی اعتکاف ہی بیٹھی ہیں"

"ہادی تم چپ ہونے کا کیا لوگے۔۔؟"

"تم کیوں اس سے بھاگ رہے ہو جب کے تم جانتے ہو اس کا کوئی قصور نہیں۔۔"

"سارا قصور اسی کا ہے وہ زبردستی میرے سر پر مسلط کی گئی ہے اگر میرا اس سے نکاح نا ہوتا تو آج میں لاریب ۔۔"

اس نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔

"پھر تو قصور تمہاری ماما کا ہوا انھوں نے تمہارا زبردستی نکاح کیا ہے ملیحہ کے سے بھی تو تم انھیں کیوں نہیں سزا دے رہے؟"

ہادی کے لہجے میں چھبن تھی وہ دو پل کے لئے خاموش ہو گیا تھا۔

"تم صرف اس سے بھاگ رہے ہو عالی تمہیں ڈر ہے کہ جس لڑکی سے تم نفرت کرنا چاہتے ہو وہ تمہیں خود سے پیار کرنے پر مجبور کر رہی ہے"

"Just shut up Hadi. .just shut up"

عالیان آفریدی غصے سے پاگل ہوا تھا آنکھوں کے سامنے وہی جھیل سی گہری نم آنکھیں آئی تھی۔۔

"وہ سولہ سال کی ہے"

"غلط اب وہ بیس سال کی ہے"

"میں 26 سال کا ہوں"

عالہان نے جیسے ایک اور وجہ دی تھی

"چار سال سے اس نے باہر کی دنیا نہیں دیکھی عالہان آفریدی وہ بہت معصوم ہے اس نے ایک حادثے میں اپنا سب کچھ کھویا ہے تم اتنے بے حس تو نہیں تھے کبھی"

"کوئی بھی بے حس نہیں ہوتا لیکن حالات انسان کو بنا دیتے ہیں کبھی بے حس تو کبھی بے بس"

"یہ اپنے اندر کا زہر ختم کرو خدارا"

"تمہیں ماما نے بھیجا ہے نا مجھے سمجھانے کے لئے لیکن انھیں ایک بات اچھے سے سمجھا دو میرے دل میں ملیحہ عالہان آفریدی کے لئے صرف اور صرف نفرت ہے اب تم جا سکتے ہو"

"پر عالی"

"جسٹ گو ہادی"

اسکا لہجہ سخت ہوا تھا۔

ہادی کے جانے کے بعد عالہان تھک کر اپنی کرسی پر گرا تھا سر سیٹ کے ساتھ ٹکا کے آنکھیں بند کی تھی، وہی آنسوؤں سے بھری آنکھیں سامنے آئی تھی، وہ جھٹکے سے اٹھا تھا۔

"تم نے یہ اچھا نہیں کیا ملیحہ ماما کو بیچ میں لا کر تم نے بالکل اچھا نہیں کیا۔۔"

عالہان آفریدی کی آنکھوں میں نفرت اتری تھی اور اب اس نفرت کا شکار اس معصوم کو ہی بننا تھا جو سب چیزوں سے بے خبر تھی، چار سال پہلے کا منظر آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔

ماضی

"آپ لوگوں کا اس پر کوئی حق نہیں ہے وہ میری بہن کی نشانی ہے اور اسے میں اپنے ساتھ ہی لے کر جاؤں گی"

گل بیگم کی آواز ملکوں کی حویلی میں گونجی تھی۔۔

"تو بھول رہی ہے وہ میرے مرحوم بیٹے کی بھی نشانی ہے ہماری پوتی ہے یہ اور اب اسے ہم اپنے پاس ہی رکھیں گے"

جلال بیگم کی رعب دار آواز سے ملیحہ اپنی خالہ کے سینے میں چھپی تھی۔

"اے نسیم پکڑو اسے اور لے جاؤ۔۔"

"ن۔۔نہ۔۔ نہیں"

"خا۔۔خالہ جا۔۔نی م۔۔ مجھ۔۔مجھے ن۔۔۔ نہی۔۔ نہیں جانا ان کے ساتھ پ۔۔پلیز یہ۔۔م۔۔ مجھ۔۔مجھے مار دیں۔۔۔گے۔م۔۔ مجھ۔مجھے نہیں جانا پلیز خالہ جانی۔۔۔"

ہچکیوں کے درمیان وہ سولہ سالہ لمبے بالوں والی لڑکی جب بولی تھی تو ملک حویلی میں اسکی سسکیاں گونجی تھی۔۔

"تیری ماں تھی منحوس، بدچلن، حرامی عورت بھاگ کر شادی کی اس نے میرے بیٹے سے اور اب اپنی منحوسیت سے مار دیا اسے، تجھ میں بھی اسی بغیرت کا خون ہے لیکن بدقسمتی ہے ہماری کہ تمہاری رگوں میں ملکوں کے بڑے بیٹے کا بھی خون ہے اور اب تیری بدقسمتی ہی تجھے اس در پر لے کر آئی ہے اس لئے اپنے یہ ٹسوے بہانہ بند کرو ہم لوگ تیری ماں جیسے بغیرت نہیں ہیں کہ اپنے گھر کی عزت کو یوں دوسروں کے گھر میں بھیج دیں"

جلال بیگم کی سوچ اتنی ہی گھٹیا تھی جتنے انکے الفاظ اور یہ الفاظ اس سولہ سالا معصوم لڑکی کی روح کو چھلنی کر گئے تھے۔۔

"آپ ایک عورت ہو کر ایک عورت کے لئے ایسے الفاظ کیسے استعمال کر سکتی ہیں۔۔؟"

عالیہان آفریدی بہت ضبط سے بولا تھا وہ کب سے انکی بکواس برداشت کر رہا تھا۔

"تو زیادہ تعلیم نا جھاڑ یہ میرے گھر کا معاملہ ہے اور یہ لڑکی ہمارے گھر کی عزت ہے یہ اسی گھر میں رہے گی"
شہریار ملک جس کی گندی نظریں ملیحہ پر پڑ چکی تھی وہ جلدی سے آگے آیا تھا۔۔

ملیحہ نے اپنی خالا کا دامن مضبوطی سے پکڑا تھا، لیکن وہ عورت جو رشتے میں اسکی دادی تھی اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لے گئی تھی۔۔

"پل۔۔پلیز۔مج۔۔مجھے بچالیں خالا جانی۔۔۔بچالیں مجھے۔۔یہ مار دیں گی مجھے۔۔۔۔ چھوڑو مجھے جانے دو، خالا ۔۔"

وہ مسلسل ان سے اپنا آپ چھڑوا رہی تھی جب جلال بیگم کا ہاتھ اٹھا تھا اور ملیحہ لڑکھڑا کر گری تھی، یتیمی کے بعد یہ پہلا دھکا پہلا تھپڑ تھا جو اسے پڑا تھا۔۔

عالیہان آفریدی نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی، گل بیگم تڑپتی آگے بڑھی تھی پر شہریار انکے راستے میں رکاوٹ بن کر آیا تھا۔۔

"تم اپنی ماں کو لے کر شرافت سے نکل جاؤ یہاں سے نہیں تو یہ کام ہمارے گارڈز بھی سر انجام دے سکتے ہیں ۔۔"

"چلیے ماما۔۔۔" عالیہان آفریدی بہت ضبط سے بولا تھا۔

"عالی میری ملیحہ یہ لوگ اسے مار دیں گے اسے بچالو عالی، میری بہن کی آخری نشانی ہے وہ، میں نے وعدہ کیا تھا اس سے کہ ملیحہ کا خیال رکھوں گی، میری بچی کو بچالو عالی۔۔"

گل بیگم تڑپتی بولی تھی۔

"پلیز ماما ہم اسے لے جائیں گے پر ابھی چپ کر جائیں آپ اور چلئے یہاں سے"

عالیہان نے اپنی ماں کو سنبھالا تھا جو کسی ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی، فل وقت وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا ملیحہ کو وہ کس حق سے اپنے ساتھ لے کر جاتے وہ اس گھر کا خون تھی سب سے زیادہ یہ گھر والے ہی اس پر حق رکھتے تھے۔

"یہ تم لوگوں کی بھول ہے یہ لڑکی اب مر کر ہی اس گھر سے نکلے گی"

جلال بیگم نے ملیحہ کو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا۔۔

"خا۔۔خالہ"

وہ سسکی تھی، درد سے پورا جسم ٹوٹا تھا، لمبے بال کسی آبشار کی طرح کمر پر بکھرے تھے، دوپٹہ بدن سے جدا ہو گیا تھا، اجڑے بکھرے حلیے میں وہ کسی پرستان کی پری لگ رہی تھی جو بھول کر اس ظالم دنیا میں آگئی تھی۔۔

"یہ خیال آپکو سولہ سال پہلے کیوں نہیں آیا جب آپ اپنے بیٹے سے ملتی تھی تو اپنے بیٹے کی نشانی سے کیوں نہیں ملتی تھی اب جب آپکے بیٹے نے اپنی ساری جائیداد اس معصوم کے نام کروادی ہی تو اچانک بیٹے کے خون کے لئے محبت پیدا ہو گئی آپ لوگوں کے دلوں میں، تب عزت کا خیال نہیں تھا آپ لوگوں کو جب تک میری بہن زندہ رہی اس کی طرف دیکھا بھی نہیں اور اب جب مر گئی ہے تو اسکی بیٹی کو کس حق سے اپنے پاس رکھ رہی ہیں آپ؟ صرف اور صرف جائیداد کے لئے، لیکن میں ایسے نہیں ہونے دوں گی ملیحہ میرے ساتھ جائے گی میں اسے اس جہنم میں نہیں رہنے دوں گی"

گل بیگم نے انھیں آئنہ دکھایا تھا۔

"اگر ملیحہ تمہارے ساتھ جائے گی تو ایک شرط پر جائے گی۔۔"

جلال بیگم مدعے پر آئی تھی۔

"کیسی شرط؟"

گل بیگم حیرانگی سے بولی تھی۔

"اس کا نکاح تمہارے بیٹے سے ہو گا، جب تک تمہارا بیٹا اسے اپنے نکاح میں نہیں لے گا یہ لڑکی اس گھر سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالے گی۔۔"

عالیہان آفریدی کا وجود جھٹکوں کی زد میں آیا تھا۔۔

"مجھے منظور ہے۔"

گل بیگم کی ہاں پر عالیہان آفریدی نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔

"ٹھیک ہے جب تک ساری جائیداد ہمارے نام نہیں ہو جاتی یہ ہمارے پاس ہی رہے گی، تین دن بعد اس کا نکاح تمہارے بیٹے سے ہو گا"

وہ لالچی عورت خباثت سے مسکرائی تھی۔

"اور میں آپکی بات پر یقین کیسے کرلوں کہ تین دن بعد ملیحہ مجھے سہی سلامت ملے گی"

گل بیگم نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا۔۔

"ملکوں میں بہت غیرت ہوتی ہے ہم جب ایک دفعہ زبان دے دیتے ہیں تو اس سے پھرتے نہیں ہیں چاہے ہماری جان بھی کیوں نا چلی جائے اور میں ان سب کے سامنے تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ تین دن بعد یہ لڑکی تمہیں سہی سلامت ملے گی۔۔"

"ملیحہ تم نے پریشان نہیں ہونا میں پرنسو آؤں گی تمہیں لینے اپنے ساتھ ہمیشہ کے لئے یہ تین دن برداشت کرلو بس"

"ن۔ نہیں۔۔مجھے نہیں رہنا یہاں، پلیز مجھے اپنے ساتھ لے جایئے، یہ ما۔۔مارے۔گ۔۔گے مجھے پلی۔۔ز"

"کوئی تمہیں نہیں مارے گا میری جان کوئی بھی نہیں مارے گا میں وعدہ کرتی ہوں میں تمہیں لے جاؤں گی ۔۔"

گل بیگم نے اسے اپنے سینے میں بھینچا تھا۔

"چلئے یہاں سے۔۔۔"عالہان آفریدی کی برداشت اب ختم ہوئی تھی، گل بیگم نے اسے خود سے دور کیا تھا وہ ایسے تڑپی تھی جیسے کسی کو گھنی چھاؤں سے اٹھا کر کڑی دھوپ میں پھینکا ہو کسی نے۔۔

"نہیں جائیں، خالا۔۔۔پلیز نا چھوڑ کر جائیں، مجھے ساتھ لے جائیں، میں مر جاؤں گی خالہ، پلیز مت جائیں۔۔"

وہ تڑپتی رہی سسکتی رہی پر عالہان آفریدی اپنی ماں کو لے کر وہاں سے چلا گیا تھا کبھی نا واپس آنے کے لئے۔

حال

فون کی مسلسل بجتی گھنٹی سے عالہان حال میں واپس آیا تھا۔

"یس۔۔"

"سر آپکی میٹنگ ہے تین بج چکے ہیں کلائنٹ آپکا انتظار کر رہے ہیں کیا انھیں اندر بھیج دوں۔۔؟"

سیکرٹری کی آواز فون کے سپیکر سے آئی تھی۔۔

"ہاں بھیج دو"

سنجیدگی سے کہتے اس نے اب لیپ ٹاپ آن کر کے پریزینٹیشن کھولی تھی آج کی میٹنگ بہت خاص تھی اسے یہ کنٹریکٹ کسی بھی صورت میں حاصل کرنا تھا۔

"علی بھائی پلیز مجھے پڑھنے دے پہلے ہی کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔"

ملیحہ صوفے پر اپنے ارد گرد کتابیں پھلائے بیٹھی تھی، وہ پرائیویٹ ایف اے کر رہی تھی خالہ نے اس بہت فورس کیا کہ وہ کالج میں داخلہ لے لیکن وہ باہر کی دنیا سے بہت ڈر گئی تھی وہ کسی کا سامنہ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی چار سال سے بس وہ اس گھر میں قید تھی۔۔

آخری دفعہ وہ اس گھر سے ایف اے پارٹ اکے پیپرز دینے کے لئے باہر نکلی تھی۔

"بس کرو، یہ پڑھائی تمہارے بس کا روگ نہیں ہے میری چلی ملی تم بس ناول اور رسالے ہی پڑھ سکتی ہو"

"آپ نے مجھے چلی ملی کہا؟"

وہ صدمے سے بے حال ہوئی۔

"نہیں میں تو تمہیں لمبے بالوں والی چڑیل کہنے والا ہوں، دیکھو تو سہی یہ گندے بال کتنے لمبے ہیں ضرور ان میں جوئیں بھی ہوں گی اور وہی تم کھاتی ہو گی ناشتے میں۔۔"

"چچچ کتنے گندے ہیں آپ"

ملیحہ نے منہ بنایا تھا۔

"گندی تو تم ہو جسکے سر میں اتنی جویں ہیں۔۔۔"

علی اسکے نوٹس لے کر بھاگا تھا۔

"میرے نوٹس واپس کریں علی بھائی"

وہ تنگ آکر اس کے پیچھے بھاگی تھی

"تم مجھے نہیں پکڑ سکتی چڑیل"

"آپ خود ہوں گے چڑیل میں چھوڑوں گی نہیں آپکو۔۔"

وہ اسکے قریب آتی پھولی ہوئی سانس سے بولی۔

"ہاہاسویٹ ہارٹ میں چڑیل کیسے ہو سکتا ہوں تم میرا جینڈر چینج کر رہی ہو"

'پلیز میرے نوٹس واپس کریں مجھے پڑھنا ہے۔۔"

وہ روہانسی ہوئی۔

"اگر لے سکتی ہو تو لے لو۔۔"

علی نے نوٹس والا ہاتھ اوپر کیا تھا۔۔

اب وہ بیچاری پانچ فٹ دو انچ کی لڑکی کیسے اس 6 فٹ کے لڑکے سے اپنے نوٹس واپس لیتی پر کوشش میں کیا جاتا تھا وہ اپنی ایڑیوں پر کھڑی ہوئی تھی پر پھر بھی نوٹس اسکی پہنچ سے دور تھے۔۔

علی اسکی حالت دیکھتا ہنسا تھا، ان سب میں وہ اسکے بہت قریب آگئی تھی وہ مسلسل اپنا ہاتھ اوپر کرتی نوٹس لینے کی کوشش میں تھی۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

عالہان آفریدی کی غصے بھری آواز پر وہ دونوں اپنی جگہ رکے تھے۔

ملیحہ کا پورا وجود ڈر کی وجہ سے کانپا تھا علی اسکی حالت دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔

"وہ بھائی میں نے ملیحہ کے نوٹس لے لئے تھے اسی لیے بس وہ۔۔۔"

"تم چپ کرو اور اپنے کمرے میں جاؤ۔۔"

"پر بھائی میں بس ملی کو تنگ کر رہا تھا اس میں اسکا کوئی قصور۔۔"

"میں نے تمہیں صفائی دینے کو نہیں بولا تم اپنے کمرے میں جا سکتے ہو۔۔"

اب کی بار عالہان آفریدی خاصے سخت لہجے میں بولا تھا۔

علی نوٹس ٹیبل پر رکھتا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔

عالہان آفریدی کے قدم ملیحہ کی جانب اٹھے تھے،

ملیحہ نے خوف کے مارے اپنی آنکھیں بند کی تھی، جب اسکا ہاتھ کسی کی آہنی گرفت میں آیا تھا، وہ اسے کھینچتا ہوا اپنے روم میں لے گیا تھا۔

"کیا بتایا ہے تم نے ماما کو۔۔"

اس نے بے یقینی سے اپنی نظریں اٹھائی تھی۔

"م۔۔۔م۔۔ می میں نے ک۔۔کچھ۔ نہیں بتایا" وہ بمشکل بولی تھی۔

"تو کیا تمہارے فرشتوں نے بتایا ہے انھیں بولو یہ مظلومیت کے رونے انکے سامنے دن رات تم ہی روتی ہو نا، کیا ظلم کیا ہے میں نے تم پر بتاؤ ذرا کس کس کو میرے خلاف استعمال کر رہی ہو تم امی، علی، ہادی"

اسکی گرفت مضبوط ہوئی تھی، درد سے ملیحہ کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے، عالیہان آفریدی کی گرم سانسوں سے اسکا چہرہ جلا تھا۔

"پ۔۔پل۔۔۔پلیز مجھے درد ہو رہا ہے چھ۔۔ چھوڑئے مجھ۔۔مجھے "

وہ اسکی سخت گرفت میں تڑپی تھی۔۔

"تمہیں درد نہیں ہوتا تمہیں بس دوسروں کو درد دینا آتا ہے، اس معصوم چہرے کے پیچھے ایک خود غرض چہرہ ہے "

ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا وہ لڑکھڑا کر نیچے گری تھی۔

"تمہیں پتا ہے درد کسے کہتے ہیں جب میں تمہارے سامنے آکر گڑگڑایا تھا میں نے تم سے گزارش کی تھی کہ اس نکاح سے منع کر دو، پر تم نے اپنی غرض کے لیے۔۔"

"ا۔۔۔آ۔۔آئی۔۔ایم۔۔سوری؟۔"

وہ بمشکل ٹیبل کا سہارا لے کر اٹھی تھی، اتنی نفرت اتنا ہتک آمیز لہجہ دل کئی ٹکڑے ہوا تھا۔

"تمہیں پتا ہے تم ایک منحوس سایہ ہو جس دن سے تمہارے قدم اس گھر میں پڑے ہیں تم نے ہم سے ہمارا سب کچھ چھین لیا ہے میرا سکون، میری محبت، میرا باپ سب کچھ۔۔"

اس کے دونوں بازو دیوار سے لگا تاوہ پھر سے بھڑکا تھا۔۔

ملیحہ کی بند آنکھوں سے آنسو کسی لڑی کی طرح بہہ نکلے تھے۔

بازوؤں پر اسکی سخت گرفت تھی، اور کتنے الزام لگنا باقی تھے اس پر یہ چار سال ہر پل اس نے عالہان آفریدی کی نفرت کے حصار میں گزارے تھے۔

"پ۔۔۔پل۔۔۔پلیز۔۔۔"

وہ سسکی تھی عالہان آفریدی کی نظریں اسکی آنکھوں پر پڑی تھی وہ ان آنکھوں کی داستان پڑھ سکتا تھا لیکن وہ پڑھنا نہیں چاہتا تھا"

"تم صرف اس سے بھاگ رہے ہو عالی تمہیں ڈر ہے کہ جس لڑکی سے تم نفرت کرنا چاہتے ہو وہ تمہیں خود سے پیار کرنے پر مجبور کر رہی ہے"

ہادی کا جملہ اسکے کانوں میں گونجا تھا ایک جھٹکے سے وہ اس سے دور ہوا تھا۔

"دفعہ ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے"

ملیحہ جلدی سے بھاگی تھی۔

پیچھے وہ تھک کر صوفے پر گرا تھا۔

آج ہادی کی باتوں نے اسے اتنا ڈسٹرب کیا تھا کہ وہ پریزینٹیشن بھی صحیح سے نہیں دے پایا تھا، بار بار ہادی کے کہے جملے کانوں میں گونجتے تھے وہ کنٹریکٹ اسے نہیں ملا تھا، غصے سے وہ گھر آیا تھا اور گھر آتے ہی سامنے اسے اور علی کو اتنے نزدیک دیکھ کر میٹر ایک دم شارٹ ہوا تھا کچھ ہادی کی باتوں کا غصہ تھا کچھ کنٹریکٹ نا ملنے کا غصہ اور پھر اسکا چہرہ نظر آتے ہی اپنا سارا غصہ اس پر نکالا تھا۔۔

اور ہر بار کی طرح اسے تکلیف پہنچا کر اب خود اذیت سے گزر رہا تھا۔۔

"کاش ملیحہ عالیہان آفریدی تم اس طرح میری زندگی میں نا آئی ہوتی"

ماضی

"ماما آپ کیسے یہ فیصلہ کر سکتی ہیں سب کچھ جانتے ہوئے بھی"

"تو کیا خرابی ہے اس فیصلے میں بولو؟"

"ماما آپکو پتا ہے میں کسی بھی صورت میں اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔۔"

عالیہان تھک گیا تھا انھیں مناتے مناتے دو دن سے وہ کھانا پینا بند کر کے بیٹھی تھی ایک ہی ضد کہ وہ ملیحہ سے نکاح کر لے لیکن وہ چاہ کر بھی انکی یہ ضد نہیں پوری سکتا تھا۔

"تو کیا چاہتے ہو تم کہ میں اپنی بہن کی نشانی کو وہاں ان قصائیوں کے پاس چھوڑ دوں جن کی وجہ سے میری بہن مر گئی"

"ماما ہم انھیں سمجھائیں گے، پولیس کیس کریں گے اسکی کسٹڈی لے لیں گے ضروری تو نہیں میں اس سے نکاح کروں"

"تم کیا سمجھتے ہو پولیس ہماری کوئی بات سنے گی وہ سب ان کے زر خرید غلام ہیں بس ایک ہی راستہ ہے اسے حاصل کرنے کا اور وہ ہے تم سے نکاح۔"

گل بیگم کا لہجہ اٹل تھا۔

"ماما میری منگنی ہو چکی ہے اگلے ہفتے میری شادی ہے اور آپ کہہ رہی ہیں میں نکاح کر لوں"

ناچاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔

"تم بھول گئے ہو کہ تم اپنی ماں سے بات کر رہے ہو"

"ماما میں کچھ نہیں بھولا لیکن آپ اپنی بھانجی کی محبت میں سب بھول گئی ہیں یہ بھی کی آپکی بھی اولاد ہے انکی بھی کچھ خواہشیں ہیں انکے اپنے بھی ارمان ہیں، آپ جانتی ہیں میں لاریب سے کتنا پیار کرتا ہوں پھر اس ضد کا کیا مطلب ہے؟"

وہ تھک کر انکے گھٹنوں پر سر رکھتا بولا تھا۔

"میرے پاس اسے بچانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے میرے بچے، تم ایک دفعہ اس سے نکاح کر لو پھر سب ٹھیک ہو جائے گا، تمہاری شادی لاریب سے ہی ہو گی یہ بات صرف ہمارے درمیان میں رہے گی"

"ماما۔۔۔"

عالہان نے بے یقینی سے اپنی ماں کی طرف دیکھا تھا۔

"آپ چاہتی ہیں میں سب کو دھوکے میں رکھوں، اس سے نکاح کر لوں جو ابھی میٹرک کی سٹوڈنٹ ہے جس سے میں کوئی سات سال بڑا ہوں اور بابا انھیں کیا جواب دوں گا میں، ایم۔۔ سوری ماما پر میں اتنا خود غرض نہیں بن سکتا، میں کسی صورت بھی اس سے نکاح نہیں کرو گا۔۔"

عالہان آفریدی نے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔

"تو ٹھیک ہے تم اپنے فیصلے پر قائم رہو لیکن جب میں مر گئی تو میرے جنازے کو اپنا کندھا مت دینا"

"ماما۔۔۔"

وہ تڑپا تھا۔

"نہیں ہوں میں تمہاری ماما میری نظروں سے دور ہو جاؤ عالیہان، میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے تم جا سکتے ہو ۔۔"

"ماما کیا وہ کل کی آئی لڑکی آپکو اتنی پیاری ہو گئی ہے کہ اسکے لئے آپ اپنی اولاد سے ناتہ توڑ رہی ہیں "

عالیہان آفریدی کے لہجے میں چھبن تھی، بے اختیار اس کے دل میں ملحیہ ملک کے لئے نفرت پیدا ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسکی ماں اس سے ناراض ہو گئی تھی۔

"اگر اس سے نکاح کرنا اتنا ہی ضروری ہے تو آپ علی کا کر دیں"

"تمہیں کیا لگتا ہے میرے دماغ میں یہ بات نہیں آئی ہو گی علی آسٹریلیا ہے وہ تمہارے بابا ساتھ ہی واپس آئے گا، انکی مہلت میں سے دو دن پہلے ہی گزر چکے ہیں، اتنے کم وقت میں علی کا واپس آنا ناممکن ہے"

"ماما میں اس کل کی آئی لڑکی کے لئے لاریب کو دھوکہ نہیں دے سکتا"

"وہ کل کی آئی لڑکی میری بہن کی اکلوتی نشانی ہے"

پہلی دفعہ وہ عالہان سے اتنی اونچی آواز میں بات کر رہی تھیں۔

"اپنی بہن سے وعدہ کیا تھا میں نے کہ اسکی بیٹی کا خود سے زیادہ خیال رکھوں گی لیکن تمہاری وجہ سے میں قیامت والے دن اپنی بہن کے سامنے بھی شرمندہ ہوں گی، مجھے پتا ہے اگر کل نکاح نا ہوا تو وہ اسے مار دیں گے انھیں بس اسکی جائیداد سے غرض ہے وہ اسکا نام و نشان مٹانا چاہتے ہیں، یہ راز جو سولا سالوں سے دفن تھا کہ انکے گھر کے بڑے بیٹے کی کوئی اولاد ہے اسے دفن کرنے کے لئے وہ اسے مار دیں گے"

"میں کروں گا اس سے نکاح۔۔"

عالہان آفریدی جھک گیا تھا، ہار گیا تھا اپنے آنکھوں میں آئی نمی کو اندر دھکیلتا وہ وہاں سے کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح اٹھا تھا۔

"کچھ رشتوں کے آگے ہم بے بس ہو جاتے ہیں کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے ہم اپنی عزیز سے عزیز تر چیز بھی قربان کر دیتے ہیں"

آج عالہان آفریدی نے بھی اپنی ماں کی خاطر اپنی سب سے عزیز تر چیز قربان کر دی تھی لیکن کیا کسی کو دھوکہ دینا اتنا آسان ہوتا ہے؟ کیا وہ لاریب کو اتنی آسانی سے چھوڑ پائے گا؟

حال

لڑکھڑاتے قدموں سے ملیحہ بمشکل اپنے کمرے تک پہنچی تھی، کانپتے ہاتھوں سے دروازہ بند کیا تھا۔

"ماما"لبوں سے سسکی نکلی تھی وہ وہی دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی تھی، آنسوؤں کے سارے بند ھن ٹوٹے تھے، ہاتھوں پر ابھی بھی اس ستمگر کی انگلیوں کے نشان موجود تھے۔۔

ملیحہ آفریدی کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا، اپنی سسکیوں کو روکنے کے لئے اپنا ہاتھ مظبوطی سے منہ کہ آگے رکھا تھا۔

"ماما پلیز واپس آجائیں م۔۔میں بہت اکیلی ہوگئی ہوں، ماما۔۔پلیز۔۔۔دیکھئے آپکی ملیحہ رو۔۔ر۔۔رہی ہے۔۔بابا ۔۔۔پلیز واپس۔۔آ۔۔ج۔۔جائیں۔۔یہ سب برے لوگ ہیں آپکی ملیحہ کو م۔۔۔م۔مار دیں گے، سب کو ملیحہ بری لگتی ہے، ما۔ما۔۔میں مر۔۔رہی۔۔ہوں پل۔۔پلیز۔۔مجھ۔۔مجھے بچالیں۔۔۔م۔۔ماما"

وہ پوری قوت سے چیخی تھی، پر اسکی آواز ان دیواروں سے ٹکرا کر واپس آگئی تھی۔۔

"تم اگر سونے کی بھی بن کر آجاؤ تو میرے لیے کوئلہ ہی رہو گی ملیحہ عالیہان آفریدی"

"تمہیں بس دوسروں کو درد دینا آتا ہے"

"اس معصوم چہرے کے پیچھے ایک خود غرض چہرہ ہے"

مختلف آوازیں اس کے کانوں میں گونجی تھی، تنگ آکر اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے تھے۔

"بابا۔۔۔"

ملیحہ کی چیخ و پکار سننے والا کوئی نہیں تھا، پر یہ پہلی دفعہ تھوڑی ہوا تھا جو وہ اس طرح رو رہی تھی وہ ستمگر تو یونہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس پر غصہ نکالتا تھا اس کی غلطی کیا تھی یہ کبھی ملیحہ آفریدی کا معصوم زہن سمجھ نہیں سکا تھا

۔

"تمہیں پتا ہے درد کسے کہتے ہیں جب میں تمہارے سامنے آکر گڑگڑایا تھا میں نے تم سے گزارش کی تھی کہ اس نکاح سے منع کر دو پر تم نے اپنی غرض کے لیے۔۔"

عالہان آفریدی کی کہی باتیں اس کے کانوں میں گونجی تھی۔

ماضی

"م۔۔ماما۔۔۔م۔۔مجھے۔۔ڈر۔۔لگ۔۔۔ر۔رہا ہے۔۔با۔۔با۔۔کم بیک۔۔آ۔۔آپ کو۔۔پ۔۔پتا۔۔ہے۔۔مجھے اندھیرے سے۔ڈر لگتا ہے۔۔"

اس اندھیرے بند کمرے میں ملیحہ کی سسکیاں گونج رہی تھی، جب کھڑکی کے زریعے کوئی اندر آیا تھا۔

"ک۔۔ک۔۔کون۔۔ہ۔۔ہے۔۔؟"

ملیحہ ڈر کے مارے کانپتی دیوار سے لگی تھی۔

"م۔۔میرے پ۔۔پاس۔۔مت۔۔آنا۔۔بابا۔۔"

وہ چیخی تھی پر کوئی سختی سے اس کے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر اسے چپ کروا گیا تھا، جھیل سی گہری آنکھوں میں خوف اترا تھا۔

"میں ہوں عالہان اب چیخنا نہیں اوکے"

عالہان آفریدی کی نرم آواز پر ملیحہ تڑپتی اسکے سینے سے لگی تھی۔۔

عالہان آفریدی کے ہاتھ اسکے گرد حصار باندھتے رکے تھے۔

"م۔۔مجھ۔۔مجھے بچالے۔۔عالی بھیا۔۔۔مج۔۔مجھے مارتے ہ۔۔ہیں یہ۔۔سب۔۔۔وہ ۔۔وہ۔۔شہری۔۔بھیا۔مجھے"

"اس نکاح کے لئے منع کر دو ملیحہ "

عالہان آفریدی نے اسے خود سے دور کیا تھا۔

"م۔۔مجھے ل۔۔لے۔ج۔۔جائیں عا۔۔لی بھیا۔۔انھوں نے۔۔مجھ۔۔مجھے مارا۔وہ۔۔شہری بھیا می۔۔۔میرے۔۔"

"میں تمہیں بچالوں گا، پر تم کل اس نکاح سے انکار کرو گی، کرو گی نا "

عالہان آفریدی اسکی بات کاٹتا اپنے مدعے پر آیا تھا۔۔

"بولو ملیحہ تم اس نکاح سے انکار کرو گی نا، دیکھو میری شادی ہونے والی ہے تم جانتی ہو نا میں لاریب سے پیار کرتا ہوں، تم اس نکاح سے انکار کر دینا پلیز، ماما میری بات نہیں مان رہی پر تم انکار کرو گی تو وہ مان جائیں گی"

عالہان آفریدی شاید خود غرضی کی انتہا پر تھا، اس لئے اسے اس معصوم کے چہرے پر پڑے نیل نظر نہیں آئے تھے، اس کے ہاتھوں پر کسی کی درندگی کے نشان نظر نہیں آئے تھے وہ ایک سولہ سالہ لڑکی سے پتا نہیں کونسی قربانی مانگ رہا تھا۔۔

اسکا معصوم زہن سمجھنے سے قاصر تھا۔

"پ۔۔پر۔۔م۔۔م۔۔مجھے۔۔یہاں۔۔ن۔۔نہیں رہنا عالی بھیا پلیز مجھے بچالیں ماما بابا کہاں چلے گئے وہ واپس کیوں نہیں آجاتے۔۔م۔مجھے اپنے ساتھ لے جائیں نا"

ملیحہ اسکے بازو پکڑے منتیں کر رہی تھی۔

"میں تمہیں لے جاؤں گا پر تم اس نکاح کے لئے کل سب کے سامنے انکار کرو گی او کے "

عالہان آفریدی کی ایک ہی ضد تھی۔

"اے ذرا چیک کر یہ اندر سے کیسی آوازیں آ رہی ہیں کوئی منحوس ملنے تو نہیں آیا اس سے۔۔"

دروازے کے باہر سے کسی کی آواز گونجی تھی، ملیحہ نے مظبوطی سے عالہان آفریدی کا ہاتھ پکڑا تھا۔

پر عالہان آفریدی نے اسکا ہاتھ سختی سے اپنے ہاتھوں سے نکالا تھا اور جس طریقے سے آیا تھا ویسے ہی کھڑکی کے ذریعے واپس چلا گیا تھا۔

حال

"ملیحہ دروازہ کھولو، ملی، یار کیا ہوا ہے دروازہ تو کھولو"

دروازے پر ہوتی مسلسل دستک سے وہ اپنے ماضی سے باہر نکلی تھی، اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کیا تھا ۔۔

واش روم میں جا کر پانی کے چھینٹے مارے تھے، اپنی حالت درست کر کے اس نے دروازہ کھولا تھا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں دروازہ کیوں نہیں کھول رہی تھی تم بھائی نے ڈانٹا تمہیں"

"ن۔۔ نہیں تو مجھے کیوں ڈانٹے گے وہ"

"ہاں۔۔۔ چلو ماما بلا رہی ڈنر کے لئے" علی جانتا تھا وہ کچھ نہیں بتائے گی پر اسکے آنسوؤں کے مٹے نشان اور سفید کلائیوں پر کسی کے ہاتھوں کے نشان دیکھ کر وہ سب سمجھ گیا تھا۔۔

"و۔۔وہ میرے سر۔۔میں بہت درد ہو رہا ہے"

"لیکن۔۔"

"میں سونا چاہتی ہوں۔۔"

وہ دروازہ بند کر گئ تھی۔

"علی ملی آئی نہیں کھانا کھانے۔۔"

گل بیگم کی آواز ڈائنگ ٹیبل پر گونجی تھی۔۔

کھانے کی طرف جاتا عالہان آفریدی کا ہاتھ رکا۔

"آج اسکے سر میں پھر سے بہت درد ہے وہ سونا چاہتی تھی۔۔"

علی نے درد پر کافی زور دیتے کہا، سب جانتے تھے اس کے سر میں کب بہت درد ہوتا تھا۔

عالہان آفریدی کا دل کھانے سے اچاٹ ہوا تھا۔

"بھائی آپ تو کھائے کھانا اسکے تو روز کے ڈرامے ہیں"

نویرہ کافی اکتائے ہوئے لہجے میں بولی۔

"نویرا اپنی زبان کو ذرا تھوڑا ہی استعمال کیا کرو اس وقت سے ڈریں آپ لوگ جب اس معصوم کی سسکیاں آپکا سب کچھ تباہ کر دیں گی۔۔"

علی کا لہجہ سخت تھا، کھانے کی پلیٹ کو اس نے دور دھکیلا تھا اور غصے سے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

"ابھی تک تو اس نے ہی ہمارا سب کچھ تباہ کیا ہے اب تباہ ہونے کو بچا ہی کیا ہے"

نویرہ کی زبان اب بھی چل رہی تھی۔۔

"کلثوم کھانا نکالو ملی کا۔۔"

گل بیگم ملیحہ کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

"دیکھا بھائی آپ نے اسکی وجہ سے اب علی اور ماما ہمارے ساتھ کھانا بھی نہیں کھا سکتے، مجھے سمجھ نہیں آتا آخر وہ لڑکی کیا چیز ہے؟"

"نینا پلیز تم بھی بس کر دیا کرو، ضروری تو نہیں ہر وقت ہم اس کی باتیں کرے اسے ڈسکس کریں۔۔"

عالہان آفریدی بھی تنگ ہو کر وہاں سے اٹھا تھا۔۔

"تمہیں بہت پچھتانا پڑے گا ملیحہ، تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھینا ہے میری فیملی، ماما، بابا، علی لیکن اب عالہان بھائی کو کبھی تمہارا نہیں ہونے دوں گی"

نویرہ کی آواز میں نفرت ہی نفرت تھی۔

"کھانا کیوں نہیں کھا رہی تم اور یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے اپنی"

"خالہ۔۔۔مجھے میری۔۔ما۔۔ماپاس جانا ہے۔۔"

ملیحہ آفریدی کی بات پر گل بیگم تڑپی تھی۔

"میری بچی سب ٹھیک ہو جائے گا"

"می۔۔میں۔۔ منحوس۔۔ہوں۔۔س۔۔سب کو میری وجہ س۔۔سے دکھ ملتے ہیں انک۔انکل کو۔۔می۔۔میں نے م۔مار دیا۔۔ماما بابا بھی چھوڑ گئے، مجھے پلیز مجھے ان کے پاس چھوڑ آئیں ناخالہ مجھے ادھر نہیں رہنا۔۔میں م۔۔مرنا۔۔چاہتی ہوں"

اسکی آواز دروازے کے باہر عالہان آفریدی کو جھنجھوڑ کر رکھ گئی تھی۔

"ایسے نہیں بولتے میری بچی، تم تو اینجل ہو میری، منحوس نہیں ہو، تم نے کسی کو نہیں مارا۔۔"

گل بیگم نے تڑپ کر اسے اپنے سینے میں بھینچا تھا۔

"نہیں ہوں میں اینجل میں منحوس ہوں مجھے مرنا ہے، جب۔۔ میں مر۔۔ جاؤں گی تو۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا میں اپنے ماما بابا پاس چلی جاؤں گی پلیز۔۔۔ مجھ۔۔ مجھے میرے ماما بابا پاس جانا ہے۔۔ خالہ لے جائیں گی نا آپ ۔۔ان کے پاس"

عالہان آفریدی کی آنکھوں کے گوشے بھیگے تھے۔۔

"چپ کر جاؤ میری بچی چپ کر جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

گل بیگم مسلسل اسے تسلی دے رہی تھی۔

"بعض دفعہ مظلوم کے لئے صرف تسلی کافی نہیں ہوتی یہ کہہ دینے سے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوتا کبھی کبھار ہمیں کچھ چیزیں خود ٹھیک کرنی پڑتی ہیں"

عالہان آفریدی خود کو گھسیٹ کر اپنے کمرے میں لے گیا تھا، یہ سسکیاں اس کے دل پر گہرے وار کرتی تھی، یہ آنسو اسکے دل پر گرتے تھے۔۔

وہ معصوم ہے اسکا دل کہتا تھا، وہ بہت معصوم ہے، پر وہ اس نکاح سے انکار کر سکتی تھی۔۔

"میں نے اس سے وعدہ کیا تھا اسے بچالوں گا پر اس نے"

ماضی

"ملحیہ اعظم ملک کیا آپکو محمد عالہان آفریدی سے یہ نکاح بالعوض ایک لاکھ سکہ راج الوقت حق مہر میں قبول ہے"

عالہان آفریدی کی بے تاب نظریں اس سولہ سالہ گڑیا کی طرف اٹھی تھی جسے آج لال جوڑا پہنایا گیا تھا ،ہاتھوں میں لال چوڑیاں بھر بھر کر ڈالی گئی تھی، چہرے پر بڑا سا گھونگٹ تھا پر وہ مسلسل کانپ رہی تھی۔

"بولو ملی۔۔"

"اے لڑکی تو بول کیوں نہیں رہی"

"ملی بولو۔۔"

گل بیگم نے اسے جھنجھوڑا تھا۔

گھونگٹ میں ہی اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا تھا، ریشمی آنچل سے وہ چہرہ نظر آیا تھا جو اشارے سے نا میں سر ہلا رہا تھا ،اسکی آنکھوں میں بے بسی ہی بے بسی رقم تھی ایک امید تھی کہ وہ منع کر دے گی۔

"ق۔ قبول ہے۔۔"

عالہان آفریدی کی آنکھوں میں سے ایک آنسو خاموشی سے نکلا تھا۔

"ق۔۔ قبول۔۔ہے"

عالہان آفریدی نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔

"ق۔۔ قبول ہے"

دماغ کی رگیں تنی تھی، پورے جسم کا خون جیسے نچوڑ کر اسکے چہرے پر آگیا تھا پہلی بار کسی نے اس کا بھروسہ توڑا تھا۔۔

"بھروسہ یہ وہ چیز ہے جو آپ کسی پر کرے تو یا آپ نفرت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں یا محبت"

عالہان آفریدی کے دل میں بھی ملیحہ کے لئے نفرت کا پودا پیدا ہو گیا تھا۔

اسکی امید ٹوٹی تھی، ایک مان ٹوٹا تھا، عالہان آفریدی کے دل میں ملیحہ کے لئے نفرت کا پودا پیدا ہو گیا تھا، آنکھوں میں کسی کا عکس نظر آیا تھا اسکی لاریب کا عکس بابا۔۔ آج وہ پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا، باہر پولیس کھڑی تھی، وہ جانتا تھا اگر ملیحہ نکاح سے انکار کرے گی تو یہ ظالم لوگ اس پر تشدد کریں گے، اسے ماریں گے اور تب ہی پولیس اندر داخل ہو گی اور ملیحہ کو انکی کسٹڈی میں دے دیا جائے گا۔۔

لیکن ملیحہ نے اس پر بھروسہ نہیں کیا تھا، اسکی باتوں کی لاج نہیں رکھی تھی ملیحہ کے نکاح کے تین بولوں نے سب تباہ کر دیا تھا۔۔

وہ بہت مشکل سے پولیس کو اپنے ساتھ لے کر آیا تھا، پر یہاں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا پولیس اپنی بات کے مطابق جا چکی تھی کیونکہ اگر ملیحہ اس نکاح کے لئے حامی بھرتی ہے تو وہ کوئی کاروائی کرنے کے حق میں نہیں تھے

۔

حال

ایک ہفتہ ہو گیا تھا ملیحہ آفریدی اس کے سامنے نہیں آئی تھی، صبح جب وہ آفس جاتا تھا وہ اپنے کمرے میں ہی ہوتی تھی اور اس کے آنے سے پہلے ہی خود کو دوبارہ کمرے میں بند کر لیتی تھی۔

دوبار وہ لیٹ گھر آیا تھا دل میں کہیں امید تھی کہ کچن کی لائٹ جل رہی ہو گی، وہ نیند آنکھوں میں لئے اسکے لئے کھانا گرم کرے گی پر اس دفعہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا، عالیہان آفریدی کو یہ بھی کہاں برداشت تھا، اپنا اگنور کئے جانا۔۔

دل میں بے شمار غصہ تھا، ان کچھ سالوں میں اسکی اتنی عادت جو ہو گئی تھی، لیکن خود ہی تو اسے کہا تھا۔

"میری نظروں سے دور رہو تو اب میں کیوں سوچ رہا ہوں؟"

باہر آج بارش ہونے کے امکان تھے، رات کے نو بجے وہ تھکا ہارا گھر آیا تھا اور خاموشی نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔

نومبر کا مہینہ چل رہا تھا، اور باہر ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی سردی میں اضافہ ہوا تھا۔

"ماما۔۔۔ماما۔۔۔ کدھر ہیں آپ؟"

صوفے پر تھک کر وہ گرا تھا، دل نے اسے دیکھنے کی خواہش کی تھی جو ایک ہفتے سے اس سے چھپ کر بیٹھی تھی

۔

"صاحب وہ میڈم نویرہ بیبی کے ساتھ ہادی صاحب کے گھر گئی ہیں۔۔"

"ابھی تک واپس نہیں آئیں وہ لوگ باہر موسم بھی اتنا خراب ہے"

"صاحب وہ میں جاؤں میڈم پتا نہیں کب آئیں گی میرے بچے گھر اکیلے ہیں، میڈم نے بولا تھا جب تک آپ نہیں آتے میں ملحیہ باجی پاس ہی رہوں انھیں بخار ہے"

"ہاں تم جاؤ، میں ماما کو فون کر کے بلاتا ہوں "

اس نے نویرہ کے نمبر پر فون کیا تھا چوتھی بیل پر اس نے فون اٹھایا تھا۔

"اسلام وعلیکم نینا بچے کہاں ہو آپ لوگ ابھی تک واپس کیوں نہیں آئے؟ باہر موسم بھی خراب ہے"

"بھائی ہم آج نہیں آسکے گے ادھر بہت بارش ہو رہی ہے راستے بھی سارے بلاک ہو گئے ہیں۔"

فون سے نینا کی آواز آئی تھی۔۔

"پر ملیحہ۔۔"

وہ کوئی بات کرتے کرتے رکا تھا۔۔

"بھائی ادھر نیٹ ورک کا پرابلم چل رہا ہے، آپ فکر نا کریں ہم بالکل ٹھیک ہیں آج ہادی کے گھر ہی رکیں گے ہم"

"ٹھیک ہے اللہ حافظ"

عالیہان آفریدی نے ایک نظر سامنے بند دروازے پر ڈالی تھی، بارش اور اندھیرے سے تو ملیحہ کی جان جاتی تھی اور اب تو بخار بھی تھا اسے۔

"کیا میں ایک بار اسکا حال نہیں پوچھ سکتا"

دل سے آواز آئی تھی۔

"نہیں میری طرف سے وہ مر جائے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا"

دماغ نے دل کی خلاف ورزی کی تھی۔

"ایک ہفتے سے نہیں دیکھا اسے وہ ضرور زیادہ بیمار ہو گی"

دل نے گزارش کی تھی۔

"تم بھول رہے ہو یہ لڑکی تمہاری بربادی کا سبب بنی ہے تمہیں اس کے ہونے یا نا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے عالہان آفریدی"

دماغ پھر باغی ہوا تھا۔

ہر بار کی طرح عالہان آفریدی سنگدل بنتا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔

ادھر ملیحہ کی آنکھ زوردار بجلی چمکنے سے کھلی تھی۔۔۔

"ماما"

وہ پورے زور سے چیخی تھی، کمرے میں اندھیرا راج کر رہا تھا، لائٹ کسی نے بند کر دی تھی جیسے

"خا۔۔خالہ۔۔"

وہ سسکی تھی، خوف کی ایک لہر پورے جسم میں پھیلی تھی، باہر طوفانی بارش ہو رہی تھی، یہ ویسی ہی بارش تھی جس نے ملیحہ کا سب کچھ چھین لیا تھا، ایک ہنستا بستہ آشیانہ اجاڑ دیا تھا۔

اس کا دم گھٹنے لگا تھا، اتنی سردی میں بھی پورا جسم پسینے میں شرابور ہوا تھا۔۔

وہ ڈرتی کانپتی دروازے تک پہنچی تھی۔۔ باہر بھی پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، سب سے پہلے اس نے خالا کے کمرے میں دیکھا تھا۔۔ کوئی بھی نہیں تھا۔

"۔۔خا۔۔خالہ گھر نہیں آئی۔۔"

ملیحہ کی سسکی گونجی تھی۔

کچن کی کھڑکی کھلی تھی تیز ہوا کی وجہ سے وہ شور مچاتی گھر کی پراسرار خاموشی میں ایک خوفناک آواز پیدا کر رہی تھی۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر حال کی ساری لائٹس آن کرنی چاہی تھی پر بجلی ایک بار پھر زور سے چمکی تھی اور اس دفعہ ملیحہ آفریدی سیڑھیوں پر بھاگی تھی کسی کا دروازہ زور سے بجایا تھا۔۔

عالیہان جو ابھی تھک ہار کر سویا تھا اب دروازے پر مسلسل بجتی دستک نے اس کے اوسان خطا کئے تھے۔۔

"اس۔۔وقت کون ہو سکتا ہے؟"

وہ بڑبڑاتا دروازہ کھول گیا تھا سامنے ہی وہ دشمن جاناں موجود تھی۔

آنکھوں میں ڈھیر سارا خوف اور آنسو لئے کانپ رہی تھی، چھوٹی سی ڈھیلی سی شرٹ اور نیچے کھلا ٹراوزر پہنے ،بکھرے بال، سفید پاؤں جوتوں سے آزاد تھے، سردی سے کانپتا وجود۔

بخار کی تپش سے سرخ پڑتی ناک اور گال۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

وہ بہت ظبط سے بولا تھا پھر بھی آواز میں سختی آگئی تھی

"و۔۔وہ۔خا۔۔خالہ؟"

"ہادی گھر ہیں وہ نہیں آئے گی آج اور کچھ۔۔"

عالہان نے مشکل سے اپنی نظریں اس سے ہٹائی تھی وہ جانتا تھا وہ ڈری ہوئی ہے لیکن اس وقت وہ خود بھی بہت ڈر گیا تھا خود سے اپنے دل میں ہوتی اس ہلچل سے۔

"و۔۔وہ۔۔۔باہر۔۔۔با۔۔رش۔۔۔ہو۔۔رہی ہے"

"تو؟"

'م۔۔مجھے۔مجھے ڈر لگتا ہے بارش سے۔۔"

کانپتے لبوں سے وہ بمشکل بولی تھی۔

"تو؟"

آنسوؤں کا پھندا گلے میں اٹکا تھا، کیسی بے بسی تھی، وقت نے پھر سے اسے اس ستمگر کے روبرو کھڑا کر دیا تھا ،کاش وہ اپنے ڈر پر قابو پا سکتی۔

"م۔۔میں آپکے روم۔۔۔میں سو جاؤں؟"

"What are you in your senses What the he'll your are talking"

عالیان آفریدی کا میٹر پورا کا پورا گھوما تھا وہ اتنی زور سے چیخا تھا کہ ملیحہ ڈر کے مارے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔

"پ۔۔پلیز۔۔مج۔۔مجھے ڈر لگتا ہے۔۔میں کچھ نہیں بولوں گی آپ۔۔کو۔۔۔پلیز مج۔۔مجھے اپنے کمرے میں آنے دیں"

ملیحہ نے منت کی تھی۔

"تم میرا دماغ اور نیند دونوں خراب کر رہی ہو اپنے روم میں جاؤ ملیحہ "

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا بولا تھا

"م۔۔مجھے نہیں جانا مجھے آپکے پاس ہی سونا ہے جب تک خالہ نہیں آجاتی میں نہیں جاؤں گی اپنے روم میں۔۔"

وہ ضدی انداز میں بولی تھی۔

"میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ تم پر میرے کمرے میں تم نہیں سو سکتی سنا تم نے۔۔"

"پل۔۔پلیز۔۔"

وہ سسکی تھی۔

"نو جاؤ اپنے روم میں"

وہ سنگدل بنا تھا، وہ تو تھا ہی سنگدل۔

ملیحہ کا دل کیا تھا اتنی بے عزتی پر وہ مر جائے پر اسے تو موت بھی نہیں آتی تھی وہ نازک سی جان تو اس اندھیری خوفناک رات سے اتنا ڈرتی تھی۔

"کیوں۔۔۔؟"

وہ تڑپتی وہاں سے ایک قدم آگے بڑھی تھی۔۔

"کہاں جا رہی ہو تم تمہارا کمرہ نیچے ہے۔۔"

عالہان آفریدی ایک بار پھر دھاڑا تھا۔

"و۔۔وہ۔۔ع۔۔ علی بھائی کے روم میں۔۔"

اب کی بار عالہان آفریدی کی برداشت ہی ختم ہوئی تھی، ایک جھٹکے سے اسکی کلائی اپنی گرفت میں لی تھی اور لا کر بیڈ پر پٹکا تھا اسے۔

" دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا اس وقت تم اس کے روم میں جا کر سو گی"

وہ چیخا تھا۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی، بس سر گھٹنوں میں دئے رو دی تھی، اسے کہاں باتیں کرنی آتی تھی، وہ نہیں بتا پاتی تھی کسی کو اس کے دل میں کیا چل رہا ہے، اسے اس بارش سے اتنا خوف کیوں آتا ہے۔۔

وہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

عالہان آفریدی کو اپنے رویے پر ڈھیروں شرمندگی ہوئی تھی وہ سب جان کر بھی کیوں انجان بن رہا تھا۔

"رونا بند کرو ملیحہ نہیں تو میں تمہیں ابھی باہر پھینک دوں گا بارش میں"

عالہان کی دھمکی پر وہ اپنا سانس بھی روک گئی تھی۔

"اب لیٹ جاؤ تم خدارا رحم کرو مجھ پر"

عالہان تھک کر بیڈ کی ایک طرف گرا تھا یہ لڑکی اسکی برداشت آزما رہی تھی۔۔

وہ بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں بھینچے اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کر رہی تھی جیسے جیسے باہر بادل گرجتے تھے ادھر اسکی سسکی نکلتی تھی۔۔

اور اب تو ظلم یہ ہوا تھا کہ لائٹ بھی چلی گئی تھی، پورا کمرا اور اندھیرے میں ڈوب گیا تھا۔۔

دو وجود تھے کمرے میں اور دونوں ہی ایک دوسرے سے لاتعلق بننے کی کوشش میں تھے۔

عالہان نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"اب اگر مجھے تمہاری آواز آئی نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"

باہر بجلی زور سے چمکی تھی، ملیحہ اسکی گردن میں اپنا منہ چھپا گئی تھی۔

اپنے نازک ہاتھوں سے عالہان کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچا تھا، گرم سیال اسکی آنکھوں سے بہتا عالہان کی گردن پر گر رہا تھا پتا نہیں کیوں لیکن وہ اسے خود سے دور نہیں کر پایا تھا۔

"ما۔۔ما۔۔۔"وہ سسکی تھی۔

"بابا "

"واپس۔۔ آجائیں ماما۔۔"

بخار میں تپتا اسکا وجود وہ اپنے حواس کھو رہی تھی۔

"ریلکس۔۔۔"وہ ایک ہاتھ سے اسکے بال سہلا رہا تھا۔

"سو جاؤ۔۔"

"شہری۔۔م۔۔۔ مجھ۔،مجھے م۔۔۔م۔۔مار دے گا۔۔"

اب کی بار اسکی بات نے عالیہان آفریدی کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا وہ اکثر نیند میں بھی ڈر جاتی تھی اور شہری کا نام لیتی تھی۔

"کوئی نہیں مارے گا تمہیں جب تک میں تمہارے پاس ہوں کوئی تمہارے قریب نہیں آئیگا "

"مرد کی بھی عجیب فطرت ہوتی ہے پگھلنے پر آئے تو عورت کے ایک آنسو پر ہی پگھل جاتا ہے۔

پتا نہیں وہ یہ سب کیوں بول رہا تھا لیکن یہ سچ تھا وہ کبھی بھی ملیحہ سے نفرت نہیں کر پایا تھا،ہادی کی باتیں سچ ثابت ہو رہی تھی یہ لڑکی اسے خود سے پیار کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔

****

صبح عالہان کی آنکھ کھلی تھی،وہ اس سے لپٹی ایک ہاتھ اسکے پہلو میں رکھے دوسرا اس کے سینے سے لپیٹے اسکے بازو پر سر رکھے گہری نیند میں تھی۔۔

رات بھر وہ کسی خوف کے زیر اثر سہمی ہوئی سی عالہان سے لپٹی رہی،وہ ڈھنگ سے ساری رات سو بھی نہیں پایا

۔

عالہان نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا تھا۔۔

اسکا سر تکیئے پر رکھتا وہ اٹھا تھا لیکن وہ نیند میں ہی مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھام گئی تھی۔

عالہان کے سینے میں دھڑکنوں نے شور مچایا تھا،نیم کھلے نازک لب،بند پلکیں،چہرے پر مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان،بال اسکے چہرے کا طواف کر رہے تھے۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا عالہان، کبھی معاف نہیں کروں گا"

کسی کا کہا جملہ کانوں میں گونجا تھا وہ اپنی آنکھیں کھولتا جلدی سے پیچھے ہٹا تھا۔۔

آنکھوں میں یکدم غصہ اور نفرت اتری تھی۔

"تم مجھ سے محبت نہیں کرتے اگر کرتے تو مجھے یہ دھوکہ کبھی نا دیتے عالہان، آئی ہیٹ یو"

ایک اور جملہ۔۔۔

"تم ملیحہ سے پیار کرتے ہو۔۔"

ایک اور جملہ کانوں میں گونجا تھا

"اس نے بابا کو مار دیا، بھائی بابا کو مار دیا اس نے "

نفرت سے آنکھیں سرخ انگارا ہوئی تھی۔

"اٹھو تم "

اسکے لمبے بال عالہان کی جارہانہ گرفت میں آئے تھے، آہ وہ سسکی تھی"

آج کے بعد اگر تم مجھے نظر آئی تو میں عالہان آفریدی تمہیں آگ لگادوں گا "

عالہان آفریدی نے اسے زور سے دھکا دیا تھا وہ کمرے کے باہر گری تھی گل بیگم نے اسے تھاما تھا۔

"عالہان یہ کیا بد تمیزی ہے؟"

گل بیگم جو ابھی گھر لوٹی تھی ملیحہ کو اپنے کمرے میں ناپا کر اوپر آئی تھی لیکن سامنے ہی یہ سلوک۔۔

عالیہان بنا کوئی جواب دئے دروازہ بند کر چکا تھا، ملیحہ گھبراتی گل بیگم کے سینے لگی تھی۔

"ملی۔۔۔ کیا ہوا ہے؟"

وہ ان کے سینے لگی سب بتاتی چلی گئی تھی، اب انھیں کوئی نا کوئی فیصلہ کرنا تھا اور انھوں نے سوچ لیا تھا کہ کیا کرنا ہے اب بس اس پر عمل کرنے کی دیر تھی۔

"میں تم سے محبت نہیں کر سکتا۔۔ نہیں کر سکتا ملیحہ۔۔۔"

کمرے کی ہر چیز اس کے قہر کا شکار ہوئی تھی، وہ اس لڑکی سے شکست کھا رہا تھا جس نے چار سال پہلے عالیہان سے اسکا سب کچھ چھین لیا تھا۔۔

"یہ نہیں ہو سکتا میں تم سے نفرت کرتا ہوں صرف اور صرف نفرت۔۔"

اس نے واز پورے زور سے آئنے میں نظر آتے اپنے عکس پر مارا تھا۔۔

"تم قاتل ہو میری خوشیوں کی میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا"

ماضی

"ارے کہاں رہ گئے تھے تم دونوں میں ادھر تم لوگوں کو سپرائز دینے کے چکر میں تھا اور یہاں آیا تو پورا گھر خالی ہے"

آفریدی صاحب بہت بدمزہ ہوئے تھے۔

"کیا ہوا ہے عالہان اور یہ لڑکی کون ہے؟"

آفریدی صاحب جیسے سب سمجھ کر بھی انجان بننا چاہتے تھے۔۔

"بابا وہ"

پہلی دفعہ عالہان نے اپنے باپ سے نظریں چرائی تھی۔

"یہ بچی کون ہے عالہان اور تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہے؟"

"یہ نائلہ کی بیٹی ہے ملیحہ آپ کو تو پتا ہے نائلہ کی وفات کا، اب سے یہ ہمارے ساتھ ہی رہے گی"

گل بیگم فل وقت یہی بول سکتی تھی۔"

"ارے یہ گڑیا کتنی بڑی ہو گئی پتا ہی نہیں چلا میں تو پہچان ہی نہیں پایا"

وہ بہت پیار سے بولے تھے انھیں نائلہ کی وفات کا سن کر بہت دکھ ہوا تھا انھوں نے کوشش کی تھی کہ شادی آگے ہو جائے لیکن اب تو نائلہ کی وفات کو ایک دو مہینے ہونے والے تھے پورے ایک مہینے بعد تو ملیحہ کو ہوش آیا تھا اپنے ماں باپ کی موت کے صدمے میں وہ قومہ میں چلی گئی تھی آفریدی صاحب کو اس ننھی جان پر بہت ترس آیا تھا۔

"اچھا ویلکم لٹل گرل وہاں کیوں کھڑی ہو ادھر آؤ میرے پاس "

عالیہان نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔

"جاؤ ملی تمہارے ماموں ہیں ڈرو نہیں"

گل بیگم نے اسے اشارہ کیا تھا، وہ گھبراتی انکی طرف بڑھی تھی۔۔

"آپ نے پریشان نہیں ہونا آج سے میں اور نائلہ آپکے ماما بابا ہیں اوکے"

ملیحہ کچھ نہیں بولی تھی وہ ویسے ہی بت بن کر کھڑی تھی۔

"اگر آپ ایسے اداس رہیں گی تو آپکے ماما بابا جنت میں اداس ہوں گے انھیں فکر ہو گی آپکی آپ چاہتی ہیں وہ اداس ہوں"

ملیحہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے تھے جنھیں آفریدی صاحب نے بہت پیار سے صاف کیا تھا۔

"یاد ہے نا آپکے بابا کیا کہتے تھے آپ بہت بہادر ہیں "

وہ بہت پیار سے اس سے باتیں کر رہے تھے جیسے وہ نینا سے کرتے تھے۔

"یہ تمہارے منہ پر نشان کیسے ہیں کیا ہوا ہے بچی کو گل۔۔"

انھوں نے اسکے چہرے پر پڑے نیل دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ملیحہ "

نیناخوشی سے چینخی تھی۔

ملیحہ کے لبوں پر کچھ پل کے لئے مسکراہٹ رینگی تھی۔

پھر وہ اسے گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے گئی تھی ان دونوں کی آپس میں بہت بنتی تھی ویسے تو نینا اس سے بڑی تھی لیکن وہ بالکل اسے اپنی چھوٹی بہن کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا آپ ریسٹ کرے اتنے لمبی سفر سے آئے ہیں میں بعد میں آپکو تفصیل سے بتاؤں گی۔۔"

گل بیگم نے نظریں چرائی تھی۔۔

"کہاں کا لمبا سفر آخر میرے بڑے بیٹے کی شادی ہے وہ بھی میری لاڈلی بہن کی بیٹی ساتھ کیوں برخوردار پھر تیار ہو گھوڑے پر بیٹھنے کے لئے۔۔"

وہ شوخی سے بولے تھے۔

عالیہان آفریدی شرمندگی کے کسی گہرے کنویں میں گرا تھا۔۔ایک نظر اپنے باپ کے پہلو میں بیٹھی اس لڑکی پر ڈالی تھی جس کا ایک انکار کتنے لوگوں کی زندگیاں بچا سکتا تھا۔

"بابا مجھے کچھ۔۔"

'عالی تم جا کر چینج کرو پھر تمہیں لاریب کو شاپنگ پر بھی لے کر جانا ہے۔۔"

گل بیگم نے اسے کچھ کہنے سے روکا تھا۔

"پر ماما۔۔"

"ہاں عالی جاؤ تم فریش ہو جاؤ نہیں تو لاریب آ کر پورا گھر سر پر اٹھا لے گی۔۔"

آفریدی صاحب کی بات پر وہ ایک نظر دکھ اور افسوس سے اپنی ماں کو دیکھتا اوپر چلا گیا تھا۔۔

حال

"میں کبھی نہیں بھول سکتا ملیحہ جس طرح تم نے میرے باپ کو مارا تھا تمہارا وجود نا قابل قبول ہے اور تمہارا جرم نا قابل معافی'

اس نے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھا تھا۔

کبھی کبھی ہمارا ماضی ایک نا ختم ہونے والی ازیت بن کر رہ جاتا ہے ہمیں پتا ہی نہیں چلتا اور ہم اپنے ماضی کی وجہ سے اپنا حال اور مستقبل دونوں تباہ کر بیٹھتے ہیں۔

***

"مجھے تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں عالہان بیٹھو"

"یار ماما مجھے آفس کے لئے دیر ہو رہی۔۔"

وہ کچھ جلدی میں بولا تھا، کچن کے پاس کسی کا سرمئی آنچل لہرایا تھا۔

"عالہان ایسا کب تک چلے گا؟"

"کیا کب تک چلے گا؟"

وہ انجان بنا تھا۔

"تم اچھی طرح جانتے ہو تم کیا کر رہے ہو؟"

"تمہارا رویہ ملی ساتھ دن بدن بدتر ہوتا جا رہا ہے اسے کیا سمجھوں میں؟"

گل بیگم نے آج ساری بھڑاس نکال دی تھی انھیں ملیحہ کے خاموش آنسو سونے نہیں دیتے تھے اور کل تو جیسے عالیان نے اسے کمرے سے نکالا تھا وہ دیکھ کر تو وہ چپ نہیں رہ سکتی تھی۔

"پلیز ماما آپ کیوں صبح صبح میرا موڈ آف کر رہی ہیں مجھے بہت دیر ہو رہی ہے آفس کے لئے اللہ حافظ"

وہ ہمیشہ کی طرح اس ٹاپک سے جان چھڑا کر بھاگا تھا۔

"آج گھر فیصلہ کر کے آنا یا تو چپ چاپ اسے رخصت کر دیتی ہوں میں تمہارے ساتھ یا تم اسے طلاق دے دو"

گل بیگم کی بات پر جہاں کچن میں بیٹھی ملیحہ کا دل کانپا تھا وہاں عالیان کے چلتے قدم بھی رکے تھے۔

اس نے مڑ کر اپنی ماں کو دیکھا تھا وہ واقعے ایسا سوچ رہی تھی،

لیکن ان کی آنکھوں میں اعتماد دیکھ کر وہ ڈگمگایا تھا۔

پھر نظریں کچن کی طرف اٹھی تھی جہاں وہ کانچ سی آنکھوں میں ڈھیر ساری نمی لیے گم سم تھی۔

"میرا فیصلہ آپ جانتی ہیں میں اس کے ساتھ ایک پل بھی نہیں رہ سکتا تو آئی تھنک دوسرا آپشن ٹھیک رہے گا"

اس نے ایک پل میں فیصلہ سنایا تھا وہ سنگدل تھا، پتھر دل، اپنا فیصلہ سنا کر اس نے ایک طنزیہ نظر ملیحہ پر ڈالی تھی جواب ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی ہونٹوں کو بے دردی سے کچلتی وہ ایک ٹوٹا ہوا مجسمہ لگ رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی۔۔"

گل بیگم کا دوٹوک انداز دیکھ کر عالہان غصے سے وہاں سے نکلا تھا پتا نہیں کیوں پر اسکا دل اس فیصلے پر راضی نہیں تھا دل میں کہیں امید تھی کہ ماما نہیں مانیں گی۔

"تو کیا اب وقت آ گیا ہے ملیحہ عالہان آفریدی کو چھوڑنے کا؟"

گل بیگم ٹیبل سے چیزیں اٹھاتی کچن کی طرف بڑھی تھی جہاں انکی جان سے پیاری ملیحہ ٹوٹی پھوٹی حالت میں اپنے آنسو پی رہی تھی، کانچ کی مانند آنکھوں میں آنسوؤں کے ڈھیر تھے۔۔

"کیا اب آپ بھی مجھے اس گھر سے نکال دیں گی؟"

اس کے سوال پر تو گل بیگم تڑپ ہی گئی تھی۔

"نہیں میری جان میں کبھی تمہیں خود سے الگ نہیں کروں گی کبھی نہیں۔۔"

"و۔۔وہ۔۔۔م۔۔مجھے۔۔ چھوڑ۔۔دیں۔۔۔گے۔۔پھر اس گھر سے۔کہاں جاؤں گی میں۔باہر۔کی۔دنیا کیسے ؟

ملیحہ کے لہجے میں صدیوں کی تڑپ تھی گل بیگم نے اسے خود سے لگایا تھا۔۔

"مجھ پر یقین ہے نا تمہیں۔۔؟"

"آپ پر ہی تو یقین ہے بس لیکن میں ڈرتی ہوں یہ یقین چار سال پہلے بھی میں نے کیا تھا آپ پر۔۔"

"وہ تمہیں چھوڑ دے گا پھر سب ٹھیک ہو جائے گا"

"وہ مجھے چھوڑ دیں گے انھوں نے مجھے اپنایا ہی کب تھا؟"

وہ آج پہلی بار شکوہ کر رہی تھی آج چار سالوں میں پہلی دفعہ وہ انکے گلے لگی انھیں سب بتا رہی تھی کہ وہ کس تکلیف سے گزری ہے وہ کتنا اکیلا پن محسوس کرتی ہے اس ستمگر کی باتیں اس کے دل پر کیسے گہرے وار کرتی ہیں آج اسے اپنے ماں باپ شدت سے یاد آئے تھے آج اسے اندازہ ہوا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے ماں باپ نہیں مرنے چاہیے آج اسے یاد آیا تھا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ کیسی شہزادیوں والی زندگی گزارتی تھی۔

ماضی

"ملیحہ کتنا تنگ کرتی ہو مجھے تم بس کرو اب کب تمہاری شکایتوں سے جان چھوٹے گی پتا بھی ہے آج پھر تمہاری پرنسپل نے مجھے کال کی اور مجھے پھر تمہاری وجہ سے شرمندہ ہونا پڑا'

نائلہ بیگم تو پھٹ ہی پڑی تھی۔۔

"اس لڑکی نے مجھے گرایا تھا، وہ گندی ہے بہت، مجھے چوٹ لگی تھی"14 سالہ ملیحہ معصومیت سے بولی تھی۔

"تو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ بھی اسے دھکا دے کر نیچے گراؤ، اس نے برا کام کیا تو آپ نے بھی تو کیا تو پھر آپ دونوں میں کیا فرق رہ گیا؟"

"پر ماما میں نے اسے سزا دینی تھی"

"آپ تو میری پری ہو اور پریاں کسی کو سزا نہیں دیتی۔۔"

یہ بولنے والے اعظم ملک تھے جو ہاتھ میں ڈھیر ساری چاکلیٹس پکڑے اس کے کمرے میں داخل ہوئے تھے

۔۔

"پاپا۔۔"

وہ بھاگ کر انکے گلے ملی تھی۔

"بابا کیا میں سچ میں آپکی پری ہوں؟"

"ہاں میری جان آپ ایک پری ہو اور پریاں بہت رحمدل ہوتی ہیں، اگر اس لڑکی نے آپکو تکلیف دی تھی تو آپ اگنور کر کے آگے بڑھ جاتی"

" کبھی کبھی کچھ مسئلوں کا یہی حل ہوتا ہے کہ انھیں اگنور کر دیا جائے۔۔"

اعظم ملک نے اپنی جان سے پیاری بیٹی کو اپنی گود میں بٹھایا تھا۔

"کیا میرا بھی شہزادہ آئے گا جیسے باقی پریوں کے آتے ہیں۔۔"

وہ معصومیت سے بولی تھی۔

نائلہ بیگم اور اعظم ملک نے یکدم ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔

"ہاں میری جان آپکا شہزادہ آئے گا وہ آپکو لے جائے گا ہم سے دور اور وہ آپ کی حفاظت کرے گا جیسے آپ کے بابا کرتے ہیں آپ کی"

انکی آواز میں نمی شامل ہوئی تھی۔

"پر بابا آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کسی شہزادے کی ضرورت نہیں آپ میری حفاظت کرتے رہیں گے نا، مجھے دور نہیں جانا آپ سے۔۔"

وہ یکدم روہانسی ہوئی تھی۔

"تم ماما کو اسی طرح تنگ کرو گی تو وہ بہت جلد تمہیں تمہارے شہزادے ساتھ بھیج دیں گی"

"پکا پرامس میں تنگ نہیں کروں گی پر آپ مجھ سے پرامس کریں آپ میرے پاس رہیں گے نا اور ماما کو بھی رکھ لیں گے۔۔"

وہ شوخی سے بولی تھی۔۔

"ہاں بھئی ادھر ایک نوکرانی کی بھی تو ضرورت ہو گی۔۔"

"میری ماما ملکہ ہیں نوکرانی نہیں۔۔"

وہ غصے میں بولی تھی۔

"ہاں نوکر تو میں ہوں انکا"

نائلہ نے سخت نظروں سے انھیں گھورا تھا۔

"جی نہیں آپ بادشاہ، ماما ملکہ اور میں آپ دونوں کی شہزادی"

وہ خوشی سے کہتی دونوں کے گلے لگی تھی۔

"ہاہاویسے ملی یہ اتنا مکھن کیوں لگا رہی ہو تم۔۔"

انھوں نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"اف کورس بابا اس لئے کہ ماما ساری شکایتیں بھول جائیں۔۔"

اس نے ایک آنکھ دبائی تھی جیسے وہ دباتے تھے۔۔

"یہ کیا کھسر پھسر کر رہے ہیں بادشاہ اور انکی شہزادی بیٹی۔"

نائلہ بیگم کی بات پر وہ دونوں ہنسے تھے۔۔

"یہ ریاست کا ایک اہم مسئلہ ہے آپکو نہیں بتا سکتے، ملکہ عالیہ"

اعظم صاحب شوخی سے بولے تھے۔

"اچھا تو پھر آج رات کا کھانا بھی آپ دونوں ہی بنائیں گے بادشاہ سلامت اور شہزادی کیونکہ میں تو چلی آرام کرنے "

نائلہ بیگم آگے بڑھی تھی۔۔

"بابا آپ واقعے نوکر ہیں، بادشاہ کون سے کام کرتے، آپ کی ریاست میں تو ملکہ کی ہی چلتی ہے۔۔"

"بیٹا یہ تو قدرت کے اصول ہیں اب کیا بادشاہ کیا فقیر اپنی بیوی کے سب نوکر ہی ہوتے۔۔۔"

وہ شوخی سے ہنسے تھے اور پھر انکی ہنسی میں ملیحہ کی ہنسی بھی گونجی تھی۔

"آپ لوگ ٹائم ویسٹ کر رہے جائیں کھانا بنائیں۔۔"

نائلہ بیگم واپس مڑتی بولی تھی۔

"جو حکم ملکہ عالیہ۔۔"

ان دونوں نے سر جھکایا تھا جس پر نائلہ بیگم اپنا قہقہہ نہیں روک پائی تھی۔

"مجھ پر یقین رکھو میں نے ناتب تمہارے حق میں غلط فیصلہ کیا تھا نا آج کیا ہے۔۔"

گل بیگم کی آواز کسی گہرے کنویں سے آتی معلوم ہوئی تھی۔

ماضی پیچھے رہ گیا تھا اب یہ حال ہے یہاں اسکی ملکہ اور بادشاہ نہیں رہتے جن کی وہ شہزادی ہوا کرتی تھی۔۔

وہ ملکہ اور بادشاہ سب کچھ جیسے اپنے ساتھ ہی لے کر چلے گئے، یہاں تک کے شہزادی کی ہر خوشی بھی۔۔اب تو زندگی نوکروں سے بھی بدتر تھی۔

اب کیا خواب کیا آرزو کیا ارمان سب کسی کانچ کی طرح ٹوٹ کر بکھر گئے تھے اور اب جڑنا ناممکن تھا۔۔

وہ خاموشی سے سر جھکا گئی تھی۔

"مجھے لگتا ہے میری زندگی کی ڈور ہی امید سے بندھی ہوئی ہے ایک ہی امید کہ کسی دن وہ میرے پاس ہوں گے لیکن میں ڈرتی ہوں کہ اگر وہ امید بھی ٹوٹ گئی

تو؟

وہ بہت گہری باتیں کرتی تھی شاید زندگی کی تلخیوں نے اسے سکھا دیا تھا۔

"ارے ماما یہ آپ دونوں اداس روحیں بن کر کیوں گھوم رہی ہیں؟"

علی یونیورسٹی کے لئے تیار ہو کر نیچے آیا تھا۔۔

"کچھ نہیں تم بیٹھو میں ناشتہ لگاتی ہوں"

گل بیگم اپنے آنسو صاف کرتی وہاں سے اٹھی تھی۔

"کیا بھائی نے پھر سے تمہیں ڈانٹا۔۔؟"

علی کے سوال پر اس نے آنکھیں اٹھائی تھیں اور علی جیسے ساری داستان سمجھ گیا تھا۔

"تم کیا چیز ہو یار ملی جب وہ تمہیں ڈانٹتے ہیں تو تم چپ کیوں رہتی ہو کیوں نہیں جواب دیتی تمہاری کوئی سیلف رسپیکٹ نہیں ہے کیا؟ وہ کس حق سے تمہیں باتیں سناتے ہیں؟ اور اب رونے بیٹھ گئی ہو تم ایسی تو نہیں تھی کبھی اتنی خاموشی سے تم تو ایک منٹ بھی نہیں بیٹھتی تھی۔۔ تم تو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والوں میں سے تھی نا پھر"

"تب میں یتیم نہیں تھی علی۔۔۔"

"یتیم ہونا ایسا ہے کہ جیسے انسان جنت سے اٹھ کر جہنم میں چلا جائے، ایک سایہ دار درخت کی چھاؤں سے نکل کر کسی تپتے صحرا میں پہنچ جائے،

جن کا کوئی والی وارث نہیں ہوتا انکے لئے یہ زندگی بس ایک تپتا صحرا ہے جس میں وہ ننگے پاؤں زندگی کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں، کیا پتا کہیں سے کوئی سایہ دار شجر مل جائے؟"

"ماں باپ یہ دنیا کا سب سے بہترین چھت ہوتے ہیں "

دنیا مثالوں سے بھری پڑی ہے جہاں بھی چلے جاؤ ماں باپ ساتھ ہیں تو انسان خوش ہے اسکی طرف کوئی انگلی اٹھانے سے پہلے یہ سوچتا ہے کہ اسکے پیچھے اسکے ماں باپ کھڑے ہیں اور ایک لڑکی کے لئے ماں باپ کا سایہ بہت ضروری ہے شاید سانس لینے سے بھی زیادہ۔

ایک جملہ کہا تھا ملیحہ نے اور علی کسی گہرے کنویں میں گر گیا تھا۔۔

اس ایک جملے میں کیا کچھ نہیں تھا۔

"پر ہم سب تو ہیں نا تمہارے ساتھ"

"میرا اس دنیا میں اللہ اور اسکے رسول کے علاوہ کوئی اپنا نہیں ہے یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنے سے ثواب ملتا ہے اور مجھے خوشی ہے آپ لوگ بہت ثواب کما رہے ہیں"

بیس سالہ لڑکی کی یہ باتیں سن کر وہ حیران پریشان تھا، وہ بات ختم کر کے وہاں سے چلی گئی تھی۔

وہ بچپن سے جانتا تھا ملی کو وہ ایک بہت شرارتی اور ضدی بچی تھی لیکن زندگی کی تلخیوں اور عالیہان کی نفرت نے اسے کتنا بدل دیا تھا

"۔زندگی بہت ظالم ہے یہ کسی کو نہیں بخشتی موت جب آتی ہے تو یہ نہیں دیکھتی کہ ایک شخص کی موت سے کئی لوگ مریں گے۔۔"

ملیحہ ملک کے ماں باپ کے ساتھ ہی وہ بھی مر گئی تھی، اب تو زندہ لاش تھی ایک بس جو سانسیں پوری کر رہی ہے، اس دنیا کی سنگدلی سے ڈرتے ہوئے چار سال گزر گئے تھے۔

باہر کی دنیا دیکھی ہی نہیں اس نے چار سالوں سے بس اسکا کمرہ کچن اور بس اسکے علاوہ کچھ نہیں تھا اسکی زندگی میں ہاں ناولز اور بکس کے ڈھیر تھے جنھیں وہ دن رات پڑھتی تھی وہی تو تھے اسکی تنہائی کے دوست۔

خوب رونق تھی ان آنکھوں میں پھر ایک خواب آیا

ایسے جیسے کسی بستی میں وبا آتی ہے

ٹھیک ہے ساتھ رہو مگر ایک سوال

تم کو وحشت سے حفاظت کی دعا آتی ہے؟

******

"یہ کیا ہے؟ کیا تمہیں نہیں پتا یہ پروجیکٹ سائن کرنے سے میں نے منع کیا تھا۔۔؟"

عالیہان آفریدی اپنے شاندار آفس میں بیٹھا اس وقت غصے میں بھڑک رہا تھا۔

"پر سر آپ نے فون کیا تھا کہ یہ"

"بس کرو تم اور دفعہ ہو جاؤ ادھر سے کوئی ایک کام جو ڈھنگ کا کر لو تم لوگ۔۔"

اس نے فائل اٹھا کر پھینکی تھا۔۔

منیجر اپنی جان بخشی پر وہاں سے رفو چکر ہوا تھا۔

عالہان تھک کر چیئر پر گرا تھا۔

"کیوں ملیحہ تم قصوروار ہوتے ہوئے بھی چین سے رہو اور میں اتنا بے چین کیوں۔۔؟

آنکھیں بند ہوئی تھی اور سامنے وہی کانچ سی آنکھیں کانپتا وجود سہمی نظریں۔

"یہی تو چاہتا تھا میں تو اب یہ تکلیف کیوں؟"

وہ بے بسی کی انتہا پر تھا اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو ریلکس کیا تھا۔

ہادی جو کہ اسکے آفس میں آرہا تھا اسے اتنے غصے میں دیکھ کر دو پل رکا تھا پھر ازلی لاپرواہی کے ساتھ ڈھٹائی سے بناناک کیے داخل ہوا تھا۔

عالہان نے ایک غیر ارادی نظر اس پر ڈالی تھی۔۔

"تمہیں اپنے گھر سکون نہیں ہے کیا؟"

"نہیں سکون دینے کے لئے ایک عدد بیوی ہونی چاہیے جو تمہارے گھر میں تمہاری موجود ہے میری نہیں۔۔"

وہ بنا کسی خوف سے بولا تھا۔

"بکواس ہی کرنا تم بس۔۔"

عالہان اپنی فائل پر جھکا تھا۔

"یہ بھی کوئی کوئی کر سکتا نہیں تو لوگ تو بس دل جلانے والی باتیں کرتے ہیں۔۔"

ہادی نے طنز کا تیر چلایا تھا۔۔

"جو جس قابل ہو اس سے اسی طریقے سے بات کرنی چاہیے خیر بتاؤ کیا لو گے جوس یا کافی۔۔"

عالہان نے اپنا لہجہ درست کیا تھا وہ اسکے طنز کو بخوبی سمجھ گیا تھا۔

"میں نے تمہارے کہنے سے پہلے ہی آڈر کر دیا ہے مجھے لگا تم مجھے باہر نکال دو گے آج بھی۔۔"

ہادی کی بات پر وہ ہنسا تھا۔

اب اتنا بھی ظالم نہیں ہوں میں۔

"تمہیں کیا پتا تم کتنے ظالم ہو۔۔؟"

ہادی کا لہجہ پھر طنزیہ ہوا تھا۔

"اگر تم مجھ سے یہ بکواس کرنے آئے ہو تو وہ راستہ ہے تم جا سکتے ہو"

عالہان تنگ آ کر غصے سے بولا تھا

"پھوپھو چاہتی ہیں کہ میں ملیحہ سے شادی کر لوں۔۔۔"

ہادی نے پر سکون لہجے میں ایک دھماکہ کیا تھا۔

عالہان آفریدی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

"تم جانتے بھی ہو تم کیا بکواس کر رہے ہو؟"

عالہان کی ماتھے کی رگیں بھی ابھری تھی، غصے سے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی تھی۔۔

"ہاں میں اچھے سے جانتا ہوں کہ میں کیا بکواس کر رہا ہوں۔۔"

ہادی کے لہجے میں اطمینان تھا جیسے یہ کوئی بڑی بات نا ہو۔۔

"اگر یہ مذاق ہے تو بہت ہی گھٹیا مذاق ہے تم میرے سامنے میری بیوی سے شادی کرنے کی بات کر رہے ہو"

"تم اسے طلاق دے رہے ہو تم نے آج صبح اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔۔"

ہادی کا لہجہ اسکے برعکس بہت پر سکون تھا۔

"تم۔۔۔تو نینا سے پیار "

"ہاں میں نینا سے بہت پیار کرتا ہوں، لیکن نینا سے زیادہ مجھے میری پھپھو عزیز ہیں۔۔"

ہادی نے پہلی دفعہ سر جھکایا تھا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے میں تمہیں اپنی بہن کی زندگی کے ساتھ کھیلنے نہیں دوں گا۔۔"

عالیہان کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے بیٹھے اس شخص کی جان لے لے۔۔

"تم بھی تو ایک جان کے ساتھ کھیل رہے ہو لیکن فکر مت کرو میں نینا کو سمجھالوں گا"

"میں پھپھو کو بھی منانے کی پوری کوشش کرتا لیکن وہ ملی کا رشتہ علی سے کرنے کے لئے بھی تیار نہیں "

اب کی بار عالیہان کا دماغ ہی گھوما تھا غصے سے سامنے پڑا واز پوری قوت سے دیوار پر مارا تھا۔۔

"ہادی مرزا تم میری بہن کو دھوکہ نہیں دے سکتے تمہاری شادی نینا سے ہی ہو گی لیکن اس سے پہلے میرا ولیمہ ہو گا"

اس نے پل میں فیصلہ کیا تھا۔

"میں نینا کو ویسے بھی۔۔"

"تم جا سکتے ہو مجھے بھی گھر جانا ہے۔۔"

عالیان نے جیسے بات ہی ختم کی تھی گاڑی کی چابیاں اٹھاتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

یہ اسکی برداشت سے باہر تھا۔

"نہیں ملیحہ کسی اور سے شادی کبھی نہیں"

یہ سوچنا بھی اسے اذیت دے رہا تھا۔

"میں اسے نہیں چھوڑ سکتا میں اسے نہیں چھوڑ پاؤں گا"

"میں ابھی جا کر ماما سے بات کروں گا وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی وہ نینا کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی"

"ملیحہ کو طلاق دینے کا مطلب ہے اسے اپنی زندگی سے نکالنا لیکن وہ میری زندگی سے نکل کر کسی اور کی زندگی میں کیسے جا سکتی ہے نہیں کبھی نہیں"

آج پہلی دفعہ وہ اعتراف کر رہا تھا کہ وہ زبردستی کا وجود اسکی زندگی میں کتنا ضروری ہے ہادی کے چند جملوں نے اسکی زندگی میں طوفان برپا کر دیا تھا۔

گاڑی ایک جھٹکے سے آفریدی مینشن میں آکر رکی تھی۔

"ماما۔۔۔ماما۔۔۔"

آفریدی مینشن میں اس وقت عالہان کی آواز گونج رہی تھی۔۔

"کیا ہو گیا ہے عالہان؟ کیا بات ہے؟"

گل بیگم انجان بنی تھی۔۔

"میں ملیحہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں وہ بھی اسی ہفتے"

عالہان نے بم پھوڑا تھا۔۔

سیڑھیوں سے اترتے علی اور نینا بھی اسکی بات سن کر سکتے میں چلے گئے تھے۔

"صبح تک تو آپ اسے طلاق دے رہے تھے اب شادی کا خیال کیسے آگیا"

"مائنڈ یور لینگویج علی۔۔۔"

آج کے بعد یہ لفظ برداشت نہیں کروں گا میں آپ لوگ شادی کی تیاری کریں اس ہفتے کو میرا ولیمہ ہے اور ساتھ ہی ہادی اور نینا کا نکاح۔۔"

عالہان آفریدی نے ایک اور دھماکہ کیا تھا۔۔

"بھائی۔۔"

نینا صدمے میں ہی پہنچی تھی۔

"آپ اس لڑکی کے ساتھ کیسے، کبھی نہیں، آپ ایسا نہیں کر سکتے"

"کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے؟ "

عالہان نے اپنی بہن کا ہاتھ تھاما تھا۔

"آپ پر بھروسہ ہے پر میں کیسے وہ سب بھول جاؤں بھائی وہ لڑکی۔۔ ہماری خوشیوں کی قاتل"

"پلیز نینا میں سب بھولنا چاہتا ہوں تم بھی بھول جاؤ اور نکاح کی تیاری کرو میں چاہتا ہوں کہ میری بہن اس دنیا کی سب سے خوبصورت دولہن لگے"

عالہان نے پیار سے اسکے بال سنوارے تھے۔

"پر بھائی۔۔"

"پر ور کچھ نہیں۔۔"

"اب زیادہ نخرے کیوں کر رہی ہو دل میں تو تمہارے لڈو پھوٹ رہے ہیں "

علی نے منہ بنایا تھا۔

"تم میرے سے بکواس ناہی کرو تو بہتر ہے۔۔"

نینا نے انگلی سے اسے وارن کیا تھا۔

"او چھپکلی کے پر نکل آئے آخر شادی جو ہو رہی ہے۔۔"

علی نے اسے چڑھایا تھا۔

"ہاں ہو رہی ہے تم بیٹھ کر سڑو"

"میں کیوں سڑوں گا مجھے تو ہادی کے لئے بہت افسوس ہو رہا ہے۔۔"

"اس کے لئے کیوں افسوس ہو رہا تمہیں؟"

نینا ذرا حیرانگی سے بولی تھی۔

"ظاہری بات ہے تم سے شادی کرنے کے بعد بیچارے کی قسمت پھوٹے گی نا اس لیے بس"

"بھائی۔۔۔"

نینا نے اب تنگ آ کر عالہان کو پکارا تھا۔

"بس چپ تنگ نہیں کرو تم ہماری دولہن کو"

عالہان نے ایک آنکھ شرارت سے دبائی تھی۔

"بھائی آپ بھی۔۔"

نینا نے اب منہ بنا کر کہا تھا جس پر وہ ہنس پڑا تھا۔

"سب کی شادیاں ہو رہی ہیں، مجھ بیچارے کا کیا قصور اپنی مہندی والے دن میرا بھی کسی سے پڑھوا دیجئے گا نکاح ۔۔"

علی نے بھی اپنی خواہش ظاہر کی تھی جس پر عالہان نے اس پر ہاتھ کے اشارے سے ہی لعنت بھیجی تھی۔

گل بیگم سب سمجھنے سے قاصر تھی آخر عالہان آفریدی کے دماغ میں چل کیا رہا تھا۔

اب وہ تینوں پھر کسی بات پر الجھ رہے تھے دونوں بھائیوں نے نینا کو تنگ کرنا شروع کیا تھا۔۔

ملیحہ آفریدی اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی لیکن نظر جیسے ہی عالہان پر پڑی تھی تو نازک دل کانپ اٹھا تھا کتنا خوش تھا آج وہ۔

"ہونا بھی چاہیے آج اس بے نام رشتے سے جان جو چھوٹ جائے گی، یہ مجھے چھوڑ دیں گے پھر ملی کہاں جائے گی ؟"

ناچاہتے ہوئے بھی پھر سے آنکھوں میں نمی اتری تھی، کتنا مکمل منظر تھا سامنے۔

اس کے ماما بابا بھی تو اسکے ایسے ہی لاڈ اٹھاتے تھے لیکن اب۔

"اگر عالہان نے مجھے دیکھ لیا تو؟" اس کی دھمکی یاد آئی تھی اس سے پہلے وہ واپس مڑتی عالہان آفریدی کی آواز نے اسکے پاؤں جکڑے تھے۔۔

"ملیحہ۔۔؟"

کتنا نرم لہجہ تھا اسکا، ایک پل تو اسے یہ اپنا وہم لگا تھا۔ کیونکہ آج تک بس ملیحہ کو اپنے غضب و غصے کا ہی نشانہ بنایا تھا اس نے اتنے نرم لہجے میں تو کبھی بات ہی نہیں کی تھی اس نے۔۔

وہ اپنے قدموں پر گھومی تھی، بامشکل نظریں اٹھائی تھی وہ سب اسے ہی دیکھ رہے تھے البتہ نینا منہ بنا کر اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

"کہیں مجھے مارنے کے لیے تو نہیں بلا رہے۔۔۔"

رہ رہ کر اسکی دھمکی یاد آ رہی تھی پورے وجود میں کپکپی سی طاری ہوئی تھی۔۔

"ادھر کیوں کھڑی ہو ملی ادھر آؤ نا؟"

اب کی بار تو علی بھی اسکے لہجے پر حیران پریشان کھانسنے لگ پڑا تھا۔

"بھاگ لو ملی نہیں تو یہ آج پکا مجھے مار دیں گے۔۔"

اس نے دوپٹے کے کونے کو سختی سے اپنی مٹھیوں میں بھینچا تھا۔

"علی زیادہ کھانسی ہو رہی ہے تو پانی پی لو جا کر۔۔"

عالہان نے نرم لہجے میں ہی طنز کیا تھا۔

علی خجل ہوتا کچن کی طرف بڑھ گیا تھا یہ سب ہضم کرنا مشکل ہو رہا تھا، گل بیگم بھی وہاں سے نکل گئی تھی۔

وہ جو سوچ رہی تھی خالا کی موجودگی میں اسے کچھ نہیں کہے گا اب تو اور ڈر لگنے لگا تھا۔

عالہان چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے قریب پہنچا تھا، ہر بڑھتے قدم کے ساتھ وہ پیچھے ہوتی گئی تھی لیکن دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی، عالہان آفریدی کی نظریں اسے اپنے وجود کے آر پار ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔

کیوں لبوں پر مسکراہٹ تھی، عالہان آفریدی نے دیوار کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھ کر جیسے اسے اپنے حصار میں قید کیا تھا۔ سامنے کھڑی وہ خوف سے گھبراتی لڑکی اسکا دل دھڑکا رہی تھی۔۔

"میں نے کچھ کہا تھا تم سے؟"

عالہان آفریدی کی سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔

"و۔۔وہ۔ا۔۔۔ی۔۔۔یم۔۔۔۔س۔۔سوری۔۔مجھ۔۔۔مجھے۔۔نہیں
۔پ۔۔پتا۔۔ت۔۔تھا۔۔۔آپ۔۔۔ب۔۔بابر۔ہیں نہیں تو۔م۔۔۔میں۔کب۔۔کبھی۔۔۔باہر"

کانپتے لبوں اور سسکیوں کو روکنے کی کوشش میں وہ بامشکل بول رہی تھی۔

عالہان کی نظریں اسکی آنکھوں پر ٹھہری تھی، ہمیشہ کی طرح کانچ سی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لئے، وہ بے دردی سے اپنے لب کچل رہی تھی۔۔

وہ اس کے کندھوں تک بمشکل آتی تھی دیوار سے لگے اس وجود کی حالت کتنی خراب تھی۔۔

عالہان کو شرمندگی نے گھیرا تھا۔۔

"کیا وہ اس قدر ظالم ہو گیا تھا؟ کیا اتنا ڈر پیدا ہو گیا تھا اس ننھی سی جان میں اسکا"

"پل۔پلیز۔۔مج۔۔۔مجھے۔مت۔۔م۔۔ماریئے گا۔۔میں ن۔۔۔نہیں آؤں۔۔گی آج۔ک۔کے بعد
۔۔۔پ"

اب کی بار عالہان آفریدی شرمندگی کے کسی گہرے کنویں میں گرا تھا

آنکھوں سے آنسو لڑیاں بن کر بہہ نکلے تھے۔۔

عالہان آفریدی بے بس ہوا تھا وہ کتنی خوبصورت تھی پتا نہیں روتے ہوئے وہ اور بھی خوبصورت لگتی تھی، وہ بے خود سا اس کی آنکھوں پر جھکا تھا۔

ملحیہ بوکھلائی تھی شرم سے وہ پاؤں تک سرخ پڑی تھی۔

معصوم ذہن میں ایک ہی خیال آیا تھا وہ مار دے گا مجھے وہ مار رہا ہے مجھے۔۔وہ ہوش و ہواس سے بیگانہ ہوتی اسکی باہوں میں جھول گئی تھی نازک جان میں کہاں اتنی ہمت تھی کہ اسکی شدت بھری گستاخیاں برداشت کرتی۔

عالہان ایک دم سے بوکھلایا تھا۔۔

یہ کیا ہو گیا تھا اسے ؟وہ خود نہیں جانتا تھا؟

اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے گراتے وہ بڑبڑایا تھا۔۔

اپنے چہرے پر کچھ نمی محسوس کرتی وہ اپنے حواس میں واپس آئی تھی لیکن سامنے بیٹھے فکر مند سے عالہان آفریدی کو دیکھ کر دوبارہ آنکھیں مینچ گئی تھی۔۔بیڈ شیٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچا تھا۔

یہ منظر عالہان کے لبوں پر ایک پر اسرار مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔

"جان جاناں تم خود اٹھو گی یا میں تمہیں اٹھاؤں۔۔۔؟"

عالہان کی آواز اسے اپنے کانوں کے قریب محسوس ہوئی تھی۔۔

اسکی دھمکی پر وہ پٹ آنکھیں کھول گئی تھی لیکن اسے اپنے اوپر جھکا دیکھ کر دل کیا تھا کہیں جا کر ڈوب مرے۔

"کیا ہوا ہے ملی کو؟ ہٹو تم پیچھے تم نے ہی کچھ کہا ہو گا اسے"

گل بیگم کی آواز پر اسے ایسے محسوس ہوا تھا جیسے کسی مسافر کو صحرا میں کوئی سایہ مل جائے۔

"میں نے تو کچھ نہیں بولا اسے، پوچھ لیں اس سے۔۔"

عالہان بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا تھا۔

"تم کو اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ملی مجھے بتاؤ کیا ڈانٹا ہے اس نے تمہیں۔۔"

گل بیگم کے سوال پر اس نے آنکھیں ترچھی کر کے عالہان کو دیکھا تھا اسکے دیکھنے پر عالہان نے اپنی ایک آنکھ دبائی تھی۔

ملیحہ کی تو آنکھیں ہی پھٹی تھی دل تھا کہ الگ سپیڈ پر چل رہا تھا۔۔ کیا بتاتی وہ آج انکے شہزادے نے ڈانٹا تو نہیں تھا بلکہ ،وہ سوچ کر ہی سرخ پڑی تھی۔

"یہ تم اتنی سرخ کیوں پڑ رہی ہو ملی، اور یہ پسینہ کیوں آ رہا ہے بچے بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔۔"

گل بیگم کو فکر لاحق ہوئی تھی۔۔

"بتاؤ نا ملی کہ میں نے تمہیں۔۔"

"کچ۔۔کچھ۔۔بھ۔۔ بھی ن۔۔ نہیں ہوا خالہ جانی۔۔۔نخ۔۔بخار ہو۔۔رہا شاید۔۔"

عالہان کے بولنے سے پہلے ہی وہ جلدی سے بولی تھی، عالہان نے مسلسل اسے اپنی نظروں کے حصار میں رکھا ہوا تھا۔

"بھائی کچھ شرم کریں جس طرح آپ اسے دیکھ رہے نا آپ نے ولیمے سے پہلے ہی رنڈوا ہو جانا۔۔"

علی اسکے کان میں گھسا تھا۔

"میری آنکھیں، میری بیوی، میری مرضی" عالہان نے اب بھی ملیحہ کو نظروں کے حصار میں رکھا ہوا تھا۔

علی تو بے ہوش ہوتے ہوتے بچا تھا۔

"ملیحہ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پھر ہم نے شاپنگ پر بھی جانا ہے پرنسو تو مہندی ہے تو آج اور کل کا دن ہی بچا ہے تیاری کے لیے۔۔"

وہ کیا بات کر رہا تھا ملیحہ نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا تھا صبح تو وہ اسے طلاق دے رہا تھا تو اب؟

اس نے اب کی بار گل بیگم کی طرف دیکھا تھا وہ ہاں میں سر ہلا گئی تھی۔

"بھائی اسے تھوڑا وقت تو دیں ابھی تو وہ اس صدمے سے باہر نہیں نکلی کے آپ نے اسے باہر۔۔"

"علی تم بکواس بند کرو اور جا کر حال کی بکنگ کرواؤ۔۔"

عالیہان نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا۔

ملیحہ شرمندگی سے سر اور جھکا گئی تھی۔

"ماما اب اپنی بہو کی فکر چھوڑیں اور جا کر بیٹی کے نکاح کی تیاریاں کریں اسکی فکر کرنے کے لئے میں ہوں نا"

عالیہان کے چہرے سے اس بات کا اندازہ لگنا مشکل تھا کہ اسکے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔

گل بیگم اور سارے گھر والے ہی اسکے رویے سے حیران تھے۔

"تم خیال رکھو اپنا میں آتی ہوں۔۔"

گل بیگم باہر کی طرف بڑھی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟"

عالہان اسکے قریب بیٹھتا بولا تھا۔

ان چار سالوں میں آج پہلی دفعہ وہ اس سے مخاطب تھا وہ بھی اتنے پیار سے لیکن ایسا کیا ہوا تھا کہ وہ اتنا بدل گیا تھا۔ کیوں اس سے شادی کر رہا تھا جب کے صبح وہ رشتہ ختم کرنے کی بات کر رہا تھا۔۔ چار سال پہلے کا منظر آنکھوں میں گھوما تھا۔۔

ماضی

ملیحہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

نازک ہاتھوں سے دستک دی تھی ایک بار دو بار تین بار لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔ تنگ آ کر وہ ڈرتی گھبراتی دروازہ کھول گئی تھی۔۔ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، سگریٹ کا دھواں اور سمیل اسے کھانسنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

"عال۔۔۔ عالی۔۔"

سیوچ بورڈ پر ہاتھ مارا تھا پورا کمرا روشنی میں روشن ہوا تھا۔

عالہان نے اپنی آنکھوں سے بازو ہٹایا تھا۔۔ان آنکھوں کی سرد مہری دیکھ کر ملحیہ کانپی تھی۔

"کیا دیکھنے آئی ہو اب یہاں۔۔تم؟"

"میری تباہی دیکھنے آئی ہو تو دیکھ لو ہو گیا میں تباہ۔۔عالہان آفریدی بولا نہیں دھاڑا تھا"

"م۔۔۔میں۔مج۔۔مجب۔۔مجبور تھی۔۔"

اسے اتنے غصے میں دیکھ کر وہ وہ بمشکل بولی تھی۔

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔"

عالہان آفریدی نے آج زندگی میں پہلی دفعہ کسی پر اتنا غصہ کیا تھا۔

"م۔۔میری۔۔ب۔۔بات۔،س۔سن لیں پل۔۔پلیز۔۔ایک دفعہ۔۔"

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے قریب آئی تھی۔

"وہ میں "

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔"

اسکا بازو عالہان آفریدی کی جارہانہ گرفت میں آیا تھا۔درد سے وہ چیخی تھی۔

"مجھے تمہاری کوئی مجبوری نہیں سننی سچ تو یہ ہے کہ تم ایک حد درجے کی خود غرض لڑکی ہو جسے صرف اور صرف اپنی پرواہ ہے۔۔"

"تم میری زندگی میں ایک بیکار وجود ہو جسے بہت جلد میں خود سے الگ کر دوں گا۔ جیسے ایک ناسور کو الگ کیا جاتا ہے'

عالہان آفریدی کے ایک ایک لفظ میں نفرت تھی۔

"م۔۔مجھے۔۔درد۔۔ہو۔۔رہا۔ہے۔۔"

وہ اپنے بازو میں دھنستی اسکی فولادی گرفت سے کانپی تھی، چوڑیاں ٹوٹنے سے خون نکلا تھا، درد سے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔

"جو درد تم نے مجھے دیا ہے نا اسکے سامنے یہ درد کچھ بھی نہیں ہے تمہاری وجہ سے مجھے بے وفا ہونے کا طعنہ ملا ہے اپنے باپ سے نظر ملانے کے قابل نہیں رہا میں، میرے خوابوں میرے ارمانوں کو بے دردی سے کچلا ہے تم نے اب یاد رکھنا عالہان آفریدی کی نفرت تمہیں جلا کر راکھ دے گی"

"م۔۔۔میں۔مج۔مجبور۔۔"

"تمہاری مجبوری مائی فٹ۔۔۔کاش جس دن تمہارے ماں باپ مرے تھے تم بھی انکے ساتھ مر جاتی، ٹھیک کہتی ہیں تمہاری دادی ہو تو تم ایک خود غرض انسان کی بیٹی جس طرح انھوں نے خود غرض بن کر اپنے خاندان والوں سے بے وفائی کی تم نے بھی ویسے ہی اپنی خود غرضی سے میرے ارمانوں کا قتل کیا ہے۔۔"

عالہان آفریدی کی گرفت سے زیادہ اسکے الفاظوں نے ملیحہ کو درد پہنچایا تھا سولہ سالہ لڑکی کے دماغ میں نجانے کیا کیا سوچیں پیدا ہوئی تھی اس ایک رات میں وہ بڑی ہو گئی تھی وہ جو سمجھ رہی تھی اب یہاں آکر سب ٹھیک ہو جائے گا پر عالہان کی نفرت۔۔۔

کاش وہ ایک دفعہ اسکی بات سن لے۔

"کوشش کرنا کہ اپنے کمرے میں ہی رہو "دفعہ ہو جاؤ اب۔۔۔"

"تمہارے ان مگرمچھ کے آنسوؤں سے میں پگھل نہیں سکتا، تم یہ ڈرامے ماما سامنے کرنا، تم جتنی معصوم ہو مجھے اندازہ ہو گیا ہے"

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے ملی؟"

عالہان کی آواز سے وہ حال میں واپس آئی تھی، دل میں ہزاروں وسوسے تھے۔

"میں جانتا ہوں کہ تم یہ سب دیکھ کر پریشان ہو، میں یہ بھی جانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت ناانصافی کی ہے، تمہیں ہمیشہ دکھ دیئے ہیں، لیکن اب میں تھک گیا ہوں، مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ جو کچھ ہوا وہ میری قسمت تھی۔۔"

"اس میں تو کسی کا کوئی قصور نہیں تھا کیا تم مجھے معاف کرو گی۔۔"

عالہان آفریدی کیا کہہ رہا تھا۔۔

"معافی پر کیوں؟"

کس چیز کی معافی کیا اسکا بدلہ پورا ہو گیا یا یہ بھی کوئی؟

"میں جانتا ہوں تم سوچ رہی ہوں گی کہ میں اتنا کیسے بدل گیا؟"

ملیحہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا وہ اسکا ذہن پڑھ رہا تھا۔

"چار سال پہلے جو ہوا وہ میں دہرانا نہیں چاہتا،

قصوروار تم نہیں تھی پر۔۔"

پر آپ نے مجھے پھر بھی سزا دی اپنے لفظوں سے میرے دل میں تیر پیوست کئے۔۔

ایک لڑکی کی معصومیت اسکے خواب اسکے ارمان سب کا قتل کیا۔۔

میں نے جو گناہ کیا ہی نہیں اسکی سزا دی مجھے۔

میرے مرے ہوئے ماں باپ کو بھی نہیں چھوڑا اور آج صبح آپ مجھے چھوڑنے والے تھے اور اب اپکو اچانک مجھ سے ہمدردی ہو گئی ہے اچانک اپکو اپنے گناہوں کا علم ہوا اچانک آپکو پتا چلا کہ میں تو بے قصور تھی اور اب آپ اپنے گناہوں کا مداوا کرنا چاہتے ہیں۔

یہ سب کہنے کی ہمت ملیحہ آفریدی میں کہیں نہیں تھی۔۔

یہ سب سوال وہ کرنا چاہتی تھی، لیکن اسکا ڈر، اور خوف ایسا طاری تھا کہ وہ کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی۔۔

گزرے سالوں میں جو اسکے ساتھ ہوا تھا وہ تو باہر کی دنیا سے اتنا خوف کھاتی تھی کہ کبھی باہر ہی نہیں نکلی تھی اور گھر میں اس وجود سے وہ کتنا ڈرتی تھی، وہ تو شاید اپنے ماں باپ کے ساتھ ہی مر گئی تھی۔۔

اب اسکی زندگی میں صرف اور صرف خوف تھا ہر چیز کا خوف، وہ تو بولنے سے بھی خوف کھاتی تھی ان سالوں میں وہ بولی ہی کب تھی، خاموش رہتی تھی شاید اسے زمانے کی ٹھوکروں نے خاموش کروا دیا تھا۔

"میں تم سے بہت شرمندہ ہوں ملیحہ گزرا ہوا وقت واپس نہیں آ سکتا لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں آنے والے وقت میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تم سب بھول جاؤ گی۔۔۔"

"کیا تم مجھے ایک موقع دو گی؟"

عالہان نے اسکا نازک ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔

ملیحہ کی آنکھوں میں آنسو جمع ہوئے تھے۔۔وہ کیا بولتی۔؟

"تم کچھ نہیں بولوں گی۔۔"عالہان کو اسکی خاموشی کھٹکی تھی۔

"م۔۔میں۔۔ک۔۔ک۔۔کیا۔۔بولو؟"

"کچھ بھی بولو۔۔"

عالہان اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتا بولا تھا۔

"م۔۔مجھے۔۔ڈر۔لگ۔۔لگتا ہے؟"

"کس سے؟"

عالہان کی آنکھوں میں یکدم غصہ اترا تھا پر وہ نرمی سے بولا تھا۔

"ب۔۔بولنے س۔۔سے"

"کیوں تم تو بہت باتونی ہوتی تھی تو اب؟"

عالہان کو اسکا ڈر دور کرنا تھا۔

"کیونکہ میں جب بھی بولتی ہ۔۔۔ہوں۔۔مجھے۔مار پڑتی ہے۔۔دادو نے ب۔۔ بھی۔۔ مجھ۔۔۔مجھے ۔۔م۔۔م۔مارا تھا۔۔جب میں پہلی دفعہ بولی تھی انکے سامنے شیری بھیا نے بھی۔۔پ۔۔پھر آپ۔۔"

ملیحہ نے بے دردی سے اپنے لب کچلے تھے۔

عالہان نے غصے سے اپنی آنکھیں مینچی تھی وہ ہمیشہ سوچتا تھا کہ ملی کوئی شکایت کوئی شکوہ کیوں نہیں کرتی پر اب اسکا جواب پا کر وہ پہلے سے زیادہ منتشر ہوا تھا

"م۔۔میں منحوس"

"شششس" اسکے کانپتے لبوں پر عالہان نے اپنی شہادت کی انگلی رکھی تھی۔

"ملیحہ ایک چاند ہے، ایسا چاند جس میں کوئی داغ نہیں وہ لوگ کم ظرف تھے جنھوں نے تم سے نفرت کی مجھے دکھ ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل ہوا پر اب اور نہیں تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میری جان ۔۔۔"

عالہان آفریدی نے ایک نرم لمس اسکے ماتھے پر چھوڑا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔

لیکن ملیحہ کو وہ اور اسکا لمس اب بھی اپنے آس پاس محسوس ہو رہا تھا، دل کے کسی کونے میں دبے سارے ارمان جیسے جاگے تھے۔۔دل دھڑکا تھا پر پتا نہیں دماغ اس بات سے انکاری تھی کہ وہ بدل گیا ہے۔

ان دو سالوں میں ملیحہ عالہان آفریدی کے دل میں ناچاہتے ہوئے بھی عالہان کے لئے وہ جذبات پیدا ہوئے تھے جو ہر لڑکی کے خواب ہوتے ہیں۔۔اس واقعے کے بعد عالہان سب کچھ چھوڑ کر باہر چلا گیا تھا پورے چار سال بعد وہ واپس آیا تھا اگر اسکا رویہ ملیحہ کے ساتھ ٹھیک نہیں تھا تو غلط بھی نہیں تھا ہاں وہ اس پر غصہ کرتا تھا اگر وہ اسے نظر آجاتی تھی یا اس کے کسی کام کو ہاتھ لگاتی تھی اسے ملیحہ عالہان آفریدی سے محبت نا سہی لیکن نفرت بھی نہیں تھی ہاں وہ گناہگار تھی وہ اسے گنہگار ہی سمجھتا تھا لیکن وہ اسے سزا نہیں دے سکتا تھا اس کے پاس یہ اختیار نہیں تھا وہ بس اب اس سے جو یہ رشتہ ہے وہ بھی ختم کرنا چاہتا تھا لیکن اب

جب وہ چار سال بعد واپس آیا تھا تو حالات بدل رہے تھے جیسے ملیحہ عالہان آفریدی کی دل کی حالت بدل رہی تھی اس کے دل میں بھی اس کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو رہا تھا اسے ملیہ کی عادت کو رہی تھی اور عادت محبت سے بھی بری چیز ہے۔

ملیحہ کی ہر دعاؤں میں بس ایک ہی دعا تھی کہ کوئی معجزہ ہو جائے اور عالہان سب بھول جائے۔۔

نکاح کے دو بولوں میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ یہ دو لوگوں کے دلوں کو آپس میں جوڑ دیتی ہے ملیحہ کا دل بھی عالیہان کے ہونے سے دھڑکتا تھا آج محبت نے پہلی دفعہ اسکے خراج بخشا تھا دل ایک نئے مرکز پر چلا تھا شاید دعائیں ایسے ہی قبول ہوتی ہیں۔۔

مجھے تب بھی محبت تھی

مجھے اب بھی محبت ہے

تیرے قدموں کی آہٹ سے

تیری ہر مسکراہٹ سے

تیری باتوں کی خوشبو سے

تیرے آنکھوں کے جادو سے

تیری دلکش اداؤں سے

تیری قاتل جفاؤں سے

مجھے تب بھی محبت تھی

مجھے اب بھی محبت ہے

تیری راہوں میں رکنے سے

تیری پلکوں کے جھکنے سے

تیری بے جا شکایت سے

تیری ہر ایک عادت سے

مجھے تب بھی محبت تھی

مجھے اب بھی محبت ہے

"ہادی کیا تمہیں پتا ہے بھائی جان کیوں ہماری اتنی جلدی شادی کر رہے ہیں؟ "

"ن۔۔ نہیں تو۔۔"

جواب دیتے ہوئے ہادی نے پہلو بدلا تھا۔

"او پلیز ہادی میں جانتی ہوں وہ تم سے کچھ نہیں چھپاتے اب اصل وجہ بتا دو مجھے' "

"بس میں نے کہہ دیا اس سے کہ مجھ سے اب اور صبر نہیں ہوتا"

ہادی نینا کا ہاتھ تھام کر شوخی سے بولا تھا۔

"ہادی۔۔"

نینا نے اب اسے آنکھیں دکھائی تھی۔

"سچ کہہ رہا ہوں جان من مجھے بھی نہیں پتا۔۔"

And for your kind information "

"ہمارا نکاح ہو رہا ہے شادی نہیں"

ہادی سنجیدگی سے بولا تھا۔

"وہ صبح جب گھر سے نکلے تھے تو وہ اسے طلاق دینے کی بات کر رہے تھے لیکن جب گھر آئے تو اس سے شادی پھر میرا نکاح، ان سب میں کوئی پوائنٹ مسنگ ہے۔۔"

نینا کافی مضطرب نظر آ رہی تھی۔

ہادی نے پہلو بدلا تھا سامنے بیٹھی اس لڑکی میں اسکی سانسیں بستی تھی اگر کبھی اسے سچائی کا پتا چلا تو۔

"اچھا تو تم اس وجہ سے پریشان ہو کہ عالی اور ملی میں سب ٹھیک کیوں ہو رہا ہے"

پتا نہیں ہادی کے لہجے میں کوئی چھپا ہوا طنز تھا جیسے وہ سمجھ کر بھی نا سمجھ بن گئی تھی۔

"میرا پریشان ہونا بنتا ہے"

"نہیں تمہارا پریشان ہونا نہیں بنتا یہ ان دونوں کا پرسنل میٹر ہے انھیں حل کرنے دو۔۔"

ہادی ضبط کے باوجود غصہ کر گیا تھا.

"تم تو لوگے اسکی سائڈ تمہاری چہیتی جو ہوئی۔۔"

"پلیز نینا میں نے کبھی ان دونوں کی بات نہیں کی تو تمہیں بھی نہیں کرنی چاہیے"

"اسکی وجہ سے بابا چلے گئے، میری زندگی کے سب سے بڑے دن میں وہ میرے ساتھ نہیں ہوں گے۔۔"

"پلیز نینا۔۔"

ہادی اسکے آنسو دیکھ کر تڑپا تھا۔۔

"اچھا بتاؤ نام سوچ لیے تم نے؟"

"کونسے نام؟"

نینا حیرانگی سے بولی تھی

"بچوں کے "

"کس کے بچوں کے ؟"

"ظاہری بات ہے ہمارے بچوں کے ؟"

"ہمارے بچے کہاں سے۔۔"

وہ کچھ بولتے بولتے رکی تھی۔

"ہادی کے بچے"

"جی میری جان میرے بچے ضرور آئیں گے بس تم نکاح ہ۔۔"

'ہادی چپ کر جاؤ۔۔"

وہ سرخ چہرے کے ساتھ وہاں سے اٹھی تھی

"اچھا ناجان من مزاق کر رہا تھا بیٹھو تو۔۔"

ہادی نے شکر کیا تھا کہ اسکا دھیان بٹ گیا ہے۔

"گھنٹے سے ادھر ہی بیٹھی ہوئی ہوں ہم غالباً یہاں شاپنگ کرنے آئے تھے"

"ہاں تو چلو نا تم ہی باتیں بنا رہی ہو" ہادی نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔

"ہاں تم تو جیسے منہ پر تالا لگا کر بیٹھے تھے نا۔۔"

نینا نے تپ کر اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔۔وہ لوگ اب فورڈ کارنر سے نکل کر مختلف دکانوں میں جا رہے تھے جب اچانک ہادی ایک دکان کے باہر رکا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے اب تم رک کیوں گئے؟"

"ادھر آؤ نینا جلدی۔۔"

وہ اب سنجیدہ تھا

"کیا ہوا ہے ہادی "

وہ اسکے قریب پہنچی تھی۔

"وہ دیکھو سامنے۔۔"

"کیا ہے ادھر۔۔؟"

نینا نے جیسے ہی سامنے دیکھا تھا تو غصے سے آنکھیں بڑی ہوئ تھی۔۔اس نے زور سے اپنا پاؤں ہادی کے پاوں پر مارا تھا وہ بیچارہ تو کراہ ہی اٹھا تھا۔

"ہائے میرا پیر، مار ڈالہ ظالم"

نینا نفی میں سر ہلاتی آگے بڑھ گئ تھی۔

"یار رکو تو اس میں غصہ کرنے والی کونسی بات ہے، بچوں کے کپڑوں والی دوکان ہی تو دکھا رہا تھا، اب آئے ہیں تو انکی بھی شاپنگ کر لیتے کیا ہو جاتا۔۔"

ہادی اتنی معصومیت سے بولا تھا کہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دی تھی۔

" پاگل "

نینا مسکراتی اب اگلی دکان میں گھسی تھی۔

"ملی جلدی سے ایک کپ کافی تو بنا دو یار سر میں بہت درد ہے؟"

عالہان اپنا سر دباتا کچن میں آیا تھا۔

وہ جو سلاد بنا رہی تھی اسکی آواز سن کر انگلی پر چھری سے کٹ لگ گیا تھا۔۔

"آہ"

اسکی سسکی نکلی تھی۔۔انگلی سے خون بہنا شروع ہو گیا تھا

"کیا کرتی ہو تم یار۔۔"

عالہان نے جلدی سے اسکی انگلی پر اپنے ہاتھ سے دباؤ ڈالا تھا۔

"اتنی لاپرواہی حد ہے؟اور کیوں کر رہی ہو تم یہ سب کلثوم کہاں ہے۔؟کلثوم کہاں مر گئی ہو"

اسے کچھ نا بولتے دیکھ وہ اور غصے سے بولا تھا۔۔

"و۔۔۔وہ۔۔۔ آ۔۔ج۔۔ن۔۔ نہیں آئی۔۔"

اپنے ہاتھ پر اسکی سخت گرفت اور اسکے سخت لہجے سے وہ کانپی ہی تھی۔

"یہ بات تم مجھے بغیر ہکلائے بھی بتا سکتی تھی۔۔"

ملحیہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی ہی تھی وہ اب اسے شیلف پر بٹھا گیا تھا، چہرے کا رنگ بدلا تھا۔۔

وہ جلد از جلد بس وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی کل سے وہ ایک بار بھی اسکے سامنے نہیں آئی تھی۔۔

عالہان اب فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اسکے قریب آیا تھا، اسکا نرم و ملائم ہاتھ پکڑا تھا، ملیحہ کے ہاتھوں میں کپکپاہٹ تھی۔۔

وہ نرمی سے اسکے کٹ پر سنی پلس لگا رہا تھا۔۔

کیوں کر رہے ہیں آپ ایسے، آپ تو نفرت کرتے تھے نا مجھ سے، میرا وجود ہی برداشت سے باہر تھا تو پھر۔۔

تو پھر ایسے برتاؤ کیوں کر رہا تھا وہ جیسے انکے درمیان ہمیشہ سے ہی سب کچھ ٹھیک تھا۔

وہ نفرت جو اسکی آنکھوں میں نظر آتی تھی وہ اب کہاں چلی گئی تھی۔۔وہ اسکے بدلتے رویوں میں الجھ رہی تھی بے اختیاری میں ہی وہ سوچتے سوچتے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

"میری جان اگر تم ایسے دیکھو گی تو میں کچھ کر بیٹھوں گا۔۔۔"

شوخ لہجے میں بولتا وہ اسکے ہاتھ پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔

ملیحہ نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا، چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا۔

دھڑکنوں نے ایک شور مچایا تھا۔وہ شیلف سے اترتی بھاگی تھی

"ملی۔۔"

اسکی پکار پر قدم رکے تھے۔۔ ننھا دل کانپ سا گیا تھا، اتنا پیار بھرا لہجہ، وہ کہاں عادی تھی ان سب کی۔۔

وہ نظروں میں ڈھیر ساری حیرانگی لے کر مڑی تھی۔۔

"جب جب میں تمہیں خود سے ڈرتے دیکھتا ہوں نا، تو میں اپنی ہی نظروں میں گر جاتا ہوں، میں جانتا ہوں اسکا زمے دار میں ہوں، جو ہوا وہ میں بدل نہیں سکتا، میرا لب ولہجہ کبھی تمہارے ساتھ ٹھیک نہیں رہا پر کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی؟ کیا ہم سب کچھ بھول نہیں سکتے؟"

وہ یہ کیا کہہ رہا تھا، اس سے معافی مانگ رہا تھا پر کیوں؟ غلطی تو اسکی تھی نا گناہ تو ملیحہ نے کیا تھا، یقین تو ملیحہ نے توڑا تھا اسکا تو پھر یہ معافی وہ؟

"ایم سوری ملیحہ پر میں چاہتا ہوں کہ ان دنوں میں تمہیں مجھ سے جتنی شکایتیں ہیں وہ اب ختم ہو جائیں، ہم اپنے رشتے کی شروعات سادی خلشوں اور ناراضگیوں کو بھول کر کریں۔۔"

اسکے لفظوں نے جیسے ماحول کو اپنے سحر میں جکڑ لیا تھا، آنکھوں میں نمی اتری تھی، آج پھر وہ رو دی تھی، کاش اسے باتیں بنانا آتی ہوتی۔

وہ اس سے سب کچھ بول پاتی پر مقابل کی شخصیت دیکھ کر وہ بس ڈرتی ہی تھی، اپنے ناکردہ گناہ اسکے سامنے آ جاتے تھے۔۔

قصوروار تو وہ تھی نا، اس گھر کی خوشیوں کو کھا گئی۔

"پلیز ملی کچھ تو بولو خدارا مجھے اور اذیت مت دو۔۔"

وہ اسکے آنسو دیکھ کر تڑپا تھا۔

"م۔۔م۔۔مجھے۔۔آ۔۔پ۔۔س۔۔سے کوئی شکایت نہیں ہے۔۔"

اپنے لبوں کو بے دردی سے کچلتے وہ بامشکل بولی تھی۔

عالہاں نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔۔

"لیکن کیوں؟"

"کیونکہ میں قصوار تھی، مجھے میری غلطی کی سزا ملی ہے بس۔۔"

'تم قصوراور نہہ"

'میں نے گناہ کیا تھا، آپکی محبت کو آپ سے دور کر دیا، آپکا مان توڑا، میرے ایک انکار سے کئی زندگیاں بچ سکتیں تھی"

"میں خود غرض بن گئی تھی، آپ کی خوشیوں کا قتل کیا ہے میں نے آپکا ایسا رویہ بنتا تھا۔۔ی۔۔میں نے ۔ک۔ کبھی۔ آپ کو۔۔برا بھلا۔۔ نہیں کہا۔۔کیونکہ میرا قصور تھا۔۔م۔۔ی۔۔میں خود۔۔غرض۔۔"

اب بات کرتے کرتے وہ رو پڑی تھی۔۔زبان لڑکھڑانے لگی تھی

عالیہان نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

'مجھ۔۔مجھے معاف کر دیں پلیز۔۔"

وہ آج اسکے گلے لگی رو دی تھی چار سال کا غبار نکلا تھا۔

"مج۔ مجھ۔۔مجھے نہیں پ۔۔پت۔۔پتا تھا۔۔ی۔۔یہ سب۔۔ہ۔۔ہو جا۔۔جائے گا آپکے۔۔بابا۔۔"

"شاید قسمت کو یہ ہی منظور تھا۔اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں"

"آ۔۔۔آپ۔۔مج۔۔مجھے"

"میں نے کہا نا ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے ملیحہ۔۔"

وہ اسے خود سے لگائے بہلا رہا تھا۔

"ویسے ہم اس وقت کچن میں کھڑے ہیں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں پر" عالہان نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

"و۔۔وہ۔۔میں"

وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی پر مقابل نے گرفت سخت کر دی تھی۔

"ویسے کیا خیال ہے اب آج ہی رخصتی کر لی جائے صلح تو ہو گئی نا اب"

"ک۔۔کب صلح ہوئی؟"

"ابھی جب آپ میرے گلے لگی رو رہی تھی تب۔۔"

عالہان نے آیک آنکھ دبائی تھی۔

وہ یکدم اس سے دور ہوتی وہاں سے بھاگی تھی عالہان کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا اور یہ اسکی نظروں کی تپش ہی تھی کہ وہ رکی تھی اور پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے اچانک دیکھنے پر وہ لڑکھڑایا تھا ملیحہ عالہان آفریدی کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی پھر وہ مسکراہٹ ہنسی میں بدلی تھی اور اسکی ہنسی کی کھنک نے ماحول کے ساتھ ساتھ عالہان آفریدی کو بھی جکڑ لیا تھا پتا نہیں کتنے عرصے بعد وہ ہنسی تھی اسکی

آنکھوں میں محبت رقص کر رہی تھی بے اختیار اس کے دل نے دعا مانگی تھی کہ یہ ہنسی اس کے لبوں سے کبھی جدا نا ہو۔

"علی میں نے بول دیا تم میری شادی پر اپنے لفنگے اور آوارہ دوستوں کو نہیں بلا رہے مطلب نہیں بلا رہے۔۔"

"اوزرا مٹھی ہو میں تمہاری نہیں اپنے بھائی کی شادی پر اپنے دوستوں کو بلا رہا ہوں تمہارا بس نکاح ہو رہا ہے"

علی بھی فل تپا تھا۔

"میں بھی دیکھتی ہوں وہ شیرو، مٹھو اور وہ ٹینڈا کیسے آتے میری شادی میں"

"تمہاری وہ ٹینا، مینا، نیلی پیلی وہ بھی تو آ رہی نا شادی پر تو میرے دوستوں سے کیوں مرچیں لگ رہی تمہیں"

"ہاں تو میری شادی ہے نا جب تمہاری ہوئی تم بھی بلا لینا۔۔"

"آہ۔۔ آہ۔۔ ظالم کیسا طنز مارا ہے لاجواب کر دیا ہے، میری دکھتی رگ پر پاؤں رکھ دیا تو نے، آہ۔ وہ کیا کہتے ہیں ہمیں تو اپنوں نے لوٹا غیروں میں کہاں دم تھا"

"بس ڈرامے نہیں کرو زیادہ تم اب نکلو یہاں سے فشل کرنے دو مجھے"

"بیٹا مجھے پتا ہے ضرور تمہاری دوستوں نے ہی منع کیا ہو گا کہ میرے دوست شادی پر نا آئیں پر وہ آئیں گے اور ڈنکے کی چوٹ پر آئیں گے جو کرنا ہے کر لو۔۔"

علی جاتے جاتے دروازے پر رکا تھا اور یہ فلائنگ جو تا لگا تھا اسے نہیں دروازے کو کیونکہ وہ اسکے ارادے بھانپتا بھاگ چکا تھا۔

"ہیلو بیوٹیفل لیڈیز کیا ہو رہا ہے ادھر؟" علی اب ملیحہ اور گل بیگم کے پاس باہر آ کر بیٹھا تھا جو مختلف قسم کے شاپنگ بیگز سامنے رکھے ان میں سے مختلف چیزیں نکال رہی تھی۔

"آ گئے تم مٹر گشتی کر کے۔۔"

گل بیگم نے طنز کیا تھا۔

"مٹر گشتی کس کے ساتھ کروں گا ماما جان آپکے بیٹے ساتھ کوئی سیٹ ہی نہیں ہوتی۔۔"

علی کافی دکھ سے بولا تھا۔۔

"علی یار تم۔۔"

ملیحہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی وہ آج ہنسی تھی اور اسکی ہنسی کی جلترنگ نے عالیہان کے قدم فریز کیے تھے

۔

"شرم تو نہیں آتی تمہیں ایسی باتیں کرتے ہوئے۔۔"

گل بیگم نے پاس پڑا کشن اسے مارا تھا جو وہ جلدی سے کیچ کر گیا تھا۔

"شرم تم کو مگر زرا نہیں آتی۔۔"

عالہان شعر بولتا ملیحہ ساتھ ہی بیٹھا تھا اپنا بازو صوفے پر رکھتے اسے اپنے حصاد میں لیا تھا۔۔

ملیحہ کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔

"آپکا بڑا بیٹا اور بہو تو ہر جگہ رومینس کرتے پائے جاتے ہیں اور میں غریب بات بھی نا کروں۔۔"

علی اتنی معصومیت سے بولا تھا کہ عالہان اور گل بیگم بے ساختہ ہنس پڑے تھے۔

جب کہ ملیحہ نے اپنا سرخ چہرہ چھپانے کے لئے شاپنگ بیگ میں جھکا لیا تھا۔

وہ نامحسوس طریقے سے اس سے تھوڑا دور ہوئی تھی۔۔

"کچھ ڈھونڈ رہی ہو ملی کیا گم ہو گیا ہے؟"

علی مسکراہٹ ضبط کرتا بولا تھا۔

"ن۔۔ نہیں تا۔۔ تو کچھ نہیں گم ہوا۔۔"

عالیہان نے بہت غور سے اسے دیکھا تھا۔

"اچھا ویسے مبارک ہو تمہیں"

"ک۔کس چیز کی مبارک "

"تمہیں وہ مل گیا نا اسکی مبارک۔۔"

علی کی سنجیدگی ہنوز قائم تھی

"کون مل گیا؟"

"جو گم ہوا تھا۔۔"

"ہاں جو گم ہوا وہ تو مل گیا تمہیں۔۔"

علی کی بات پر سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

"ک۔کیا گم ہوا تھا میرا؟"

وہ تو روہانسی ہو گئی تھی اب۔

"تمہارا شوہر گم ہوا تھا نا چار سال پہلے ابھی پرسو تمہیں واپس مل گیا نا اسکی مبارک باد، اب اسی خوشی میں اچھی سی چائے بنا کر لائیں بھابھی جان"

علی کے کہنے پر اس نے ایک دم عالہان کی طرف دیکھا تھا جس نے ایک آنکھ دبائی تھی۔۔

اسکی یہ حرکت گل بیگم نے دیکھی تھی جو اب مسکراہٹ چھپانے کی کوشش میں تھی۔

"نہیں تنگ کرو یار اپنی بھابھی کو" عالہان نے مضنوعی غصہ دکھایا تھا۔

اچھا اور جو چار سال آپ نے تنگ کیا اسے اس پر کیا خیال ہے آپکا۔۔

علی بھی ویسے ہی بولا تھا۔

""تو میں اب ساری زندگی ان چار سالوں کا ازالہ بھی تو کروں گا"

"اور وہ کیسے کریں گے آپ؟"

"جیسے اب کر رہا ہوں"

عالہان کی شوخی ہنوز برقرار تھی۔

"ہاں پیار کرنا پڑے گا وہ بھی بہت زیادہ بھئی میری لاڈلی بیٹی ہے"

گل بیگم پیار سے بولی تھی۔

""اسکی آپ فکر ہی نا کریں پیار میں تو بھائی نے ایم فل کیا ہوا کیوں بھائی؟"

علی کی باتیں ختم ہی نہیں ہو رہی تھیں اور اب تو وہ اب بھی مل کر اسے تنگ کر رہے تھے۔

"سارے ہی پاگل ہیں"

وہ بڑبڑاتی وہاں سے اٹھی تھی۔ لیکن وہ خوش تھی، دل میں کہیں جو ڈر تھا وہ اب آہستہ آہستہ دور ہو رہا تھا۔

"بھابھی جان رکیئے تو کہاں جا رہی آپ؟"

'آپ کے لیے چائے لینے جا رہی ہو دیور جی۔۔۔"

ملی کافی تپ کر بولی تھی اور حال ایک دفعہ پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

محبت نے اپنا آپ منوا لیا تھا اس گھر میں خوشیاں لوٹ آئی تھی کبھی کبھی خوشیاں ہمارے دروازے پر ہی کھڑی ہوتی ہیں بس ہم دروازہ کھولنے میں تاخیر کر دیتے ہیں ہم اپنے غموں میں اتنا مصروف ہوتے ہیں انکو خود پر اتنا حاوی کر لیتے ہیں کہ خوشیاں ہمیں نظر ہی نہیں آتی حالانکہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہوتی ہے تو کیا ہر غم کے بعد خوشی نہیں ہو سکتی؟

کل سے ملیحہ سے اسکی کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی ظالم سماج اور اسکی یہ ظالم رسمیں۔

"یہ کہاں لکھا ہے کہ دولہن کو نکاح کے بعد بھی مایوں بٹھایا جائے میں نے تو کہا تھا سیدھا ولیمہ کرتے ہیں لیکن نہیں میری اس گھر میں سنتا ہی کون ہے"

عالہان شام کے وقت گھر آیا تھا اور فل تپا ہوا تھا۔

"برخوداد چار سال وہ آپکی نظروں کے سامنے ہی رہی ہے تب تو یہ اتنا بے چین نہیں ہوئے آپ۔۔"

گل بیگم نے ہنستے ہوئے طنز کیا تھا۔۔

"ماما کیا آپ مجھ پر طنز کرنا بند نہیں کر سکتی جو ہو گیا ہے وہ میں بدل تو نہیں سکتا۔"

عالہان کا لہجہ دکھ بھرا تھا۔

"میں بس مزاق کر رہی تھی عالی"

"کلثوم کافی کدھر ہے میری تمہیں پتا ہے نا گھر آتے ہی مجھے کافی چاہیے ہوتی"

وہ اب کلثوم پر بھڑکا تھا۔۔

"س۔۔ سر وہ مج۔۔ مجھے لگا ملیحہ بیبی بنائے گی روز وہی بناتی ہیں۔۔"

کلثوم سر جھکاتی بولی تھی جس پر سیڑھیوں سے اترتے علی کا قہقہ بے ساختہ تھا جبکہ عالہان کا میٹر اور شارٹ ہوا تھا

۔

"تم کس خوشی میں اتنی کھی کھی کر رہے ہو کوئی اور کام نہیں تمہیں؟"

"ارے ارے مجھ غریب پر کیوں غصہ کر رہے ہیں آپ میرا کیا قصور ہے؟"

علی معصومیت کے ریکارڈ توڑتا اسے اور تپا گیا تھا۔

"نینا کہاں ہے؟"

وہ اب گل بیگم کی طرف گھوما تھا۔

"وہ تو ہادی ساتھ گئی ہے شاپنگ پر"

"واہ جن کا نکاح نہیں ہوا وہ کھلے عام گھوم رہے اور جن بیچاروں کا چار سال سے نکاح ہوا ہے وہ ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی۔۔۔"

علی کی چلتی زبان کو بریک لگا تھا کیونکہ عالہان کی سرخ آنکھیں اسی پر تھی۔

"میں تو بس۔ ہمدردی میں۔۔"

"سر کافی۔۔"

کلثوم نے بھاپ اڑاتا کافی کا مگ اسکے سامنے کیا تھا۔

"بھاڑ میں جائے کافی۔۔"

وہ اب غصے سے سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔

گل بیگم اور علی ایک دوسرے کی طرف دیکھتے شرارت سے کندھے اچکا گئے تھے۔

'صاحب کو کیا ہوا جی؟"

"کچھ نہیں ہوا صاحب کو بس زرا دماغ گھوما ہوا ہے انکا۔۔"

علی نے کلثوم سے کافی کا مگ لیا تھا۔

"وہ کیوں جی؟"

"وہ اس لئے کہ کل سے انکی ہونے والی بیوی سے ملنا ممنوع ہو گیا ہے اور اب وہ کل ہی مل سکیں گے مہندی پر ۔۔"

علی آرام سے کافی کے گھونٹ بھرتا صوفے پر بیٹھا تھا۔

"کافی کس نے بنائی؟"

"ملیحہ آجاؤ کچن سے باہر اب چلے گئے آپکے مزاجی خدا۔۔"

علی کافی کا گھونٹ بھرتے ہی سمجھ گیا تھا یہ کس نے بنائی ہے۔

ملیحہ تو شرم کے مارے مشکل سے کچن سے باہر آئی تھی جہاں علی اسے معنی خیز نظروں سے گھور رہا تھا۔

"آپکے ہونے والے وہ تو بڑے اتاولے ہو رہے ملنے کو کہو تو ملاقات کروادوں۔۔۔"

علی نے شرارت سے ایک آنکھ دبائی تھی۔۔

"خالہ۔۔"

"ارے نہیں کرو تنگ اسے علی۔۔"

گل بیگم نے اسکے منموہنے چہرے پر نظریں گاڑی تھی دو دن سے جیسے وہ پرانی ملیحہ بن گئی تھی۔

عالیہان کا نرم لہجہ، اسکا پیار سب اسکی آنکھوں میں نظر آتا تھا، ہر وقت چہرے پر چھائی لالی، مسکراتے لب جگنو کی مانند روشن آنکھیں۔۔

گل بیگم نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری تھی۔

"اللہ تمہیں ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھے میری دل سے دعا ہے"

گل بیگم نم لہجے میں بولی تھی۔

"آئی لو یو خالہ جانی"

وہ بھی نم آنکھوں سے انکے گلے کا ہار بنی تھی۔

"کاش آج ماما بابا بھی ہوتے۔۔"

آنسو خاموشی سے پلکوں سے اترے تھے۔

"ارے لیڈیز میں بھی ہوں یہاں مجھے بھی لگاؤ گلے۔۔"

علی شرارت سے بولتا دھڑام انکے گلے لگا تھا، کھڑکی سے یہ منظر عالیہان نے بھی دیکھا تھا۔۔

"تو مس از مجھ سے چھپنے کی کوششوں میں ہیں چلیے دیکھ لیتے ہیں کب تک چھپے گی آپ۔۔"

ایک شرارتی مسکراہٹ لبوں پر آئی تھی۔

"رات کے گیارہ بجے کوئی چپکے سے ملحیہ کے کمرے میں آیا تھا، پورا کمرہ روشن تھا، وہ کبھی بھی لائٹ آف کر کے نہیں سوتی تھی۔

کھڑکیوں کے پردے برابر تھے۔

عالہان آفریدی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے قریب آکر بیڈ پر بیٹھا تھا۔

لمبے سلکی براون بال اسکی کمر پر بکھرے پڑے تھے، دودھیا رنگت، بند آنکھیں۔

پر سکون معصومیت بھرا چہرہ، عالہان نے آرام سے اسکے چہرے پر آئے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے ہٹایا تھا۔

وہ اس سے بے خبر سو رہی تھی۔

کتنا پر سکون چہرہ تھا اسکا۔

عالہان اسکے کان کے قریب جھکا تھا ہلکی ہلکی بیرڈ کی چبھن سے وہ نیں نند میں بے آرام ہوئی تھی۔

"ملیحہ"

اسکی نرم رس گھولتی آواز اسکے بہت قریب تھی۔

"عالہان"

نیند میں ہی اسکا نام لیتی وہ کروٹ بدل گئی تھی۔

اگر دنیا کا کوئی خوبصورت لمحہ تھا تو وہ یہی تھا وہ نیند میں بھی اسے محسوس کر سکتی تھی، پہلی دفعہ اسکا نام ملیحہ لبوں پر آیا تھا۔

وہ ہڑبڑاتی آنکھیں کھول گئی تھی پر کمرے میں تو کوئی موجود نہیں تھا، وہ لمبے لمبے سانس لیتی خود کو نارمل کر رہی تھی، سائیڈ ٹیبل پر پانی کا جگ خالی پڑا تھا وہ آرام سے جگ اٹھاتی کمرے سے باہر نکلی تھی ہر بڑھتے قدم کے ساتھ کوئی آس پاس محسوس ہوا تھا۔

کسی کی خوشبو سے اسکی سانسیں مہک رہی تھی، پورے کمرے میں کلون کی خوشبو تھی۔۔

"عا۔۔عالیہان"

لبوں پر اسکا ہی نام آیا تھا۔۔

اسے ڈھونڈنے کے لئے ادھر ادھر دیکھا تھا پر وہ تو کہیں بھی نہیں تھا، دل نے اسے ایک بار دیکھنے کی تمنا کی تھی

۔۔

پتا نہیں یہ بے چینی کیوں تھی؟

پورا ہفتہ ہو گیا تھا عالیہان کا ڈر اسکے دل سے آہستہ آہستہ ختم ہو رہا تھا محبت کے رنگوں نے دل میں ڈیرا جمایا تھا۔

منہ بولتے جزبات اب چہرے سے عیاں ہونے لگے تھے۔

کل سے اسے نہیں دیکھا تھا،وہ کتنا غصہ ہو رہے تھے میں نظر نہیں آئی تو مطلب وہ بھی میرے سے پیار؟

ایک شرمیلی سی مسکراہٹ لبوں کو چھو کر گزری تھی کچن کی ساری لائٹس آن تھی۔

اس نے جگ ٹیبل پر رکھا ہی تھا کہ کسی نے جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا تھا اس سے پہلے کہ وہ چینختی مقابل نے سختی سے اسکے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا تھا۔سامنے وہی تو تھا۔۔

عالہان آفریدی لوز سی ٹی شرٹ پہنے،رف سے بال جو ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔داڑھی کے نیچے سختی سے بھینچے ہوئے ہونٹ،آنکھوں میں سرخی دوڑ رہی تھیں،پل میں اسکی ساری ہمت جواب دے گئی تھی۔۔

وہ غصے میں تھا پر کیوں۔؟گرفت سخت تھی،آنکھوں میں آنسو آئے تھے عالہان نے اپنا ہاتھ ہٹایا تھا۔۔

وہ گہرا سانس لیتی دو قدم پیچھے ہوئی تھی پر پیچھے تو شیلف تھی۔۔

خالا نے کہا تھا مہندی سے پہلے اسکے سامنے نہیں آنا،پر اب تو وہ پھنس چکی تھی ایک طرف سے اس نے کھسکنے کی کوشش کی تھی پر مقابل نے شیلف کی دونوں طرف ہاتھ رکھ کر کوشش ناکام بنائی تھی۔۔

"کہاں تھی تم کل سے؟"

لہجہ قطعاً نرم نہیں تھا۔

"و۔۔و۔وہ"

"ہکلائے بغیر بتاو؟"

اسکے چہرے پر آئی لٹوں سے کھیلتا وہ شریر ہوا تھا۔

"م۔۔میں۔۔"

مقابل نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اسکی قربت میں کچھ منہ سے نکلے تب نا۔۔

"میں ا۔۔اپنے کمرے میں تھی۔۔"

پوری ہمت جمع کر کے اس نے جواب دیا تھا۔

"میرے لئے کافی کیوں نہیں بنائی؟"

اسکی ناک کو چھوتا وہ اب اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

"بنائی تو تھی آپ نے پی ہی نہیں"

نجانے کیسے لبوں سے بات پھسلی تھی۔

"اسکا مطلب تم میری آواز سن سکتی تھی پھر بھی تم کچن سے باہر نہیں آئی ہینا۔۔"

"می۔۔میں کچن م۔۔میں نہیں"

"جھوٹ سے سخت نفرت ہے مجھے ملیحہ عالیہان آفریدی۔۔"

وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔

ملیحہ نے زور سے اپنی آنکھیں مینچی تھی شاید وہ ماضی کا حوالہ دے رہا تھا۔

وہی غصہ وہی سرخ آنکھیں جو اسے خوف میں مبتلا کرتی تھی، رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئ تھی۔۔

"۔۔ا۔۔ایم۔۔۔سو۔۔سوری۔۔"

"تم اسکے علاوہ کچھ نہیں بول سکتی کیا؟"

لہجہ بدلا تھا گرفت نرم پڑی تھی۔۔

"س۔۔سچ بولتی تو آپ غصہ کرتے۔۔"

وہ نم چہرہ جھکا گئ تھی۔

"غلط سچ بولتی تو پیار کرتا نا جھوٹ تمہیں پتا ہے سخت ناپسند مجھے"

عالیہان نے ٹھوڑی سے اسکا چہرہ اوپر کیا تھا۔۔

وہ کچھ بولنے کے بجائے اپنے لبوں کو سختی سے کچل گئی تھی۔

“Stop hurting my things Mrs”..

اسکے لبوں کو آزاد کرواتا وہ سختی سے بولا تھا۔

ملحیہ کے چہرے پر ہزاروں رنگ بکھرے تھے، کیا تھا وہ شخص

"پل میں تولہ پل میں ماشہ"

"مجھے کافی بنا کر دو۔۔"

ایک حکم آیا تھا۔

"اس وقت۔۔"

وہ حیرانگی سے آنکھیں بڑی کرتی بولی تھی۔

"کیوں اس وقت کافی نہیں پی جا سکتی کیا؟'

مقابل جیسے بھرا بیٹھا تھا۔

"می۔۔میرا۔۔و۔۔وہ مطلب نہیں تھا۔۔"

اس نے جلدی سے صفائی دی تھی۔

"جو بھی مطلب تھا، مجھے کافی چاہیے۔۔"

وہ سخت لہجے میں بولتا چیئر گھسیٹ کر بیٹھا تھا۔

وہ کافی کے لئے کیٹل میں پانی ڈالتی چولہے پر رکھ گئی تھی۔۔

"کھانا گرم کر دو پہلے۔۔"

ایک اور حکم آیا تھا۔

وہ جلدی سے فریج کھول گئی تھی پر اندر تو کچھ بھی کھانے لائق نہیں تھا۔

"جلدی کرو مجھے بھوک لگ رہی۔۔"

وہ جھنجلا کر بولا تھا۔

"و۔۔وہ۔۔ک۔۔۔کھ۔۔کھانات۔۔تو وہ۔۔ہے ہی نہیں۔۔"

"تو بنالو؟"

اسے اگنور کرتا وہ موبائل کھول کر بیٹھ گیا تھا۔

"اس وقت کیا بناؤں؟"

اپنی انگلیوں کو مسلتے وہ تیزی سے بولی تھی۔

"کیا اس وقت اس وقت لگا رکھی ہے ابھی ساڑھے گیارہ ہی ہوئے ہیں پہلے بھی تو تم ہی اس وقت کھانا دیتی نا مجھے ؟"

وہ طنز کے تیر چلاتا سخت لہجے میں بولا تھا۔۔

"میں بس پ۔۔پوچھ رہی تھی کیا بناؤں؟"

اس نے صفائی پیش کی تھی وہ اسے کیا بتاتی نوڈلز کے علاوہ اسے بنانا ہی کچھ نہیں آتا تھا۔۔

خالا نے اسے کبھی کسی کام کو ہاتھ ہی نہیں لگانے دیا تھا۔

"چکن کڑھائی، بریانی اور میٹھے میں کھیر"

وہ خاصے آرام سے بولا تھا۔

حیرت کی زیادتی سے اسکی گہری آنکھیں اور بڑی ہوئی تھی۔۔

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو بناؤنا" عالہان نے فون سے نظریں ہٹائی تھی۔

"مجھے ی۔۔یہ نہیں بنانا آتا۔۔"

لبوں کو کچلتے وہ بامشکل بولی تھی۔

"کیا؟"

وہ غصے سے چیخنا ہی تو تھا، خوف سے وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔

یہ رویہ سمجھنے سے وہ قاصر تھی۔

"رونے کے علاوہ آتا کیا ہے تمہیں؟"

اسکے آنسوؤں کو دیکھتا وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔

"مجھے نوڈلز اور کافی بنانی آتی ہے"

ناچاہتے ہوئے بھی وہ غصے سے بولی تھی وہ کب سے اسکی بے عزتی کئے جا رہا تھا۔

اسکی معصومیت پر وہ اش اش ہی کر اٹھا تھا

"اسکے علاوہ کیا بنا لیتی آپ۔۔؟"

وہ اسکے قریب آیا تھا۔

"چائے بھی بنالیتی میں"

"اور؟"

ایک آخری قدم اٹھاتا وہ فاصلہ ختم کر گیا تھا۔

"ا۔۔اور۔۔"

وہ اب سوچ میں پڑ گئی تھی اسکے علاوہ کیا آتا تھا اسے۔

"فرائی ایگ۔۔۔"

وہ خوشی سے بولی تھی۔

پھر تو انڈا ابھی ابائل کر لیتی ہو گی تم؟

"ہاں ہاں وہ بھی۔۔"

وہ خوشی سے بولی تھی۔

"پر مجھے تو ان سب میں سے ایک چیز بھی نہیں پسند۔۔"

اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ جانچتی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔

"نوڈلز بھی نہیں"

معصومیت ہی معصومیت اسکے چہرے پر رکساں تھی۔

عالہان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"پر وہ بہت اچھے ہوتے ہیں بہت مزے کے آپ کھائیں گے تو آپ کو بھی لگیں گے نا"

وہ اسے نوڈلز کے فائدے بتا رہی تھی

عالہان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

آنکھیں مسلسل اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی، نائٹ ڈریس پہنے چھوٹی سی کھلی ٹی شرٹ اور ہم رنگ ٹراوذر لمبے بال جو جوڑے میں قید تھے۔

شرارتی لٹیں چہرے کا طواف کر رہی تھی جن سے وہ تنگ آئی ہوئی تھی وہ بھول گئی تھی وہ اسکے اتنے قریب کھڑا ہے۔۔

فلحال تو وہ بس اسکی بھوک مٹانے کی فکر میں تھی۔

"میں انڈہ بنا دیتی ہوں وہ تو بہت"

"مجھے کچھ بھی نہیں کھانا اب کچھ آتا ہی نہیں تمہیں تو؟ تو اس گھر میں کیا کر رہی ہو تم؟"

عالہان کی سرد مہری اسکی آنکھوں سے واضح تھی۔۔

"عا۔۔لی۔"

"بس اب ایک اور لفظ نہیں چلو میرے ساتھ"

اسکا ہاتھ عالہان کی جارہانہ گرفت میں آیا تھا۔

"آپ۔۔ کہاں لے کر۔۔ جا۔۔۔ر۔۔رہے ہیں مجھے چھ۔۔ چھوڑئے۔۔۔"

وہ گھسیٹتے ہوئے اسکے ساتھ جا رہی تھی۔۔

رونا اسکا شروع ہو چکا تھا۔

"اب میری جان تمہاری غلطی کی سزا بھی تو دینی ہے نا تمہیں۔۔"

عالہان ریلکس موڈ میں بولا تھا۔

"ک۔۔ک۔۔ کیسی سزا؟"

وہ رونے لگ پڑی تھی، خوف کی ایک لہر تو تب پورے جسم میں گئی تھی جب وہ اسے فل اندھیرے میں گھر کے لان میں لا چکا تھا۔

اسکا ہاتھ نرمی سے چھوڑ تا وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا، آج چاند بھی آسمان پر موجود کہیں بادلوں میں چھپ گیا تھا، شدید قسم کے اندھیرے سے اسکا جسم کانپا تھا۔۔

"ا۔۔ایسا۔۔ن۔۔ نہیں کریں پلیز۔۔ا۔۔ایم۔ایم۔ایم سوری عا۔۔عالہان۔۔مجھے چھوڑ کر مت جائیں ۔۔م۔میں سیکھوں گی۔۔ک۔۔کھانا بنانا پلیز۔۔"

وہ اسے اپنے سے دور جاتا دیکھ چلائی تھی اندھیرے کے باعث وہ کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھی۔۔

"ع۔۔عالی"

وہ بے بسی سے رو پڑی تھی، اتنی تزلیل اتنا خوف تھا اس پر اس اندھیرے کا، وہ اپنے کسی خوف سے چھٹکارا کیوں نہیں پا سکتی تھی۔۔؟

عالہان بدل گیا تھا پھر سے وہ سب جھوٹ تھا

"م۔۔ماما"

وہ اندھیرے میں ہی اندر کی طرف بھاگی تھی پر پاؤں سے کوئی پتھر ٹکرایا تھا اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی کسی کی مظبوط باہوں کے حصار نے اسے تھاما تھا۔۔

جانی پہنچانی کلون کی خوشبو سے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

"آئی۔۔ایم سوری عالی۔۔"

اس نے سختی سے اسکے گرد اپنے نازک بازوؤں کا حصار باندھا تھا۔۔

آنسو عالہان کی شرٹ کو بگھو رہے تھے وہ خوف سے کانپ رہی تھی، عالہان کو خود پر ڈھیروں غصہ آیا تھا۔

"پل۔پلیز مجھے س۔۔سز۔۔سزان۔۔نا۔۔دیں ناسوری کرر۔۔۔رہی۔۔میں۔۔کھاناب۔۔بنا۔۔نا۔۔"

وہ ہچکیوں کے درمیان مشکل سے بول رہی تھی۔

جب ایک دم لان روشنیوں سے جگمگایا تھا، پھولوں کی نرم پتیاں انکے چہرے پر گری تھی۔۔

ملیحہ نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔۔

Happy birthday meri jan ...

عالہان نے اسکے کانوں میں ہلکی سے سرگوشی کی تھی، وہ ہونقوں کی طرح منہ کھولے آس پاس دیکھ رہی تھی۔

پورے لان میں لائٹینگ تھی، وہ جدھر کھڑی ہوئی تھی وہ سارا راستہ پھولوں کا سجا ہوا تھا۔۔

سامنے ہی علی، گل بیگم، ہادی یہاں تک کے نینا کھڑے تھے ہاتھوں میں ڈھیر سارے غبارے لیے۔۔

گل بیگم نے اسکا فیورٹ چاکلیٹ کیک ہاتھوں میں پکڑا ہوا تھا۔

"اگر آپ دونوں کا رومینس ختم ہو گیا ہو تو کیا ہم سب بھی آپکو سالگرہ کی مبارک باد دے سکتے ہیں؟"

علی نے نیند سے بھرپور ایک انگڑائی لی تھی۔۔

ملیحہ جو عالیہان سے چپکی کھڑی تھی جلدی سے اس سے دور ہوئی تھی۔

"ملی اب اتنا بھی دور ہونے کو نہیں بولا تھا ہم نے"

ہادی نے انکے فاصلے پر چوٹ کی تھی۔

وہ کچھ شرم اور غصے سے عالیہان کی طرف دیکھ رہی تھی، آنکھوں میں واضح سوال تھا کہ ایسے کوئی سیپرائز دیتا کیا ۔۔؟

"ایم سوری میری جان میرا تمہیں ہرٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، لیکن یہ جو علی کا بچہ نا اس نے یہ سب فضول آئیڈیا دیا۔۔"

عالیہان نے اپنا ایک کان پکڑا تھا۔۔

"استغفر اللہ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا بہن، پہلے خود ہی کہا کہ آئیڈیا دو کیسے سرپرائز دینا یہ تو وہ بات ہوئی نا نیکی کر دریا میں ڈال۔۔"

علی کمر پر ہاتھ رکھتا عورتوں کی طرح بولا تھا۔

"میرے خیال سے اگر تمہارا ہو گیا ہو تو ہمیں ملی کو وش کرنا چاہیے۔۔"

ہادی شاید علی کی ایکٹینگ سے بور ہو گیا تھا۔۔

Happy birthday meri bchi

گل بیگم پیار سے بولتی اسکے گلے لگی تھی۔

Happy birthday churail ..

علی نے آکر اسکے بال بگاڑے تھے، ملیحہ نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا صاف ناراضگی ظاہر کی تھی۔

Happy birthday gurya

ہادی کے اتنے پیار سے بولنے پر اسکی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔

ان چار سالوں میں آج پہلی دفعہ اس گھر میں اسکی سالگرہ منائی گئی تھی۔

Why are you standing there nena come here and wish your sister in law ..

ہادی نے نینا کو بھی گھسیٹا تھا۔۔

Happy birthday

بغیر کسی مسکراہٹ سے نینا احسان کرنے والے انداز میں بولی تھی اور اندر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

Where are you going Nena come here lets cut the cake..

"مجھے بہت نیند آرہی ہے ہادی تم لوگ مناؤ سالگرہ کی خوشیاں، میں جھوٹی خوشیاں نہیں مناتی۔۔۔"

کیا نفرت تھی نینا کی آنکھوں میں اسکے لیے ایک آنسو اسکی پلکوں سے خاموشی سے اترا تھا جسے ہادی اور نینا نے بہت غور سے دیکھا تھا۔۔

اب کیک کٹ کرو یار پیٹ میں چوہے ناچ رہے میرے، علی نے دہائی دی تھی۔

"ہاں اور جو ابھی پورا پیزا کھا کر آیا اسکا کیا؟"

ہادی نے اسے کڑی نظروں سے گھورا تھا۔۔

"آدھا گھنٹہ ہو گیا وہ کھائے ہوئے میرے بھائی، اتنا کام کیا ہے بھوک تو لگے گی نا۔۔"

وہ کیک کو للچائی نظروں سے گھورتا بولا تھا۔۔

"چلو بھئی مس از کیک کاٹو۔۔"

عالہان نے اسکے ہاتھوں میں چھری پکڑائی تھی، اس سے پہلے کہ وہ کینڈلز بجھاتی علی چیخا تھا۔۔

"ہایے اللہ کیا ہوا؟ "

ملیحہ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ارے پہلے دعا تو مانگو اللہ سے اپنا گفٹ۔۔"

علی نے جیسے اسکی عقل پر ماتم کیا تھا۔

اس نے ایک نظر اپنے ساتھ کھڑے عالہان کو دیکھا تھا، پھر آسمان کی طرف دیکھ کر ایک منٹ دعا مانگی تھی لب بہت آہستہ سے ہلے تھے۔۔

عالہان جانتا تھا وہ کیا دعا مانگ رہی ہے پتا نہیں کیوں اسکی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

چاند بادلوں سے باہر نکلا تھا۔۔

“Happy birthday to you ...happy birthday to you ...happy birthday dear Maleha”..

تالیوں کی گونج اس کے کینڈلز بجھاتے ہی اٹھی تھی۔۔

کیک کا چھوٹا سا پیس اس نے گل بیگم کے منہ میں ڈالہ تھا پھر علی اور پھر ہادی

لیکن عالہان کو دیکھتے ہی وہ ٹکرا اینچے رکھ گئی تھی صاف ناراضگی ظاہر کی تھی۔

عالہان اسکی حرکت پر ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایا تھا اب وہ غصہ کرنے لگی تھی،

وہ واپس پرانے جیسی ملیحہ بن رہی تھی اور یہ ہی تو وہ چاہتا تھا۔

"چلو یہ بیلونز اڑاؤں"

اب ہادی اور علی نے اسے فائر بیلونز پکڑائے تو وہ بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔

وہ غباروں کو ہوا میں بھیج چکی تھی آہستہ آہستہ غبارے اوپر جا رہے تھے وہ انھیں دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ پتا ہی نہیں چلا سب لوگ واپس جا چکے تھے سوائے ایک شخص کے۔

"علی وہ گم ہو گئے۔۔"

غبارے اوپر جاتے اب نظر نہیں آرہے تھے وہ کچھ افسردگی سے بولتی پیچھے مڑی تھی لیکن سامنے بس عالیان ہی تھا۔

وہ غصے سے اسے دیکھتی آگے بڑھنے لگی تھی جب کلائی اسکی گرفت میں آئی تھی قدموں کے ساتھ اسکی سانسیں بھی رکی تھی۔

"کیا ناراض ہو؟"

نرمی سے پوچھا گیا تھا۔

وہ خاموش رہی بس سر جھکا گئی تھی۔

"یہ سب اس علی کا پلین تھا اس نے کہا میں تمہیں مصروف رکھوں بس اسی لیے ایم سوری یار "

"مجھے آپ سے خوف آنے لگا ہے اب؟"

ملیحہ کی بات پر وہ حیران ہوا تھا

"کیسا خوف؟"

"آپکے بدل جانے کا خوف۔۔"

کیا الفاظ تھے عالہان کچھ پل کے لئے حیران ہوا تھا۔

'ا۔۔ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔"

کسی گہری کھائی سے آواز آئی تھی۔

"جس دن ایسا ہوا نا اس دن ملیحہ عالہان آفریدی ٹوٹ جائے گی، بہت مشکل سے اپنے بکھرے وجود کو سنبھالا ہے، یاد رکھئے گا میرے پاس اب کھونے کو کچھ نہیں بچا۔۔"

وہ پتا نہیں یہ سب کیوں بول گئی تھی۔

شاید وہ ڈر گئی تھی اسے لگا تھا عالہان اسے سچ میں گھر سے نکال دے گا

پھر وہ کہاں جائے گی؟

چھت نا ہونے کا خوف تو سب سے زیادہ تھا۔

عالہان بغیر کچھ بولے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔

تو پھر زیادہ ازیت ناک کیا ہے

خواب ٹوٹنا، یا مان ٹوٹنا؟

مان ٹوٹنا

"پلیز ملی میرا ارادہ تمہیں ہرٹ کرنے کا نہیں تھا، ایم سوری یار"

"آپ سوری نہیں کریں بار بار اٹس اوکے"

وہ اس سے دور ہوتی بینچ پر بیٹھی تھی سردیوں کی ٹھنڈی شام، اسے ٹھنڈ محسوس ہوئی تھی۔

"اندر چلتے ہیں باہر سردی بڑھ رہی ہے"

عالہان اسکے سردی کی وجہ سے تھر تھر کانپتے وجود کو دیکھ کر بولا تھا۔

"مجھے سردی اچھی لگتی ہے۔۔"

"آپکو پتا ہے میں ماما بابا سے بہت ضد کرتی تھی آئس کریم کھانے کی وہ بھی سخت سردی میں، دھند تو مجھے بہت پسند تھی، ٹھنڈی ہوا نرم گھاس اور اس پر ننگے پاؤں چلنا، تاروں سے بھرا آسمان۔۔"

وہ بند آنکھوں سے جیسے سردی کو محسوس کر رہی تھی۔

"پھر کیا تمہاری ماما تمہاری خواہش پوری کرتی تھی۔۔"

عالیان اسکے قریب بیٹھا تھا۔

" کبھی بھی نہیں کیونکہ میں بیمار بہت جلد ہو جاتی تھی، پر بابا وہ مجھے چھپ چھپ کر آئس کریم کھلوا دیتے تھے لیکن بعد میں جب مجھے فلو لگ جاتا تھا تو میرے سے ڈبل انھیں ڈانٹ پڑتی تھی۔۔"

وہ ہنستے ہنستے رو پڑی تھی۔۔

"ملیحہ۔۔۔"

"دیکھیے آج خواہش پوری ہو گئی میری میں سردی انجوائے کر رہی پر ماما بابا"

وہ سسکی تھی۔

"پتا ہے ہر سال میری بہت بڑی برڈے پارٹی ہوا کرتی تھی، بابا ہر دفعہ سب سے پہلے مجھے وش کرتے تھے اور اسی بات پر ماما کا ان سے جھگڑا ہوتا تھا کہ دونوں کو ساتھ مل کر وش کرنا چاہیے۔۔"

"پتا ہے ہر سال میں اپنی برتھڈے کے آنے سے پہلے ہی اتنا شور مچاتی تھی یہاں تک کے ہمارے گھر کے چوکیدار کو بھی میری سالگرہ یاد رہتی تھی۔۔"

وہ ہنسی تھی پر اس ہنسی میں دکھ کا عنصر زیادہ تھا۔

"لیکن اب مجھے اپنی سالگرہ یاد نہیں رہتی مجھے آج بھی یاد نہیں تھی مجھے کوئی تاریخ یاد نہیں رہتی، جب سے وہ دونوں گئے ہیں ملیحہ اکیلی ہو گئی، میری کوئی دوست نہیں ہے انھوں نے وعدہ کیا تھا وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے، پھر۔۔وہ ک۔۔کیوں چلے گیے۔م۔۔مجھے۔اکیلا چھوڑ کر۔۔۔کاش وہ واپس آسکتے۔۔۔وہ ایک دفعہ واپس آجائیں، میں ان کی ساری باتیں مانوں گی ماما کو تنگ بھی نہیں کروں گی عالی کیا اللہ تعالی انھیں واپس نہیں بھیج سکتے۔۔"

وہ نم چہرہ اسکی طرف اٹھاتی ایک امید سے پوچھ رہی تھی۔

عالیان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

کتنے درد میں تھی وہ، لیکن وہ اس درد کا مداوا نہیں کر سکتا تھا۔

کوئی تسلی کام نہیں آسکتی تھی لیکن وہ اسکا یہ دکھ سمجھ سکتا تھا کیونکہ اس نے بھی اپنے باپ کو کھویا تھا وہ پہلی چوٹ تھی جو اسکے دل پر لگی تھی اور وہ چوٹ اب تک اتنی ہی تازہ تھی جتنی چار سال پہلے۔

"آئس کریم کھانے چلو گی؟"

"ایسے۔۔"

اس نے اپنے حلیے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"کوئی بات نہیں تم گاڑی میں ہی بیٹھی رہنا"

وہ اسکے آنسو صاف کرتا بولا تھا۔

"ویسے اس حلیے میں تم کب س میرے دل پر بجلیاں گرا رہی ہو؟"

وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتا گاڑی سٹارٹ کر گیا تھا۔

ملحیہ اسکی نظروں کی تاپ نالا کر کھڑکی کی طرف منہ کر گئی تھی آج پتا نہیں کتنے عرصے بعد وہ گھر سے باہر نکلی تھی لیکن اس کے دل میں کوئی خوف نہیں تھا وہ خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی اس نے ایک نظر آسمان پر ڈالی تھی، تاروں سے بھرا آسمان۔

"بابا میرا شہزادہ آگیا میری حفاظت کرنے لیکن شہزادی اب بھی آپکی کمی محسوس کرتی ہے"

Δ_____Δ_____Δ

ہر طرف ڈھولک کی آوازیں اور مہندی کے گانوں کی گونج تھی۔

ان سب میں علی ساری لڑکیوں کے درمیان سر فرہست بیٹھا نظر آرہا تھا، جب کہ شرمائی گھبرائی سی ملیحہ سٹیج پر بیٹھی ہوئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد عالیان کوئی نا کوئی ایسی بات کر کے اسے شرمانے پر مجبور کر دیتا تھا۔

ہادی بھی نینا ساتھ خوشی سے تقریب میں چھایا ہوا تھا۔۔

"ارے علی ادھر آؤ یار کیا کر رہے ہو تم۔۔"

ہادی اسے گھسیٹ کر باہر لایا تھا۔

"یار کیا ہے تمہیں اچھی خاصی لڑکی پھنس رہی تھی"

"شرم کرو بھائی کی شادی میں کیوں یہ چھچھوڑی حرکتیں کر رہے ہو تم کب سے عالی تمہیں گھور رہا۔۔"

ہادی نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی تھی۔

"بھائی بھی نا کبھی میری سیٹینگ نہیں ہونے دیں گے۔۔"

"تو نے کنوارہ ہی مرنا ہے میرے بھائی اب چل جا کر کھانے کا انتظام دیکھتے"

"نہیں مجھے نائلہ پاس جانا ہے۔۔"

"اب یہ نائلہ کون ہے یار؟"

ہادی سخت قسم کا جھنجلایا تھا۔

"ارے تمہیں نائلہ کا نہیں پتا"

علی نے بات میں تجسس پیدا کیا تھا۔

"میری کونسا سالی لگتی جو مجھے پتا ہو گا؟"

"ارے یہ نائلہ وہ ہی ہے وہ اس کی بہن اور اسکی دوست"

"کیوں دماغ خراب کر رہا ہے میرا آسان لفظوں میں بتا۔۔۔"

ہادی نے اب اسکے پیٹ میں ایک مکا مارا تھا۔

"کیا کر رہا ہے؟ اسکی ماں دیکھ رہی کیا ایمپریشن پڑے گا اسکی ماں پر اپنے ہونے والے جوائی کا"

"تو جا کر مر جا مجھے نہیں تجھ سے کچھ پوچھنا تو جا اس کے پاس جو اسکی دوست اور اسکی ماں ہے"

ہادی غصے سے آگے بڑھا تھا۔

"ارے ارے تو تو غصہ کر گیا رک بتاتا ہوں تجھے، وہ جو نیلی ہے نا وہ شینی کی بہن ہے اور وہ دونوں نینا کی دوستیں ہیں"

"اور یہ نیلی شینی کون ہیں؟"

ہادی کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"ارے بٹ دماغ کے بندے، نیلی نائلہ ہے اور شینی شبانہ"

علی نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔

اب کی بار ہادی نے تہہ دل سے اس پر لعنت بھیجی تھی اور سٹیج کی طرف بڑھا تھا فلحال وہ اس پر اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتا تھا۔

جبکہ علی دوبارہ اپنی نیلی شینی کے پاس پہنچ چکا تھا۔

"کل سے تم اوفیشل مس ازعالہان آفریدی کہلاؤں گی"

اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالتا وہ ایک آنکھ دبا کر بولا تھا۔

ملیحہ نے جلدی سے نظریں آس پاس گھمائی تھی۔

"کوئی نہیں دیکھ رہا میری جان۔۔"

اس کے چہرے پر آئی لالی کو دیکھتا وہ پھر سے شرارت کر گیا تھا۔

اب کی بار ملیحہ نے اپنے نیلز اس کے ہاتھ میں گاڑے تھے۔۔

"آہ۔۔۔"

"کیا ہوا عالی بچے؟"

"ک۔۔کچھ نہیں ماما بس ایسے ہی"

سب کی نظریں خود پر محسوس کر تا وہ کنفیوز ہوا تھا۔

"تو چینخے کس خوشی میں تم؟"

ہادی کی طرف سے سوال آیا تھا۔

جبکہ ملیحہ تو ایسے نظریں جھکائیں بیٹھی تھی جیسے وہ وہاں پر موجود ہی نہیں۔

"میرا دل کر رہا تھا چینخنے پر اور کچھ۔۔"

عالہان کچھ تپ کر بولا تھا جس پر ملیحہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی جسے عالہان نے بہت غور سے دیکھا تھا۔

"مسکرا لو جتنا مسکرانا ہے کل سے میرے اچھے دن شروع ہیں۔۔"

عالہان کی دھمکی کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوا تھا الٹا وہ اور مسکرائی تھی۔

"خالہ جانی میں تھک گئی ہوں بہت سر درد کر رہا میرا۔۔"

"جاؤ نینا اندر لے جاؤ بھابھی کو اور تم لوگ بھی اب بس کرو ناچ گانا۔۔"

گل بیگم نے علی لوگوں کو جھڑکا تھا۔

"ویسے پیاری لگ رہی ہو تم ملی "

نینا کے تعریف کرنے پر ملحیہ نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو کیا میرا تعریف کرنا تمہیں اچھا نہیں لگا؟"

"ا۔۔ایسی بات نہیں ہے آپی میں بس"

""""ماضی میں جو کچھ ہوا میں نہیں جانتی میں وہ کبھی بھول سکوں گی یا نہیں لیکن تم اب میری بھابھی ہو، بابا کے جانے کے بعد میں سب سے زیادہ عالیہان بھائی سے پیار کرتی ہوں مجھے انکے فیصلے پر دکھ ہوا تھا مجھے لگتا تھا کہ انھیں تم سے شادی نہیں کرنی چاہیئے پر اب انکی آنکھوں میں میں نے تمہاری محبت دیکھی ہے میں تمہیں قبول کرو یا نا کرو اس سے فرق نہیں پڑتا کیونکہ شاید تم بھائی کی محبت ہو اللہ میرے بھائی کو تمہارے ساتھ خوش رکھے "

ملحیہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس سے کیسے برتاؤ کرے کیونکہ آج تک ان میں بس تکرار ہی ہوتی آئی تھی وہ بھی نینا کی طرف سے اسکی بچپن کی دوست جو اسے چھوٹی بہنوں کی طرح چاہتی تھی وہ تو گم ہو چکی تھی شاید چار سال پہلے اس نے اپنے ماں باپ کے ساتھ نینا کو بھی کھو دیا تھا۔

"زیادہ نہیں سوچو جو ہو گیا ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا اب تم میری بھابھی ہو میرے لئے قابل احترام"

ملحیہ کے دل میں سوال آیا تھا کہ وہ تو چار سال سے اسکی بھابھی ہی پھر اب یہ بدلاؤ کیوں؟

"اللہ تمہیں خوش رکھے، چلتی ہوں۔۔"

نینا اسے کمرے میں حیران پریشان چھوڑ کر جا چکی تھی۔

"اللہ کیا یہ نینا آپی ہی تھی۔۔اس کا مطلب میری دعائیں قبول ہو گئی"

"جی مس از آپ کی ساری دعائیں قبول ہو گئی۔۔"

عالہان کی آواز اسکے پیچھے سے آئی تھی، وہ حیرت کی زیادتی سے آنکھیں بڑی کرتی گھومی تھی۔

ملیحہ کے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں نمودار ہوئی تھی۔

"تم گھبرا کیوں رہی ہو؟"

"م۔م۔۔میں ت۔۔۔ت۔۔تو نہ نہیں گھبرا رہی"

"تو پھر یہ پسینہ کیوں آرہا ہے تمہیں؟"

عالہان نے اسکے ماتھے پر آئی ننھی بوندوں کو ہاتھوں سے چنا تھا۔

"و۔۔وہ گ۔۔گرمی۔کی وجہ سے۔۔'

"ٹھنڈ میں بھی تمہیں گرمی لگ رہی ہے"

عالہان نے اسکے ماتھے پر سجی چمبیلی اور گلاب کی بنی بندیا کو چھیڑا تھا۔

"آ۔۔پ یہ۔۔یہاں کیوں آئے ہیں۔؟"

“Good question very good question and the answer is for romance”

اسکی جانب جھک کر وہ کچھ شوخی اور شرارت سے بولا تھا۔

"باہر تو بہت چہک رہی تھی آپ،اب یہاں آکر بولتی کیوں بند ہو گئی"

وہ بالکل اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لایا تھا۔

ایک اور سوال۔۔

جان لیوا لہجہ ملیحہ کو لگا تھا اب وہ نیچے ہی گر جائے گی۔۔

"ک۔۔کوئی دیکھ ل۔۔لے گا۔۔"

اپنی دونوں آنکھوں کو میچتی وہ بامشکل بولی تھی۔

"ت۔۔تو د۔۔دیکھ لے۔۔"

"پلیز عالہان۔۔۔"

نازک نرم ہاتھ عالہان کے لبوں پر آیا تھا۔

اور وقت جیسے رک سا گیا تھا، چٹیا سے باہر آتی بالوں کی شریر لٹیں جو اسکے چہرے پر بوسہ دے رہی تھی، اسکے وجود سے پھولوں کی اٹھتی مہک، گہری نم آنکھوں میں کچھ غصہ اور کچھ شرم سے چھائی چہرے پر سرخی۔

آج ملیحہ کی آنکھوں میں عالہان کی محبت کے رنگ تھے۔

یہ ہمت اس نے پہلی دفعہ کی تھی وہ اسکے اتنے نزدیک تھی اسکا حسن جان لیوا تھا ایک پل لگا تھا اور جیسے عالہان افریدی فریز ہو گیا تھا۔

دل کی دھڑکنوں نے شور مچایا تھا، منہ بولتے جزبات چہرے سے عیاں ہونے لگے تھے۔

وہ بنا کسی پل کی دیر کئے اس سے دور ہٹا تھا اور کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔

ملیحہ ایک بار پھر سے اس کے رویے سے الجھی تھی۔

"شاید ناراض ہو گئے مجھ سے "نازک دل اسکی ناراضگی سے بھی تو گھبراتا تھا۔

Δ_____Δ_____Δ

آج کی رات سب پر ہی بھاری تھی۔

آج کس کمبخت کو نیند آنی تھی، مستقبل کے ہزاراوں سہانے خواب آنکھوں میں بسائے وہ بستر پر کروٹیں بدل بدل کر تھک گئی تھی۔

کئی وسوسے سے تھے دل میں کہ کہیں یہ سب خواب تو نہیں نینا بھی بدل گئی تھی عالیہان کی بڑھتی شرارتیں، کیا وہ ان سب کے قابل تھی۔۔؟

اگر کبھی ماضی اس کے سامنے آگیا تو؟ اسکا ماضی اسکا حال خراب کر دے گا۔

کسی کی آواز گہرے کنویں سے آئی تھی۔

بہت مشکل سے اسے نیند آئی تھی۔

"لٹل گرل تم بہت پیاری ہو کیا میں تمہیں پیار کر سکتا ہوں؟""

"ن۔۔۔ نہیں۔۔م۔۔م۔۔ماما۔۔"

آوازیں اسکے قریب آ رہی تھی۔

"کوئی تمہیں بچانے نہیں آئے گا، میرے قریب آؤ لٹل گرل"

"ع۔۔ع۔۔عال۔عالہان"

"ایک دن تمہیں میں اپنا بنا کر چھوڑوں گا "

سایہ اسکے نزدیک سے نزدیک تر آ رہا تھا۔

" پلی۔۔پلیزم۔۔مج۔۔مجھے مت مارو"

نازک کانپتے وجود کی خوف سے سہمی ہوئی آواز آئی تھی۔

"تمہیں نہیں ماروں گا تمہیں تو پیار کروں گا میں۔۔"

اسکے بھاری ہاتھ اسے اپنے پیٹ پر رینگتے محسوس ہوئے تھے۔۔

"د۔۔د۔۔دور ر۔۔۔رہو مجھ سے۔۔"

مقابل کے ہاتھوں نے اسکی کمر کو اپنی جارہانہ گرفت میں لیا تھا اور اسکی گردن میں اپنے دانت گاڑے تھے۔

"م۔۔ما۔۔ماما۔۔۔"

اپنا پورا زور لگا کر اس نے اپنے اوپر پڑتے بھاری وزن کو دھکیلنا چاہا تھا۔

خاموش بالکل خاموش۔۔

مقابل نے اسکا منہ ہاتھوں میں لیا تھا، اسے لگا تھا اسکا جبڑہ ٹوٹ جائے گا، جان تو اس وقت نکلی تھی جب اس نے بازوؤں سے شرٹ پھاڑی تھی۔۔

"ماما۔۔۔"

خوف سے ایک چیخ بلند ہوئی تھی۔

سایہ کہیں بھی نہیں تھا۔۔

آنکھیں کھلی تھی تو پورا کمرہ روشنی میں تھا۔۔

ساری آوازیں آنا بند ہوئی تھی آیت الکرسی کا ورد کانپتے لبوں سے جاری ہوا تھا۔

دور کہیں سے موزن کی آواز گونجی تھی۔

"اللہ اکبر"

"اللہ اکبر"

جیسے کوئی دلاسہ ہو۔۔

"اللہ سب سے بڑا ہے۔۔"

"اللہ سب سے بڑا ہے "

وضو کرتے کرتے جیسے جیسے پانی چہرے پر پڑ رہا تھا،ڈر بھی کم ہو تا جا رہا تھا۔

وہ فجر کی نماز کے لئے کھڑی ہوئی تھی۔ سجدے میں گئ تھی تو لگا تھا اب اٹھنا مشکل ہے۔۔

"بے شک نماز ہمارے سارے خوف سارے ڈر دور کر دیتی ہے نماز اللہ تعالی کی قربت کا سب سے بہترین زریعہ ہے۔۔"

"یا اللہ تو جانتا ہے میں قصوروار نہیں ہوں، یا اللہ مجھے ان گناہوں کی س۔۔۔ سزا مت دینا جو مجھ سے سرزرد نہیں ہوئے"

"اے۔میرے۔۔پا۔۔پاک رب۔۔۔م۔۔مجھے اپ۔۔اپنی پ۔۔پناہ میں۔۔۔لے لو۔۔یا اللہ۔۔"

اب آنسوؤں کا دامن بہہ نکلا تھا۔۔

وہ تو خاموش آنسوؤں کی زبان بھی سمجھتا ہے، پتا نہیں کتنی دیر وہ سجدے میں روتی رہی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے سیکریٹ کیپر ہوتے ہیں انکے پاس ہمارے سارے راز محفوظ ہوتے ہیں اللہ سے بہتر کوئی راز دار نہیں ہوتا

ہم کیا ہیں؟ ہمارا ماضی کیسا تھا؟ یہ سب اللہ کو پتا ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں ہمارے راز پوشیدہ رکھتے ہیں لیکن انسان وہ کسی کا بھرم نہیں رکھتے، وہ ہمیں ہماری ماضی میں کی گئی غلطیوں پر باتیں سناتے ہیں ہمارے رازوں کو دنیا کے سامنے ایک الگ ہی انداز میں پیش کرتے ہیں انسان بہت بڑا خیانت دار ہے اس لئے انسانوں سے ڈرنا چاہیے ملیحہ بھی کچھ ایسے ہی انسانوں سے ڈرتی تھی لیکن اسے یقین تھا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہیں وہ اس کے راز پوشیدہ رکھے گے جیسے اب تک رکھتے آئے ہیں۔

اپنے گرد شال لپیٹتی وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ باہر لان میں آئی تھی، دسمبر کی سرد ہواؤں نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔

دھند کے باعث مشکل سے گھر کا گیٹ نظر آرہا تھا پر باہر سے گھر جیسے روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔ ہر طرف لائٹنگ اور گہری خاموشی۔

پاؤں کو جوتوں سے آزاد کر کے ملیحہ نے گھاس پر پڑے شبنم کے قطروں پر اپنا پاؤں رکھا تھا۔

ٹھنڈ کی ایک لہر اسکے جسم میں دوڑی تھی۔

آنکھیں بند کر کے اس نے دسمبر کی اس سرد صبح کو محسوس کیا تھا۔

اچانک اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے اس نے آنکھیں کھولی تھی۔۔

اوپر کھڑکی سے عالیہان آنکھوں میں الجھن اور پریشانی لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

پریشانی کے بادل دونوں کے چہرے پر نظر آرہے تھے۔۔

وہ دونوں اپنی ہی سوچوں میں الجھے ہوئے تھے۔

ایک خاموش آنسو ملیحہ کی آنکھوں سے نیچے گرا تھا وہ نظریں چرا گئی تھی۔

پتا نہیں اس سے نظریں ملانا آج اتنا مشکل کیوں تھا؟

عالہان کھڑکی کے پردے برابر کرتا بیڈ پر گرا تھا۔

ملیحہ نے دوبارہ نظریں اوپر اٹھائی تھی پر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔

پتا نہیں کیوں آج کی صبح اتنی اداس تھی۔

میری صدا بھی کمال تھی تیرا تکلم کمال تر تھا

جو میں نے پوچھا ملو گے کب تم جواب مبہم کمال تر تھا

جو اس نے آنگن میں پاؤں رکھا شرم سے جھکتی نظر اٹھائی

زرا سا ٹھہرا، زرا سا جھجکا، وہ سارا عالم کمال تر تھا

فضا میں خوشبو تھی بھینی بھینی، جو اس جیسے نشے میں سارے

جو گھر کا آنگن تھا خوب روشن تو دل کا موسم کمال تر تھا

وہ شرمگیں سی ہنسی لبوں کی، وہ چوڑیاں وہ سنگھار تیرا

نشیلی آنکھیں وہ پیاری باتیں، وہ لہجہ مدہم کمال تر تھا

الگ تھا منظر وصال رات کا عجب ہی رنگ میں تھے جسم و جان بھی
وہ تال جزبوں کی کچھ الگ تھی وہ حال رقصم کمال تر تھا

"بہت بہت مبارک ہو گڑیا اللہ تمہیں ہمشہ خوش رکھے۔۔"

عالہان نے عقیدت سے دولہن بنی نینا کے سر پر بوسہ دیا تھا، سب کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔

کسی کے نا ہونے کی، اور وہاں ایک شخص ایسا بیٹھا تھا جو سب کو انکا قصوروار سمجھ رہا تھا۔

"بھائی۔ب۔۔با۔۔با۔بابا"

ناچاہتے ہوئے بھی نینا اپنے بھائی کے گلے ملتی رو دی تھی۔۔

کتنے خواب دیکھے تھے اسکے بابا نے اسکی شادی کے، کتنا ارمان تھا انھیں نینا کو دولہن بنے دیکھنے کا آج نینا کی زندگی کا سب سے بڑا دن تھا اور اس دن میں جہاں ہر لڑکی کا خواب ہوتا ہے کہ اسکا باپ اسکا بادشاہ اسکا ہاتھ اسکے شہزادے کو پکڑائے وہاں نینا کا بھی یہی خواب تھا۔

"تم ایسے روؤں گی تو انھیں دکھ ہو گا نینا، وہ ایک بہترین جگہ پر ہیں اور ہمیں دیکھ رہے ہیں۔۔"

عالہان نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا تھا۔۔

"وہ کمزور نہیں پڑ سکتا تھا ایک مرد کو کمزور ہونا بھی نہیں چاہیے"

"بھئی ہٹو بھی مجھ سے بھی مل لو چھپکلی مجھے پتا ہے آج تم سال بعد نہائی ہو گی۔۔"

علی نے نینا کو گلے لگایا تھا اور نینا نے بھی ایک مکا اسکی کمر میں مارا تھا۔

آج ہادی اور نینا کا نکاح تھا اور عالہان ملیحہ کا ولیمہ۔

"بہت مبارک ہو ہادی اب تم بھی بیوی والے ہو گئے ہو"

علی کے مبارباد دینے پر سب ہی ہنس پڑے تھے۔

"خیر مبارک خیر مبارک۔۔"

"ویسے چھپکلی میں نے یہ تمہارے شوہر محترم کی ساری جھوٹی مٹھائی کھا دی ہے اب میری شادی دینا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی "

"فرسٹ آف آل چھپکلی ہو گی تمہاری بیوی اور تم خود سڑے ہوئے مینڈک اور دوسری بات جتنی تم نے مٹھائی ٹھونسی ہے اس حساب سے تمہاری شادی تو خیر نہیں البتہ تمیں شوگر ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی"

نینا گھونگھٹ اٹھا کر فل بھڑکی تھی

"استغفر اللہ استغفر اللہ کیسی لمبی زبان ہے دولہن کی، کیا زمانہ آگیا ہے؟ بھئی ہمارے زمانے میں تو دولہنیں نظریں تک نہیں اٹھاتی تھی بات کرنا تو بہت دور کی بات ہے"

علی میں کسی پرانی عورت کی روح آچکی تھی اور وہاں پر بیٹھے سب لوگ ہی ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے سوائے ایک شخص کے جس نے خود پر آج سنجیدگی کا لبادہ اوڑا ہوا تھا اور وہ تھا عالیہان آفریدی۔۔

"ماما سنبھالیں اپنے اس شیطان کو نہیں تو میں نے اسکی زبان کاٹ دینی"

"ریلکس مس از سب لوگ دیکھ رہے ابھی اندر جا کر میں سیٹ کر لیتا اسے"

ہادی نے اپنی سر پھری بیوی کو دلاسہ دیا تھا۔

"تم کیا سیٹ کرو گے کب سے وہ تمہاری بیوی کی بے عزتی کر رہا اور تم ہنس رہے۔۔"

نینا کا پارہ اس پر بھی چڑھا تھا۔

"اوہو بیگم غصہ ہو رہی ہیں ہادی یار تم"

"علی اگر اب تم نے بکواس بند نا کی تو میں نے سٹیج سے دھکا دے دینا تمہیں۔۔"

ہادی مصنوعی غصے سے بولا تھا۔

"آہ میں تو ڈر گیا جیجا جی"

علی نے باقاعدہ دل پر ہاتھ رکھ کر ڈرنے کی اداکاری کی تھی۔

"سالے"

"ہادی تم میرے بھائی کو گالی نکال رہے ہو"

نینا نے ہادی کو گھورا تھا۔

"ارے بیگم سالا کہہ رہا ہوں میں اسے رشتے سے مخاطب کر رہا ہو سچی" ہادی تو اپنی بیگم کے بدلتے رویوں پر ہی حیران پریشان تھا۔

میں جورو کا غلام بن کے رہوں گا۔۔

میں جورو کا غلام بن کے رہوں گا۔۔

"علی بس کر دو اب ختم کرو ٹائم کافی ہو گیا ہے"

"ہاں ہاں پتا ہے اپنی بیوی سے ملنے کے لئے اتاولے ہو رہے آپ"

علی کہاں باز آنے والا تھا اپنی باتوں سے۔۔

"موسم پہلے ہی بہت خراب ہو رہا ہے علی"

"ہاں بارش بھی کسی وقت ہو سکتی ہے بند کرو یہ سب اندر ملیحہ بھی عالیہان کا انتظار کر رہی ہو گی چلو نینا"

گل بیگم نے سب کو اپنے اپنے کمروں میں جانے کی ہدایت کی تھی اور نینا کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

۔۔

"چلو میں بھی چلتا ہوں۔۔"

"کہاں چل دیے بیٹھو تو سہی۔۔"

ہادی نے عالیہان کو زبردستی اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔ا

"بس کر اور کتنا گھورے گا بھائی چلی گئی وہ۔۔"

علی نے ہادی کے نظرون کے تعاقب میں دیکھا تھا۔

"اب تو وہ میری بیوی بن گئی ہے میں دیکھوں نا دیکھوں تمہیں کیا ہے؟"

"اوئے بیوی نہیں منکوحہ ہے تیری۔۔"

علی نے اسے کچھ یاد دلایا تھا۔

"بیٹا اصل بات یہ ہے کہ تو سڑ رہا کہ میرا نکاح ہو گیا، عالیہان کی شادی ہو گئی اور تو بیچارہ چیچیچچ"

"دیکھ لیں عالیہان بھائی ایسے ہوتے ہیں اپنے یہ میرے زخموں پر نمک چھڑک رہا۔۔۔"

علی نے دہائی دی تھی۔

"میں تو تیرے زخموں پر کالی مرچیں اور سرخ مرچیں بھی چھڑکوں گا سالے صاحب"

ہادی نے عالیہان کو دیکھ کر صاحب ساتھ لگایا تھا۔

"ہمیں تو اپنوں نے لوٹا غیروں میں کہاں دم تھا

ہماری کشتی وہاں ڈوبی جہاں پانی کم تھا۔۔"

علی نے آج پہلی دفعہ زندگی میں کوئی ٹھیک شعر پڑھا تھا۔۔

"تم لوگ یہاں سے دفعہ ہونے کا کیا لو گے بتاؤ مجھے"

عالہان انکی چالاکیاں سمجھ رہا تھا وہ صرف اور صرف اس کا وقت برباد کر رہے تھے۔

" بھائی قسم سے میرا تو دل کر رہا آج آپ کے پاس ہی سو جاؤں۔۔"

علی نے انگڑائی لی تھی۔

"نہیں میرا ایسا کوئی دل نہیں کر رہا" عالہان نے جان چھڑائی تھی۔

"ہاں یار چلو آج تینوں بھائی مل کر شطرنج کھیلتے ہیں۔۔"

ہادی نے بھی ایک آنکھ دبائی تھی۔

"تم لوگ دفعہ کیوں نہیں ہو جاتے مجھے میرے روم میں جانا ہے"

"کیوں جانا ہے روم میں چلو باہر چلتے دیکھو بارش ہو رہی ہے آئس کریم کھا کر آتے ہیں"

"میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہے اور تم دونوں جاؤ ایک دوسرے ساتھ مل کر آئس کریم کھاؤ اور بارش انجوائے کرو۔۔"

عالہان بول کر وہاں رکا نہیں تھا فوراً اپنے روم میں آ کر روم کو لاک کیا تھا جبکہ پیچھے ان دونوں کو چھت پھاڑ قہقہ سن کر ملیحہ بھی کانپی تھی۔

پورے کمرے میں چمبیلی اور گلاب کے پھولوں کی مسحور کن خوشبو نے ایک رومانوی ماحول پیدا کیا ہوا تھا۔
کمرے سے لے کر بیڈ تک جانے والا راستہ پھولوں سے سجا ہوا تھا، ہر طرف کینڈلز جل رہی تھی موم بتیوں کی مدہم روشنی میں بیڈ پر بیٹھی ملیحہ آسمان سے اتری ہوئی حور معلوم ہوتی تھی، گرے کلر کی فل کام والی میکسی میں ،ڈائمنڈ کا ہلکا پھلکا سیٹ زیب تن کئے، بالوں کا سائڈ جوڑا بنایا تھا جس سے کچھ شریر لٹیں نکل کر چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔

جیسے لڑکیاں اسے بیڈ پر بٹھا کر گئی تھی وہ اسی جگہ پر سیم پوزیشن میں چاروں طرف اپنی میکسی پھلائے بیٹھی تھی۔

عالہان آفریدی کا ہر اٹھتا قدم ملیحہ کی دھڑکن بڑھا رہا تھا، دل میں اسکی محبت کے ہزاروں رنگ تھے، آنکھوں میں عالہان کی محبت کا ایک ٹھاٹھے مارتا سمندر تھا، جھکی آنکھوں کی پلکوں میں لرزش واضح تھی۔

دل جانے کیوں گھبرا رہا تھا، آج باہر برسنے والی بارش کا ڈر خوف بھی غائب ہو گیا تھا۔

دل تو جیسے کسی بھی وقت اچھل کر حلق میں آنے کو بے تاب تھا، ملیحہ کی ہتھیلیاں بھیگی تھی، نجانے وہ کیا کہے گا؟

عالہان نے اپنے قدموں کو موڑا تھا چہرے پر سنجیدگی کے آثار تھے یہ وہ عالہان نہیں تھا جو باہر نظر آ رہا تھا۔

وہ پریشان ہوئی تھی۔

وہ الماری کی طرف بڑھا تھا۔

عالہان الماری سے اپنا نائٹ ڈریس نکالتا واش روم میں چلا گیا تھا۔

ملیحہ نے ایک پل کے لئے نظریں اٹھا کر واش روم کے بند دروازے کو دیکھا تھا۔

دسمبر کی رات لمبی ہوتی جا رہی تھی ایک بج گیا تھا، کمرے میں اگر ہیٹر نا ہوتا تو اس وقت ملیحہ بھی فریز ہو چکی ہوتی۔

عالہان ٹھیک دس منٹ بعد گرم پانی سے شاور لے کر باہر نکلا تھا۔

"اٹھو یہاں سے"

"ج۔۔جی "

"میں نے کہا اٹھو یہاں سے"

عالہان کا لہجہ سرد اور کڑک تھا۔

"م۔۔میں۔۔س۔ سمجھی نہیں"

"چھوٹی سی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہی میں نے کہا اٹھو یہاں سے اور دفعہ ہو جاؤ۔۔"

عالہان بولا نہیں دھاڑا تھا، ملیحہ بت بنی اسے دیکھ رہی تھی، جب عالہان نے اسکی نازک کلائی کو اپنی جارحانہ گرفت میں لیا تھا، کانچ کی ساری چوڑیاں چھن سے ٹوٹی تھی اور ملیحہ کے ہاتھوں میں پیوست ہو گئی تھی۔

"ایک بار کہی ہوئی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی نا۔۔"

عالہان نے ایک جھٹکے سے اسے زمین پر پٹکا تھا، بھاری دوبٹہ بیڈ سے اٹک کر پھٹ گیا تھا، بال جوڑے سے باہر آئے تھے، نازک بدن میں درد اٹھا تھا پر وہ سب سمجھنے سے قاصر تھی۔۔

عالہان تھک کر بیڈ پر بیٹھا تھا۔

"عا۔عالہان۔۔۔۔"

اپنی پوری ہمت سے وہ بامشکل بولی تھی۔

"نام بھی مت لینا میرا اپنی گندی زبان سے"

عالہان نے پاس پڑا شو پیس پوری قوت سے نیچے پھینکا تھا۔

ملیحہ کی روح فنا ہوئی تھی، یہ کیا ہو رہا تھا، اس سے کیا غلطی ہو گئی، کہیں وہ مہندی والی رات کی وجہ سے تو نہیں ناراض؟

وہ کچھ بھی غلط نہیں سوچنا چاہتی تھی اپنی پوری ہمت اکٹھی کرتی وہ وہاں سے اٹھی تھی اور عالہان کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔

عالہان نے اسکے وجود سے بامشکل نظریں چرائی تھی۔

"ک۔۔کیو۔کیوں کر رہے ہیں آپ یہ سب؟"

"تم نے بھی تو یہی کیا تھا ملیحہ ملک" عالہان کے لہجے میں کوئی شناسائی نہیں تھی۔

"م۔۔میں۔۔نے۔؟"

"ہاں تم نے"

"تمیں کیا لگا کہ میں اتنی آسانی سے تمہیں معاف کر دوں گا؟"

"آ۔۔آپ۔۔مزاق ک۔۔کر۔۔رہے ہیں نا؟"

ملیحہ کی بات پر عالہان کا قہقہ گونجا تھا۔

ملیحہ حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ کیوں ہنس رہا تھا یقیننا وہ مزاق کر رہا ہو گا۔

"م۔۔میں ن۔۔نے کہا تھا آپ مزاق کر۔۔رہے ہیں آپ ن۔۔۔نے ڈرا دیا مجھے"

"کیا تمہیں لگتا ہے میں تم سے مزاق کروں گا"

عالہان نے بہت پیار سے اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔

"آپ۔۔۔"

"تمہیں کیا لگا تمہارے ان مگرمچھ کے آنسوؤں سے میں متاثر ہو کر سب کچھ بھول جاؤں گا۔۔"

عالہان نے ایک جھٹکے سے اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں لیا تھا، باہر بادل زور سے گرجے تھے، لیکن آج ان کے گرجنے سے زیادہ اسے عالہان سے ڈر لگ رہا تھا۔

"عال۔۔عالہان۔۔میں"

"قاتل ہو تم میری خوشیوں کی، میرے باپ کو مارا ہے تم نے، آج میری بہن کی زندگی کا اتنا بڑا دن تھا اس دن کے کتنے خواب دیکھے تھے بابا نے" عالہان کی آنکھوں سے ایک آنسو گرا تھا۔

"میری بہن آج سارا دن روتی رہی پتا ہے کس کی وجہ سے"

عالہان کی گرفت میں سختی آئی تھی۔

"ع۔۔عالہا۔ن"

"تمہاری وجہ سے روتی رہی وہ کیونکہ تم نے ہمارے باپ کو مارا ہے ایک ہنستا بستہ گھر تم نے اپنے مفاد کے لیے تباہ کر دیا، بولو نا اب چپ کیوں ہو گئی ہو، کوئی جواب نہیں نا تمہارے پاس"

عالہان نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا کانچ کا ٹکرا اسکے بازو میں پیوست ہوا تھا۔

پر پتا نہیں درد کیوں نہیں ہو رہا تھا باہر اب بجلی کڑک رہی تھی بارش کے برسنے میں تیزی آئی تھی۔

ملیحہ کو لگا تھا وہ بجلیاں اسکے وجود پر گر رہی ہی ہیں۔۔"ک۔۔کی۔۔کیا و۔۔وہ سب ڈرامہ تھا"؟

ملیحہ کے سوال میں پتا نہیں کیسا درد تھا ایک پل کو عالہان کو لگا تھا وہ غلط کر رہا ہے۔

اس کے چہرے پر چھائی معصومیت، اسکی آنکھوں میں پتا نہیں کتنا مان تھا اور وہ مان آج ٹوٹ جانا تھا۔

"ہاں سب ڈرامہ تھا"

اس نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھی دل میں کہیں درد اٹھا تھا۔

ناقابل بیان درد

وہ بے یقینی کے عالم میں دولہن بنی اسے دیکھ رہی تھی واقع اس نے بہت اچھا تحفہ دیا تھا اسے۔

ایسا تحفہ جو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"کیسی لگی تمہیں میری اداکاری۔۔؟

"اب پتا چلا تمہیں مان ٹوٹنے کا درد، بھروسہ ٹوٹنے کا درد، پتا چلا تمہیں؟"

ملیحہ کو لگا تھا اب وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گی۔

سارا مان بھرم چھن سے ٹوٹا تھا، دل کئی ٹکرے ہوا تھا، اسکی جان کیوں نہیں نکل گئی۔

"ایسا ہی مان تھا مجھے تم پر کہ تم انکار کر دو گی اس بے مطلب کے نکاح سے، ایسا ہی مان تھا میرے باپ کو مجھ پر کہ میں انکا سر کبھی شرمندگی سے جھکنے نہیں دوں گا، ایسا ہی مان تھا میری محبت کو مجھ پر کہ میں اس سے کبھی بے وفائی نہیں کروں گا، ایسا ہی مان تھا میری بہن کو مجھ پر کہ میں سب ٹھیک کر دوں گا لیکن تمہاری وجہ سے ملیحہ سب کے مان ٹوٹ گئے، میں سب کی نظروں سے گر گیا، میرا باپ مجھ سے روٹھ گیا، میری محبت مجھ سے چھن گئی۔۔"

وہ ستائس سالہ مرد گھٹنوں میں سر دیتا رو دیا تھا۔

"آ۔۔ آئی۔۔۔ ا۔۔ یم۔۔۔ س۔۔ سوری۔۔"

وہ ہمت کرتی اپنا کانپتا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا تھا۔

"تمہارے سوری بولنے سے سب ٹھیک نہیں ہو جائے گا تم بزدل ہو ایک سفاک اور ظالم لڑکی"

"تمہاری ماں بھی ایسی ہی تھی بزدل اسی لئے تمیں میری ماں کے حوالے کر گئی۔۔"

عالہان نے جھٹکے سے اسکی کلائی مڑوڑی تھی۔

'آہ۔۔"

"تو پھر کیوں طلاق نہیں دے دی مجھے یہ سب ڈرامہ کیوں کیا شادی کا بولئے مجھے طلاق دے کر تو آپ کا بدلہ پورا ہو سکتا تھا نا میں اس گھر سے نکل جاتی اس دنیا میں اکیلی رہ جاتی تو اور کیا چاہیے تھا آپکو۔۔۔؟"

وہ اپنی پوری قوت سے چیخی تھی۔

"یہ سب کر کے تمہارا دل نہیں بھرا تو تم میری بہن کی زندگی برباد کرنے چلی تھی، میرں ماں تمہاری وجہ سے اپنی اولاد کی خوشیوں کا قتل کرنے چلی تھی، اگر میں تمہیں طلاق دے دیتا تو پتا ہے کیا ہوتا؟ میری ماں تمہاری شادی ہادی سے کروا دیتی۔۔۔"

ایک اور بمب تھا جو ملیحہ کے وجود پر گرا تھا اسے لگا تھا اب وہ کبھی اٹھ نہیں پائے گی۔

"تمہارا کیا ہے تم تو کر لیتی اس سے نکاح

اپنے فائدے کے لیے تم کسی بھی حد سے گزر سکتی ہو، پر تمہاری وجہ سے اپنی بہن کی خوشیاں برباد ہونے نہیں دے سکتا تھا میں، تمہارے جتنا نہیں گر سکتا میں کہ اپنے سکون کی خاطر اپنی بہن کا سکون تباہ کر دوں، لیکن اب تم روز اس جہنم میں جلو گی

میں تم پر زندگی اتنی تنگ کر دوں گا کہ تم مجھ سے موت کی بھیک مانگو گی"

وہ پتھر دل تھا وہ موم نہیں ہو سکتا تھا۔

"عال۔۔عالہان پلیز کہہ دیں یہ مذاق ہے آپ میرے ساتھ یہ سب نہیں کر سکتے آپ اتنے سنگدل نہیں ہو سکتے، خدارا بول دیں کہ یہ سب جھوٹ ہے"

ملیحہ کی تڑپتی آواز نے اسکے قدموں میں زنجیر ڈالی تھی۔۔

وہ رو رہی تھی اسکا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔

"پلیز عال عالہان۔۔۔م۔۔۔میرے پاس۔۔صرف آپ ہیں۔۔م۔۔مر جاؤں گی"ملیحہ مشکل سے کھڑی ہوئی تھی، اپنے کانپتے ہاتھوں سے عالہان کے گرد حصار باندھا تھا۔

اسکے آنسوؤں سے عالہان کی شرٹ گیلی ہو رہی تھی۔

ملیحہ کا معصوم چہرہ۔

اسکے ناختم ہونے والے آنسو اور یہ درد بھرا لہجہ۔

عالہان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"میرے لئے ملیحہ ملک کا وجود کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔۔"

عالہان نے اسکا مظبوط حصار غصے سے توڑا تھا اور بغیر اس سے نظر ملائے کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔ملیحہ دروازے کی طرف بھاگی تھی پر وہ باہر سے بند ہو گیا تھا۔

"پلیز۔۔۔عا۔۔ل۔۔۔عالہان

مت۔۔۔کریں۔۔ایسے"

"عالی۔۔"

ہچکیوں سے اب بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔

وہ وہی دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی تھی،زہن مائوف ہو رہا تھا،زہن کے پردوں میں عالہان کے ساتھ گزرے پل کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔

"میں نے اپنی زندگی میں اتنی پیاری دولہن کبھی نہیں دیکھی۔۔۔"

یہ جملہ پارلر والی کا تھا جس نے آج ملیحہ کو تیار کیا تھا۔۔

"آج تو ملیحہ عالہان کے چاروں شانے چت کر دے گی"

"ویسے مجھے لگتا ہے عالہان تو ابھی ہی تمہیں اٹھا کر لے جائے گا"

"یہاں پر آرام سے بیٹھ کر انتظار کرو باہر تمہارے شوہر محترم بڑے اتاولے ہو رہے تم سے ملنے کے لئے۔۔"

یہ جملے ان لڑکیوں کے تھے جو اسے کمرے میں بٹھا کر گئیں تھی۔۔

باہر بارش زور و شور سے برس رہی تھی۔

"اللہ۔۔۔"

وہ اپنے پورے زور سے چیخی تھی، لیکن اسکی چیخیں اس کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر واپس آ گئیں تھی غصے سے اس نے اپنے کانوں میں پہنے ہوئے جھمکے کھینچے تھے، بندیا پکڑ کر کھینچی تھی، لپ سٹک کو ہونٹوں سے رگڑ کر صاف کیا تھا،

"کیوں۔۔؟ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں۔۔۔ کیام۔۔ مجھے ہی اس۔۔ دنی۔ دنیا میں سارے دکھ ملنے تھے۔۔؟"

آج پہلی دفعہ اسے اپنی قسمت سے اتنی شکایتیں ہوئی تھیں، آج اسکا صبر تمام ہوا تھا، وہ رو رہی تھی چیخ رہی تھی اللہ سے پوچھ رہی تھی کہ کیا ملیحہ کا وجود کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

پر کوئی جواب نہیں تھا۔

ایک بار پھر وہی اندھیری رات تھی وہی برستی بارش تھی، اس بارش سے آج ڈر نہیں لگ رہا تھا آج اس بارش سے پہلے سے زیادہ نفرت ہو گئی تھی۔

اس بارش نے اس کا سب کچھ چھینا تھا۔۔ ہزاروں راز دفن تھے اس بارش میں م۔

"ماما۔۔۔ پلیز م۔۔۔ مجھے ل۔۔ لے ج۔۔۔ ج۔۔ جائیں۔ ب۔۔ بابا۔۔"

دماغ بھاری ہو رہا تھا۔۔

آنسوؤں کی وجہ سے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔، وہ وہی حوش ہو حواس سے بیگانہ ہوئی تھی، دسمبر کی ٹھنڈی رات میں اسکا بے جان وجود کمرے کے ٹھنڈے فرش پر پڑا ہوا تھا۔

گیا تھا، صبح ہونے میں کچھ ہی پل تھے۔

بارش نے سارا ماحول صاف کر دیا تھا لیکن دلوں میں میل بڑھ گئی تھی۔

Δ_____Δ_____Δ

عالہان فجر کے وقت کمرے میں آیا تھا۔

اپنی آنکھیں بند کر کے عالہان نے دسمبر کی اس ٹھنڈی سحر کو محسوس کیا تھا۔۔

ماضی کی کچھ یادیں پلکوں سے ٹکرائی تھ تھی۔

"میری بات سنو لاریب"

"کیا بات سنوں میں تمہاری بولو اب کونسا جھوٹ رہ گیا ہے جو تم بولو گے "

لاریب رو رہی تھی اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

"میں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا لاریب میرا۔۔۔"

"بس کر دو عالہان اور کتنا جھوٹ بولو گے تمہاری محبوبہ پلس بیوی نے خود مجھے سب بتایا ہے"

لاریب نے ایک دھماکہ کیا تھا۔

"ک۔۔ک۔ کیا کہہ رہی ہو تم، ک۔۔ کس کے بارے میں بات کر رہی ہو؟"

"بہت خوب مسٹر عالہان انجان بننے کی اچھی اداکاری کر لیتے ہو۔۔؟"

لاریب ہنسی تھی لیکن اس ہنسی میں درد بھی شامل تھا۔

"کیا تم ان تصویروں کو بھی جھٹلاؤ گے بولو؟"

لاریب نے ملیحہ اور اس کے نکاح کی تصویریں عالہان کے منہ پر ماری تھیں۔

"یہ سب۔۔؟"

عالہان صدمے کی حالت مین ان تصویروں کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری بیوی نے دی ہیں مجھے وہ چار فٹ ۲ انچ کی لڑکی مجھے کہہ رہی تھی کہ میں تم دونوں کی زندگی سے نکل جاؤں"

لاریب پورے زور سے چیخی تھی۔۔

"ملیح۔۔ملیحہ ایسا کیسے۔۔؟"

"تمہارا اصل چہرہ اتنا بھیانک ہو گا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔"

"ل۔لاریب۔۔یہ۔۔سب۔۔ان۔۔میں۔۔میری مرضی شامل۔۔نہیں ہے۔۔تم ایک دفعہ میری بات سن لو پلیز"

عالہان نے آگے بڑھ کر لاریب کو اپنے قریب کیا تھا۔۔

“Don’t you dare to touch me mr Alhan Afridi ..i hate u …I hate.. you a lot”

لاریب کے جملے تھے یا زہر میں بھگوئے ہوئے تیر۔۔

عالہان کو لگا تھا وہ بھرے بازار میں اسکے منہ پر جوتے مار گئی ہے۔۔

"بے وفا ہو تم۔۔"

"بے وفا اور منافق"

"لاریب بابا چھوڑ کر چلے گئے اور اب، تم پلیز۔۔میں اب یہ برداشت نہیں کر پاؤں گا"

وہ بھاگ کر لاریب کے راستے میں آیا تھا۔

"تمیارے بابا کو تمہاری بیوی نے مارا ہے عالہان اور مجھے بھی اس نے جیتے جی مار دیا ہے لیکن میں تم جیسے بزدل انسان کے لئے اپنی آنے والی زندگی خراب نہیں کروں گی"

"کیا تم بھول جاؤ گی۔۔؟"

وہ ابھی اپنے باپ کے جنازے سے ہو کر آیا تھا اور اب اسکی محبت اس سے جدا ہونے جا رہی تھی۔۔

"تم نے جو میرے ساتھ کیا ہے اسے میں کبھی نہیں بھولوں گی۔۔"

یہ آخری جملہ تھا لاریب کا اسکے بعد وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی۔

عالہان کو لگا تھا کسی تپتے صحرا میں اسے ننگے پاوں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا ہے کوئی وہ رو رہا تھا بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔۔

کوئی اسکی بات پر یقین کیوں نہیں کر رہا تھا، اس نے ملیحہ سے نکاح مجبوری میں کیا تھا۔ آج انکی مہندی تھی، کل وہ ہمیشہ کے لئے ایک ہونے والے تھے۔۔

عالہان بچپن سے یہ بات سنتا آیا تھا کہ اسکی شادی لاریب سے ہو گی، اس نے کبھی کسی اور لڑکی کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا لیکن ملیحہ۔۔؟

ماضی پیچھے رہ گیا تھا اس نے آنکھیں کھولی تھی سیگرٹ جل کر آدھی سے بھی تھوڑی رہ گئی تھی اس نے سیگرٹ کو پاؤں کے نیچے مسلا تھا۔۔

"اپنے ہر ایک آنسو کا بدلہ میں تم سے لوں گا ملیحہ یہ آنسو میرے کسی بھی درد کو کم نہیں کر سکتے، تم نے میرا ہنستا بستا آشیانہ اجاڑا ہے میں کبھی معاف نہیں کروں گا تمہیں کبھی نہیں"

دروازے پر ہوتی مسلسل دستک سے وہ خیالوں سے باہر آیا تھا، نفرت بھری نظر بیڈ پر سوئی ملیحہ پر ڈال کر آگے بڑھا تھا۔

"ہاں جی۔۔"

"صاحب وہ بیگم صاحبہ آپ کا ناشتے پر انتظار کر رہی ہیں"

"ٹھیک ہے تم جاؤ ہم آتے ہیں"

عالہان نے واپس دروازہ بند کیا تھا لیکن اس دفعہ اتنے زور سے بند کیا تھا کہ بیڈ پر سوئی ہوئی ملیحہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔

سامنے عالہان کو دیکھتے گزری ہوئی رات یاد آئی تھی، سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔

، پر وہ بیڈ پر کیا کر رہی تھی۔۔

کیا عالہان نے اسے ؟۔۔۔ آنکھوں میں حیرانگی اتری تھی۔

عالہان اس کے آنکھوں میں سوال پڑھ سکتا تھا اسی لئے اس کے سوالوں سے بچنے کے لئے الماری سے کپڑے نکالتا واش روم میں گھسا تھا۔ اور واش روم کا دروازہ دھڑام سے بند ہوا تھا۔

ملیحہ کے لبوں پر ایک چھوٹی سی مسکراہٹ رینگی تھی۔

ابھی بھی وہ اس کی پرواہ کرتا تھا دل میں کہیں خوشی سی ہوئی تھی، کیا عالہان نے مجھے بیڈ پر۔۔

"میڈم اگر آپکا شرمانے کا سیشن پورا ہو گیا ہو تو اٹھئے اور جا کر چینج کر لے نیچے سب آپ کے انتظار میں بھوکے بیٹھے ہوئے ہیں۔۔"

عالہان تیار ہو کر باہر نکلا تھا، سادہ سی شلوار قمیض میں گیلے بالوں کو جھٹکتا وہ کچھ اکتا کر بولا تھا۔۔

ملیحہ نے ایک شکایتی نظر اس پر ڈالی تھی لیکن وہ اپنے بالوں کو سنوارنے میں ایسے مصروف تھا جیسے دنیا کا سب سے خاص کام یہی ہے۔

ملیحہ کے سارے خواب چکنا چور ہوئے تھے، آنکھوں میں نمی سی اتری تھی پر اب یہ ہی اسکی زندگی تھی، اسے حالات کے ساتھ سمجھوتا کرنا تھا وہ اٹھی تھی اور ایک سادہ سا سوٹ لے کر واش روم میں گئی تھی۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ کھدر کے سادے سے لائٹ پنک کلر کے ڈریس میں باہر آئی تھی، رف سا بالوں کا جوڑا بنائے دوبٹہ گلے میں ڈالے، منہ پر ہلکی ہلکی نمی تھی۔

عالہان کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا تھا۔۔

ملیحہ کا دل تھا کہ وہ ایک بار بالوں کو اچھے سے سنوار لے لیکن وہ جلد از جلد اس کمرے سے باہر نکلنا چاہتی تھی۔

اس لئے عالہان کو اگنور کئے دروازے کی طرف بڑھی تھی جب اسکی کلائی عالہان کی گرفت میں آئی تھی ، گرفت کی سختی بتا رہی تھی کہ وہ غصے میں ہے لیکن اب کس بات کا غصہ آ رہا تھا اسے رات کو سارا غصہ ساری نفرت دکھادی تھی اس نے یا ابھی کچھ اور باقی تھا۔۔

ایسا وہ صرف سوچ ہی سکتی تھی۔

"کیا تم اس حالت میں باہر جاؤ گی؟"

"ک۔۔کیا مطلب؟"

ملیحہ کو اسکی بات سرے سے سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

اپنے لحاظ سے اس نے ٹھیک طریقے سے منہ دھویا تھا آنکھوں کی سوجن چھپ گئی تھی اور ڈریس بھی ٹھیک تھا ہاں بس بال نہیں بنائے تھے لیکن صبح صبح بال سنوارنا ضروری تو نہیں تھا۔

"جاؤ جا کر ڈریس چینج کرو کوئی ڈھنگ سے تیار ہو۔۔"

'لی۔۔۔لیکن کیوں؟"

عالہان نے آنکھیں بند کر کے خود کو ریلکس کیا تھا۔

"کیا تم چاہتی ہو کہ میں صبح صبح تم سے لڑائی کروں؟"

عالہان نے ایک جھٹکے سے اسکی کلائی پکڑ کر سختی سے مروڑی تھی۔

"تمہیں پتا ہے تمہارے یہ آنسو۔۔۔۔؟"

عالہان نے اپنے ہونٹ اس کے کان کے قریب کئے تھے۔

"تمہارے یہ آنسو دیکھ کر میرے دل کو کتنا سکون ملتا ہے۔۔۔"

ملیحہ نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھی یہ ہی اسکا مقدر تھا اور یہ مقدر اس نے خود لکھا تھا۔

"باقی کے آنسو بعد میں بہالینا ابھی بہت موقعے ملیں گے تمہیں"

آنسو بے دردی سے صاف کرتا وہ ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ گیا تھا۔

ملیحہ نے شکوہ بھری نظر اٹھائی تھی "جاؤ بھی یا میں سب کو بولو تمہارے لئے ناشتہ ادھر ہی لے آئیں میڈم کی ٹانگیں درد کر رہی ہیں۔۔"

"اب یہ کیا ہے؟"

اسے لیمن کلر کا ڈریس نکالتے دیکھ وہ پھر بھڑکا تھا۔

"اب اس میں کیا مسئلہ ہے؟"

ناچاہتے ہوئے بھی اب اسے غصہ آیا تھا۔

عالہان نے آگے بڑھ کر اسے الماری سے ہٹایا تھا اور خود اسکے ڈریس دیکھنے لگ گیا تھا، بہت کوشش کے بعد اسے ایک ریڈ کل کا ڈریس پسند آیا تھا۔

"یہ لو۔۔۔"

'میں نہیں پہن رہی یہ"

"یہ نکھرے کسی اور کو دکھانا نئی نویلی دولہنیں ایسے ہی جوڑے پہنتی ہیں۔۔'"

عالہان نے غصے سے جوڑا اس کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔

"نئی نویلی دولہنیں میرے جیسی نہیں ہوتی"

ایک جملہ کہتی وہ واش روم میں گھس گئی تھی۔

عالہاں جہاں کھڑا تھا وہی کھڑا رہ گیا تھا۔

دراز سے جیولری نکال کر اس نے ڈریسنگ پر رکھی تھی، پتا نہیں کیوں اس جملے میں اتنی چبھن تھی۔

لال رنگ کے جوڑے میں جس پر بھاری کڑھائی اور موتیوں کا کام خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ تھی ہی خوبصورت۔

عالہان دو پل کے لئے رکا تھا پھر آہستہ سے شیشے سے پیچھے ہٹا تھا۔

یہ جیولری بھی پہنو، ملیحہ نے چپ چاپ بھاری گولڈ کے ٹاپس پہنے تھے بالوں میں کنگی کرتے اس مسلسل اپنی پشت پر نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی، نامحسوس طریقے سے اس نے اپنا دوبٹہ سیٹ کیا تھا۔

عالہان کے لبوں پر ایک مسکراہٹ بکھری تھی۔

"'لپ سٹک بھی لگاؤ۔۔"

ایک اور حکم آیا تھا۔۔

ملیحہ کا دل کر رہا تھا لپ سٹک سے اسکی آنکھیں پھوڑ دے جو اسے گھوری جا رہا تھا۔

"پنک نہیں ریڈ لپ سٹک لگاؤ۔۔"

تمہارے ہونٹوں پر یہ کلر زیادہ اچھا لگتا ہے عالہان نے اس کے ہاتھوں میں ریڈ لپ سٹک پکڑائی تھی۔۔

'پ۔۔پ۔۔پر۔۔"

ملیحہ کے ہاتھ کانپے تھے۔

"کیا تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں یہ لپ اسٹک لگاؤں۔۔۔"

عالہان ایک قدم قریب ہوا تھا، ملیحہ کی پشت ڈریسنگ ٹیبل سے لگی تھی۔

عالہان نے آگے بڑھ کر اسکے نم بالوں کو چھوا تھا۔

"م۔۔۔م۔۔م۔۔میں لگا۔۔ر۔رہی۔۔ہ۔ہوں۔۔"

"گڈ گرل"

"لپ سٹک لگاتے ہوئے تمہارے ہاتھ کانپ رہے ہیں، کسی بے گناہ کا قتل کرتے ہوئے نہیں کانپے؟"

ملیحہ کا لپ سٹک لگاتا ہاتھ رکا تھا عالہان کا عکس شیشے میں ابھرا تھا کچھ کہنے کے لئے ملیحہ نے لب کھولے ہی تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔

"آرہے ہیں ہم دونوں"

"چلو۔۔۔"

عالہان نے ملیحہ کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"کہاں رہ گئے وہ دونوں"

"یہ دیکھو آ گئے برخودار، زیادہ جلدی نہیں آ گئے آپ۔۔۔؟"

علی نے اچھا خاصا طنز کیا تھا۔

"شکر کرو آ گئے ہیں نہیں تو میرا ابھی کوئی موڈ نہیں تھا آنے کا۔۔"

عالہان نے ملیحہ کے لئے چیئر پیچھے کی تھی، سب نے ملیحہ کو معنی خیز نظروں سے دیکھا تھا، ملیحہ کا دل کر رہا تھا اپنے اس آدمی کی آنکھیں نکال دے جو سب کے سامنے اسے ایسے گھور رہا تھا۔

"اور ملیحہ تمہیں نیند تو ٹھیک سے آئی نا؟"

علی کے سوال پر اب گل بیگم نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔

"میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا نئی جگہ پر۔۔۔؟"

"میں اسکے ساتھ تھا علی اسے ٹھیک سے نیند آئی تم زیادہ فکر نا کرو" عالہان نے علی کی بات کاٹی تھی۔

"اسلام و علیکم ایوری ون۔۔"

ہادی کی چہکتی آواز پر سب خوش ہوئے تھے سوائے عالیہان کے جس نے ہادی کے آنے پر ملیحہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھرتی دیکھی تھی۔۔

"مانا کہ اب تم ہمارے بہنوئی ہو لیکن یہ تم گھر داماد بننے کے چکروں میں کیوں ہو؟"

" Never mind saly sahab"

ہادی نے علی کی بات کو اگنور کر کے مختلف کھانے کے شاپرز ٹیبل پر رکھے تھے۔

"ہادی یہ سب کس کے لئے ہے؟"

"یہ سب میری ملی کے لئے ہے بھائی شادی کے پہلے دن لڑکی کے مائکے والوں کی طرف سے ناشتہ آتا تو میں نے سوچا کہ کیوں نا مائکے والوں کا کردار میں ادا کروں"

ہادی نے نینا کی بات کا جواب دیتے کرسی دھکیلی تھی۔

"مائکے والوں کے نام پر ملیحہ کی آنکھوں میں اداسی اتری تھی، ایک لڑکی اپنے سسرال میں تب ہی بس سکتی جب اس کے مائکے والے مظبوط ہوں پر جن کے مائکے والے ہوں ہی نہیں وہ کیا کریں؟

ایک آنسو خاموشی سے اسکی پلکوں پر آیا تھا۔۔

"تم نے ایسے ہی تکلف کیا ہادی۔۔"

"کوئی بات نہیں پھوپھو مجھے اچھا لگتا ہے، ویسے بھی میں سپیشل ملیحہ کی فیورٹ حلوہ پوری لے کر آیا ہوں "

ہادی نے ملیحہ کی پلیٹ میں حلوہ پوری رکھا تھا۔۔

عالہان کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔

وہ خاموشی سے سر جھکائے ملیحہ کی پلیٹ میں رکھی حلوہ پوری کھانے لگ پڑا تھا۔

"عالہان اسے بھی کھانے دو؟"

"میں نے کونسا اسکے ہاتھ پکڑ رکھے ہیں؟"

"آپ اسکی پلیٹ سے کھا کیوں رہے ہیں؟"

"کیونکہ ایک پلیٹ میں کھانے سے پیار بڑھتا ہے کیوں ملیحہ "

ملیحہ مسکرا بھی نہیں سکی تھی وہ اسے کھانے ہی کہاں دے رہا تھا جبکہ باقی گھر والے بھی اسکے بدلتے رویوں پر حیران تھے۔

"جیجا جی آپ میرے لئے کچھ نہیں لائے۔۔؟"

"وہ کیا ہے نا سالے میں نے دوکان والوں کو بولا تھا تمہارے لئے 50 کلو لعنت پیک کر دے پر انکے پاس اتنی تھی ہی نہیں"

ملحیہ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"جتنی تھی تم اتنی تو لے آتے نا اسے بہت ضرورت تھی۔۔"

نینا اور علی کی بے عزتی پر چپ رہ جائے۔

"میری چھوڑو تم اپنا پوچھو نا تمہارے لئے کیا لائے تمہارے مجازی خدا"

"ہاں بتاؤ ہادی میرے لئے کیا لائے تم؟"

"وہ کیک لایا ہوں نا میں"

"پر یہ تو آلمنڈ کیک ہے اور نینا کو آلمنڈ سے الرجی ہے۔۔"

علی نے جلتی پر تیل پھینکا تھا۔۔

"ایکچیلی میں ملی کی ساری فیورٹ چیزیں لایا تھا تو۔۔۔"

نینا کا رنگ پھیکا پڑا تھا جسے دیکھتے عالہان نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔

"حالانکہ تمہیں اپنی بیوی کی زیادہ فکر کرنی چاہیئے میری بیوی کی پسند ناپسند کا خیال میں رکھ سکتا ہوں" عالہان کی بات پر ڈائنگ ٹیبل پر خاموشی چھا گئی تھی۔۔

"ملی تم کھا کیوں نہیں رہی؟"

"ک.... ک۔۔۔ کھا رہی ہوں خالا جانی"

"کیک کھاؤ نا میں نے سپیشل آڈر پر بنوایا تمہارے لئے۔۔"

ہادی نے کیک کا پیس اسکی پلیٹ میں رکھا تھا۔

ٹھیک اسی وقت عالہان نے ملیحہ کی گود میں پڑا ہوا اسکا ہاتھ پکڑا تھا، اور اپنی گود میں رکھا تھا، سب لوگ ناشتہ کرنے میں مصروف ہو چکے تھے۔

ملیحہ نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا تھا جو اس سے بے نیاز کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

"ملی کیا ہوا کھانا کھاونا؟"

گل بیگم کی بات پر اس نے التجائی نظروں سے عالہان کی طرف دیکھا تھا جو ہنوز سختی سے اسکا دایاں ہاتھ پکڑے آرام سے خود ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔

گرفت کی سختی سے ملیحہ کی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔

"ملی بھائی کی طرف کیا دیکھ رہی ہو کیا انکے ہاتھوں سے کھانا کھاؤ گی تم؟"

علی نے پھر بکواس ہی کی تھی۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

عالہان نے شوخی سے ایک آنکھ دبائی تھی۔

"کیوں ملیحہ کیا تم ایسا چاہتی ہو؟"

"وہ۔۔ایکچیلی۔۔۔"

آنسوؤں کا پھندا گلے میں اٹکا تھا۔

"کیا ہوا ملی تم پریشان لگ رہی ہو سب ٹھیک ہے نا۔۔"

ہادی نے عالہان اور ملیحہ دونوں کو جانچتی نظروں سے دیکھا تھا۔

"کیا ہوا ہے ملیحہ؟"

عالیہان نے فکر مندی کی بہت اچھی اداکاری کرتے ہوئے پوچھا تھا ہاتھ ہنوز اس نے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا

۔

"ک۔۔۔کچھ۔۔۔نہیں؟"

"تو رو کیوں رہی ہو پھر؟"

علی بھی فکر مند ہوا تھا۔

"میں وہ۔۔۔ماما۔کی۔۔ی۔۔یاد آگئی بس" بہت مشکل سے اس نے اپنے آنسوؤں پر ضبط کیا تھا۔

"وہ تمہیں خوش دیکھ کر بہت خوش ہوں گی تم ناشتہ کرو۔۔"

"م۔۔۔۔میرا۔۔۔دل نہیں کر رہا"

کل رات سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا بھوک ویسے بھی اسے بہت لگتی تھی لیکن اب وہ بائیں ہاتھ سے کیسے کھا سکتی تھی۔

اپنی ساری پسندیدہ چیزیں، سامنے تھیں اسکا فیورٹ کیک، کوکیز، حلوہ پوری لیکن؟

"تم نے کل رات سے"

عالہان نے خاموشی سے اسکا ہاتھ چھوڑا تھا۔

"کوئی بات نہیں تم جوس پی لو، ابھی ریلکس رہو پلیز ماما آپ اسے فورس نا کریں"

"کلثوم تم کچھ لائٹ سا بنا دو ملیحہ کے لئے صبح صبح اتنا ہیوی کھائے گی تو طبعیت زیادہ خراب ہو گی'

"م میں بعد میں کھالوں گی۔۔۔'

ملحیہ نے چیئر چھوڑی تھی۔۔

"میں کہہ رہا ہوں نا جوس پی لو۔۔"

عالہان نے اسکی کلائی پکڑی تھی، آنکھوں میں واضح تنبیہہ تھی۔۔۔

وہ ایسا برتاؤ نہیں کرنا چاہتا تھا پر ہادی کا یوں ملیحہ کے لئے فکر مند ہونا اسے بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔

"اگر تمہیں ناشتہ نہیں کرنا تو ایٹ لیسٹ ہمارے ساتھ تو بیٹھ جاؤ نا ہم سب یہاں تمہارے انتظار میں بھوکے بیٹھے تھے کب سے"

"مجھے اسکی طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی نینا۔۔۔"

ہادی کو نینا کی بات بالکل پسند نہیں آئی تھی۔

اٹس اوکے ہادی میں بیٹھ جاتی ہوں۔۔

عالہان نے جوس کا گلاس اس کے آگے رکھا تھا جو وہ چپ چاپ پکڑ گئی تھی فلحال وہ تماشہ نہیں بنانا چاہتی تھی۔

'اور بھائی ہنی مون پر کہاں جائیں گے آپ؟"

علی کے سوال پر جوس ملیحہ کے گلے میں اٹکا تھا۔

"ارے آرام سے پیئو نا۔۔"

عالہان کی فکر مند رویے پر سب ہی حیران تھے۔

"بتایئے نا بھائی کہاں جائیں گے؟"

"فلحال تو میں آفس جاؤں گا اس کے بارے میں تم ملی سے پوچھو جہاں اسکا دل کرے گا وہی جائیں گے انشااللہ۔۔"

"شادی کے پہلے دن ہی آفس خیریت؟"

"تم بھی تو نکاح کے پہلے دن ہی سسرال میں ہو؟"

عالہان نے ہادی کے سوال پر الٹا سوال کیا تھا۔

"ٹھیک تو کہہ رہا ہادی کیوں جا رہے ہو آفس تم"

"ابھی آج ہی تو تمہاری شادی کا پہلا دن ہے"

"ماما میری بہت امپورٹنٹ میٹینگ ہے جانا ضروری ہے، اور شادی میری چار سال سے ہوئی ہوئی ہے۔۔"

ایک نظر ملیحہ پر ڈالتے وہ گوگلز پہن کر باہر کی طرف بڑھا تھا۔۔

کتنا بیکار تمنا کا سفر ہوتا ہے

کل کی امید پہ ہر آج بسر ہوتا ہے

یوں میں سہما ہوا گھبرایا ہوا رہتا ہوں

جیسے ہر وقت کسی بات کا ڈر ہوتا ہے

دن گزرتا ہے تو لگتا ہے بڑا کام ہوا

رات کٹتی ہے تو اک معرکہ سر ہوتا ہے

"ملیحہ میری جان ادھر اکیلی کیوں بیٹھی ہو اتنی سردی میں؟"

"ابھی اندر جانے ہی لگی تھی میں خالا"

"بیٹھو ملیحہ کچھ بات کرنی ہی تم سے"

اس نے نظریں چرائی تھی۔

"تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی کیا کوئی بات ہوئی ہے بچے؟"

گل بیگم نے ملیحہ کا ٹھنڈا پڑتا ہاتھ پکڑا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں میں ٹھیک ہوں" اس کی آواز کسی گہرے کنویں سے آتی معلوم ہوئی تھی۔

"تو پھر تم مجھے خوش نظر کیوں نہیں آرہی بولو؟"

"علی نینا ہادی سب باہر گئے تم انکے ساتھ بھی نہیں گئی بولو؟"

ابھی کچھ دیر پہلے ہی علی لوگ ڈنر کے لئے باہر گئے تھے، نینا اور ہادی کی نکاح ہونے کی خوشی میں انکے کچھ دوست بھی شامل تھے۔

عالہان کو فون کیا تھا سب نے لیکن اس نے کام کی وجہ سے آنے سے منع کر دیا تھا اور بہانے سے ملیحہ سے بھی بات کی تھی اور اسے سختی سے انکے ساتھ جانے سے منع کیا تھا۔

"کہاں گم ہو جاتی ہو بتاؤ کیا بات ہے؟

عالہان نے کچھ کہا ہے کیا تمہیں؟"

گل بیگم اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑتے دیکھ فکر مندی سے بولی تھی۔

"خالہ۔۔وہ۔۔عالہان۔۔۔"

آنسوؤں کا پھندا گلے میں اٹکا تھا۔

وہ خالہ کو سب بتانا چاہتی تھی وہ یہ راز نہیں رکھ سکتی تھی۔۔

ایک وہی تو تھی اس گھر میں اسکی اپنی۔

"ہاں بچے بتاؤ کیا کہا ہے اس نے تمہیں؟"

"خالاو۔۔وہ۔"

"کیا باتیں ہو رہی ہیں بہو اور ساس میں"

عالہان کی آواز بہت قریب سے آئی تھی۔

ملیحہ کی جان بھی کانپی تھی، عالہان نے ملیحہ کو ایک بازو سے اپنے حصار میں لیا تھا۔

"ارے یہ کیا بیگم میں نے تمہیں بتایا تھا نا تھوڑا کام زیادہ ہے اسی لئے دیر ہو گئی لیکن تم تو رونے لگ پڑی، ایم سوری میری جان"

عالہان نے ملحیہ کے آنسوؤں کو اپنی انگلی کی پوروں سے چنا تھا، جب کہ وہ تو اسکے رویے پر حیران و پریشان تھی۔

"عالہان یہ کیا طریقہ ہے شادی کے پہلے دن ہی تم غائب ہو اور سارا دن گزارنے کے بعد اب آرہے ہو۔۔"

گل بیگم کو واقعے عالہان کے رویے پر بہت غصہ تھا اوپر سے صبح جس طرح وہ ہادی سے برتاؤ کر رہا تھا یہ انکی سمجھ سے باہر تھا۔

"ماما جانی ریلکس پہلے ہی مجھ بیچارے کی بیگم ناراض ہیں اور اب آپ ناراض ہو جائیں گی تو میں غریب کدھر جاؤں گا؟"

"بس کرو تم ڈرامے اب اپنے، بولو کھانا کھاؤ گے۔۔؟"

گل بیگم نے پیار سے اسکے بال سنوارے تھے، جس کا قد ان س اونچا تھا وہ سر جھکائے ان سے بات کر رہا تھا وہ ہو بہو آفریدی تھا، کم عمری میں ہی زمہ داریوں کا اتنا بوجھ بڑھ گیا تھا جس کی وجہ سے اسکی نیچر میں بہت سنجیدگی آ گئی تھی لیکن اب وہ ٹھیک ہو رہا تھا آہستہ آہستہ اور اس میں ملیحہ کا ہی ہاتھ تھا۔۔

وہ سچائی جانے بغیر اپنی ہی سوچ میں خوش تھی۔۔

"چلو تم فریش ہو جاؤ میں کھانا گرم کرتی تمہارے لئے"

"جو آپکا حکم ملکہ عالیہ"

وہ سر خم کرتا وہاں سے اندر کی طرف بڑھا تھا۔

"ملی تمہیں پتا ہے میں بہت خوش ہوں، کیونکہ میرا عالہان خوش ہے، پچھلے چار سالوں میں تو جیسے وہ ہنسنا ہی بھول گیا تھا"

"اپنے اوپر سنجیدگی کا کھول چڑھا لیا تھا اس نے وہ شرارتی اور ہنس مکھ بچا تو جیسے گم سا ہو گیا تھا، پہلے مجھے لگتا تھا واقعے میں نے اسکے اور تمہارے ساتھ ناانصافی کی، لیکن اب مجھے لگتا ہے تم دونوں ایک دوسرے کے لئے بنے ہو ایک دوسرے کے درد کو محسوس کر سکتے ہو، دیر سے ہی سہی لیکن عالہان کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ تم ہی اسکی زندگی کا سب سے قیمتی ہیرا ہو"

"اسکا رویہ بدل گیا ہے وہ تمہیں چاہنے لگا ہے میں اپنی خوشی کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی، میری جان اگر جانے انجانے میں اس سے کچھ غلطی ہو جائے تو معاف کر دینا، مجھے پورا یقین ہے تم اس سے ہمیشہ ایسے ہی محبت کرو گی۔۔۔ کرو گی نا؟"

گل بیگم کے سوال نے اسے کس چراہے پر لا کر کھڑا کر دیا تھا۔۔

اور پھر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا گل بیگم خوشی سے اسکا ماتھا چومتی اندر بڑھی تھی۔۔

لیکن وہ وہی کھڑی رہ گئی تھی پورا آسمان تاروں سے بھرا ہوا تھا، ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے اسکی شال کندھے سے سڑکی تھی۔

"میں خالہ جانی کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں"

ایک چمکتے ہوئے ستارے پر نظریں جمائے ایک آنسو خاموشی سے پلکوں پر آیا تھا۔

"ملی اندر آجاؤ سردی زیادہ ہو رہی باہر"

"آرہی ہوں خالہ۔۔۔"

اپنی شال درست کرتے وہ اندر کی طرف بڑھی تھی۔

"آؤ ملیحہ بیٹھو کھانا کھاؤ

صبح سے کچھ نہیں کھایا تم نے۔۔"

گل بیگم نے اسکے لئے کرسی دھکیلی تھی وہ چپ چاپ آکر بیٹھ گئی تھی، جب عالیہان گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا سیڑھیوں سے اترا تھا۔

"کیا بنایا ہے کھانے میں ماما؟"

ملیحہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتا وہ ڈونگے میں سے جھانکتا بولا تھا۔

"بچے سب باہر چلے گئے تو ہادی ہی بریانی لایا ملیحہ کے لئے، یہ مانی ہی نہیں ہادی اتنی دیر اسے کہتا رہا چلو ہمارے ساتھ لیکن یہ"

گل بیگم جیسے جیسے ہادی کی باتیں بتا رہی تھی ویسے ویسے ہی عالہان کے ماتھے پر بلوں کا اضافہ ہو رہا تھا۔

"ارے رک کیوں گئے کھاؤنا اور ملیحہ تم یہ کباب بھی لو نہیں تو ہادی آ کر مجھے بولے گا کہ تم نے کچھ کھایا ہی نہیں""

"ماما کیا آپ کچھ دیر کے لئے ہادی نامہ بند نہیں کر سکتی۔۔"

عالہان نے اتنی زور سے چمچ پلیٹ میں ماری تھی کہ پاس بیٹھی ملیحہ کا دل بھی کانپا تھا۔۔

"پر اس میں اتنا غصہ۔۔"

"پلیز ماما"

"اچھا نہیں کر رہی بات تم کھانا تو کھاؤنا۔۔"

"میرا دل نہیں کر رہا کھانے پر ملحیہ ایک کپ کافی بنا کر اوپر کمرے میں دے جاؤ۔۔"

اسے اتنے غصے میں دیکھتے ہی ملیحہ فوراً اٹھی تھی۔

"اسے کھانا تو کھا لینے دو میں بنا دیتی ہوں"

"آپکو پتا ہے میں اس کے ہاتھ کی ہی کافی پیتا ہوں اور دوسری بات یہ کہ وہ میری بیوی ہے اور اب سے میرے سارے کام وہی کرے گی۔۔"

وہ بات مکمل کر تا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا، جب کے گل بیگم بے بسی سے اسکی پشت دیکھتی رہ گئی تھی وہ جانتی تھی ہادی سے اس کی ناراضگی چل رہی تھی لیکن اتنا غصہ۔۔۔

"کلثوم یہ کافی دے آؤ اوپر۔۔؟"

"ملیحہ تم خود جاؤ پہلے ہی غصے میں ہے وہ"

"پر خالا جانی"

"تمہیں کچھ نہیں کہتا وہ بچے اب اس سے ڈرنا چھوڑ دو بلکہ اسے ڈرایا کرو "

گل بیگم بات کرتے ہوئے ہنسی تھی، جب کہ وہ مسکرا بھی نہیں سکی تھی، مرتے قدموں ساتھ وہ سیڑھیاں چڑھ گئی تھی۔

اسے پتا تھا وہ صبح سے اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کر رہا تھا۔

ہادی کے زکر پر، اور اب پتا نہیں کیسے ریکیٹ کرے گا۔

کاش اس کے کمرے میں سونا نا پڑتا اس نے سوچا تھا وہ خالا کو سب بتا کر عالیہان سے بچ جائے گی، لیکن اب اس آگ میں اسے جلنا ہی تھا۔

لیکن آج اسکا رویہ کیسا ہو گا باہر اسکے ساتھ رہنا آسان تھا لیکن ایک کمرے میں اکیلے اس کے ساتھ رہنا بہت مشکل تھا، ٹرے پکڑے وہ دروازے کے سامنے کھڑی سوچ رہی تھی کہ اندر جائے یا نا جائے۔

کانپتے ہاتھوں سے اس نے دروازہ کھولا تھا پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور موصوف بیڈ پر آڑے ترچھے لیٹے ہوئے تھے۔۔

پسینے کے ننھے قطرے ملیحہ کے ماتھے پر آئے تھے، پتا نہیں کیوں پر ننھا دل کانپا تھا وہ سامنے آتا تھا تو گزری رات بھی سامنے آجاتی تھی۔

کتنی آسانی سے وہ اسکے کردار کی دھجیاں اڑا گیا تھا۔

کتنی آسانی سے اسکا بھرم توڑ گیا تھا، وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ عالہان اپنا بدلا اس طرح لے گا۔

"اب کافی لے ہی آئی ہو تو آ کر دے بھی جاؤ۔۔۔"

عالہان کی آواز پر وہ گھبراتی اپنی سوچوں سے باہر نکلی تھی اسے لگا تھا وہ سوچکا ہے۔۔

ملیحہ مرتے قدموں ساتھ بیڈ کے نزدیک گئی تھی ایک ہاتھ سے لائٹ آن کی تھی۔

"میں نے بولا تمہیں لائٹ آن کرنے کو؟"

عالہان نے اپنی آنکھوں پر رکھا ہاتھ ہٹایا تھا، سرخ آنکھوں سے وہ اسے گھور رہا تھا جو اب دوبارہ ہاتھ بٹن کی طرف بڑھا رہی تھی۔

"اب آن ہی رہنے دو تم"

وہ کچھ چڑھ کر بولا تھا، آنکھوں میں عجیب سی سرخی تھی۔

ملیحہ نے کافی سائڈ ٹیبل پر رکھی تھی، وہ یہاں اس کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی اور اس وقت اسے بہت زیادہ رونا آرہا تھا، عالہان اٹھ کر اسکے قریب آیا تھا، ملیحہ اس سے دور ہوئی تھی۔

عالہان نے ایک جھٹکے سے اسکی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچی تھی۔

“Don’t you dare to ignore me mrs is ...this is only my right to ignore u”

اس کا دور جانا عالہان کو زرا اچھا نہیں لگا تھا۔

"کیا بتا رہی تھی تم ماما کو؟"

"م۔۔می۔۔میں۔۔۔ک۔کچھ۔۔۔نہیں ب۔۔بتا رہی تھی"

"جھوٹ مت بولو مجھ سے سخت نفرت مجھے جھوٹ سے۔۔"

"عالہان۔۔سچی۔۔م۔۔می؟۔۔"

"تم انھیں میرے خلاف بھڑکا رہی تھی نا؟میری شکایتیں لگا رہی تھی۔۔"

عالہان نے ٹھوڑی سے اسکا منہ اونچا کیا تھا بند آنکھیں جن کی لرزتی پلکوں پر ڈھیروں آنسو تھے۔۔

اپنی سسکیاں روکنے کے لئے وہ سختی سے اپنے لب کچل رہی تھی۔

عالہان کے سوال پر اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

عالہان کو اپنی سخت گرفت کا احساس ہوا تھا وہ اس سے دور ہٹا تھا،جو اب ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی۔۔

" Just shut up ...stop crying”

وہ چیخا تھا۔

"اگر اب تمہاری آنکھ سے ایک آنسو بھی نکلا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔"

عالہان نے انگلی سے اسے وارن کیا تھا۔

ملیحہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سختی سے اپنی شال پکڑ کر مٹھیوں میں بھینچی تھی، ہونٹ اتنی بے دردی سے کچلے تھے کہ ان سے خون کا ننھا قطرہ نکلا تھا۔۔

عالہان کے دل کو کچھ ہوا تھا، اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اس نے جیسے خود کو ریلکس کیا تھا۔۔

"اس کمرے میں جو کچھ ہو گا وہ اس کمرے میں ہی رہے گا"

عالہان کچھ نرمی سے بولا تھا ملیحہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"اگر ہمارے درمیان میں ہوئی ایک بھی بات باہر ماما یا ہادی کو پتا چلی تو ملیحہ عالہان آفریدی تمہارے لئے اچھا نہیں ہو گا"

اسے وارن کرتا وہ بیڈ پر گرا تھا۔

ہادی ہادی ہادی، سارا مسئلہ ہادی کا ہی تو تھا، وہ ہادی کو برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔

اوپر سے ملیحہ کے آنسو، وہ یہی تو چاہتا تھا کہ اس سے بدلا لے لیکن اب یہ سب کر کے اسے کوئی خوشی نہیں ہو رہی تھی الٹا وہ ضمیر کے کٹہرے میں آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

ملیحہ سے ایسا سلوک کر کے وہ سکون میں نہیں تھا۔۔

وہ کوشش کر رہا تھا اسکے سامنے نا جائے پر ایک گھر میں رہتے ہوئے وہ اس سے کیسے بھاگ سکتا تھا۔

ہادی کا ملیحہ کے لئے فکر مند ہونا اسے اچھا کیوں نہیں لگ رہا تھا وہ جیلس ہو رہا تھا اسے اندازہ تھا اسکا رویہ ملی کو کتنا ہرٹ کر رہا ہے یہ سب کر کے اسے خوش ہونا چاہیے تھا پر وہ یہ سب کر کے مسلسل خود کو ہی نقصان پہنچا رہا تھا۔

"انسان کو پتا نہیں یہ کیوں لگتا ہے کہ وہ بدلہ لے کر پر سکون ہو جائے گا،

بدلہ لینا تو بزدلوں کا کام ہوتا ہے جواں مرد تو بھول جاتے ہیں آگے بڑھ جاتے ہیں"

ملیحہ ابھی تک اسی جگہ پر کھڑی تھی اس کمرے میں اسکی جگہ کونسی ہے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔

"اب ادھر کیوں کھڑی ہو لائٹ بند کرو اور آ کر سو جاؤ۔۔"

عالیہان نے اپنی آنکھوں کو اسکی طرف گھمایا تھا۔۔

"میں کہاں سوؤں؟

"یہ اتنا بڑا بیڈ تمہیں نظر نہیں آرہا کیا؟"

عالہان نے آئی برو اچکایا تھا۔

'م۔۔میں۔۔"

عالہان یکدم سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا ملیحہ بھاگتی ہوئی بیڈ پر آکر لیٹی تھی۔

جب کے عالہان حیران پریشان ہوا تھا وہ لائٹ بند کرنے کے لئے اٹھا تھا لیکن شاید ملیحہ کو لگا تھا وہ اسے مارنے کے لئے اٹھا ہے۔

پچھلے ایک ہفتے میں وہ ٹھیک ہو رہی تھی اب اس سے اتنا نہیں ڈرتی تھی وہ اس سے باتیں کرنے لگی تھی اپنی دل کی باتیں، وہ باتیں جو وہ اپنے کسی دوست سے کرنا چاہتی تھی پر اسکے پاس کوئی دوست نہیں تھا۔۔

عالہان نے اس ایک ہفتے میں اسے کتنا پیار دیا تھا، خوشی کتنی محدود مدت کی تھی اور اب۔

"خوشیاں محدود مدت کے لئے نا بھی ہوں تو محدود ہی لگتی ہیں لیکن غم چاہے کتنا ہی محدود ہو طویل ہی لگتا ہے"

ایک آنسو خاموشی سے سرہانے پر گرا تھا۔

وہ بیڈ پر بالکل سائڈ پر کروٹ دوسری طرف کر کے آنکھیں بند کر گئی تھی۔

عالہان نے کمرے میں جلتی اکلوتی لائٹ بھی بند کی تھی۔

اور بیڈ پر لیٹا تھا، اتنی سردی میں بھی ملیحہ کے ماتھے پر پسینہ آیا تھا۔

لبوں پر آیت لکرسی کا ورد جاری ہوا تھا۔

وہ ڈر رہی تھی اندھیرے میں اسے نیند نہیں آتی تھی، اس نے دن میں صرف ایک کپ چائے کا پیا تھا وہ دوپہر میں کھانا کھانے لگی تھی لیکن جب عالہان نے فون پر باتیں سنائی تو ایک دم سے کھانے سے دل اچاٹ ہوا تھا۔

وہ کل سے بھوکی تھی۔

"م۔۔ماما کاش آپ ہوتی"

اپنے وہم اور ڈر کی وجہ سے اندھیرے میں اسے سائے نظر آتے تھے، ایک گھنٹہ ہو گیا تھا پر اسے نیند نہیں آ رہی تھی مسلسل اندھیرے سے خوف آ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کوئی اس کے قریب آ رہا ہے بھوک کی وجہ سے الگ بے چینی تھی۔

اپنے ڈر پر قابو نا پاتے ہوئے اس نے کروٹ عالہان کی طرف کی تھی۔

وہ چین کی نیند سو رہا تھا، وہ تھوڑا سا اسکی طرف کھسکی تھی۔

وہ سو رہا تھا، ملیحہ نے آرام سے اسکے سرہانے پر اپنا سر رکھا تھا اور اسکے قریب ہوتی آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔

عالہان نے اپنی آنکھیں کھولی تھی، جو لڑکی اندھیرے سے اتنا ڈرتی ہے جو کسی کی اونچی آواز سے کانپ جاتی ہی جو بجلی کڑکنے سے اتنا خوف کھاتی ہے وہ ایک انسان کو قتل کیسے کر سکتی تھی۔۔؟

ملیحہ کی سانسوں کی آواز اس کے قریب سے آ رہی تھی، اس نے اپنا چہر ملیحہ کی طرف کیا تھا، ایک انچ کے فاصلے پر تھا اسکا چہرہ۔

گیلی پلکیں اور نیند میں بھی ہلتے ہونٹ وہ جانتا تھا وہ آیت الکرسی پڑھ رہی ہے، سر درد کی وجہ سے وہ اب آنکھیں کھولنے سے قاصر تھی۔

اس کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا ایک دن میں وہ کتنا مرجھا گئی تھی، عالہان نے آگے بڑھ کر اسکے چہرے پر آئے بال نرمی سے ہٹائے تھے۔

نجانے کیوں اسے دیکھ کر آنکھیں بھیگی تھی، عالہان نے اچھے سے اس پر بلینکٹ اوڑا تھا اور کروٹ بدل گیا تھا۔

Δ_____Δ_____Δ

صبح الارم سے عالہان کی آنکھ کھلی تھی۔۔

آنکھیں بند کئے ہی اس نے ایک ہاتھ سے سائڈ ٹیبل پر پڑا فون اٹھایا تھا آہستہ آہستہ نیند سے بوجھل آنکھیں کھولی تھی، ادھ کھلی آنکھوں نے جو پہلا چہرہ دیکھا تھا وہ ملیحہ کا ہی تھا۔

وہ بالکل اس کے قریب اپنے نازک ہاتھ اس کے سینے پر رکھے سو رہی تھی۔۔

سب سے بے خبر، چین کی نیند۔

کمر تک اس کے بال بکھرے ہوئے تھے وہ پوری کی پوری بلینکٹ میں دبک کر سو رہی تھی، معصوم سا چہرہ بنائے جیسے معصوم بچے نیند میں سوتے ہیں اسے بہت سردی لگتی تھی اس کا اندازہ عالہان کو بہت اچھے سے تھا۔۔

وہ نیند سے جاگ رہی تھی عالہان جلدی سے اپنی آنکھیں بند کر کے سوتا بن گیا تھا۔

ملیحہ نے اپنی آنکھیں کھولی تھی اور سامنے خود کو عالہان کے اتنا نزدیک دیکھ کر اسکے چودہ طبق روشن ہوئے تھے وہ بالکل اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔

ملحیہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی لیکن ٹھیک اسی وقت عالہان نے کروٹ بدل کر اسکی کمر کے گرد حصار باندھا تھا۔۔

ملیحہ نے اپنا سانس بھی روک لیا تھا کہ کہیں اسکی سانسوں کی ہلکی سی آواز سے اسکی آنکھ نا کھل جائے، اتنی ٹھنڈ میں بھی اسے پسینہ آیا تھا۔

"یا۔۔اللہ۔۔ک۔۔کیا کروں میں اب۔۔"

وہ آہستہ آواز میں بڑبڑائی تھی، لیکن عالہان کے کانوں تک اسکی سرگوشی بخوبی پہنچی تھی، بہت آرام سے ملیحہ نے اپنی کمر پر رکھا اسکا ہاتھ ہٹایا تھا، اتنی سی کوشش نے اسے ہلکان کر دیا تھا، چہرہ سرخ مائل ہو چکا تھا۔

"شکر ہے میں پہلے اٹھ گئی"

وہ اتنی معصومیت سے بولی تھی کہ عالہان ناچاہتے ہوئے بھی مسکرایہ تھا۔

وہ اب آرام سے اٹھی تھی، ایک سائیڈ پر ہو کر اس نے دوبارہ بلینکٹ عالہان پر دیا تھا، اور آنکھیں وہی اسکے چہرے پر جمی تھی۔

ہلکی ہلکی داڑھی، ماتھے پر بکھرے بال اور موچھوں کے نیچے عنابی ہونٹ جن پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"کاش سب ٹھیک ہو سکتا۔۔۔"

دل سے آواز نکلی تھی، وہ آرام سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھی تھی کچھ دیر میں وہ فریش ہو کر واش روم سے باہر نکلی تھی۔

کمرے کی بالکنی سے آتی ہوا نے پورے جسم کو فریز کیا تھا، عالہان بیڈ پر نہیں تھا شاید بالکنی میں تھا۔

سات بج چکے تھے لیکن پورے اسلام آباد میں دھند کا سایہ تھا صرف گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس ہی نظر آتی تھی۔

ایک نظر بالکنی پر ڈال کے وہ شیشے کے آگے بیٹھی تھی۔

ملیحہ نے اپنے بال کھولے تھے جو کمر سے بھی نیچے جا رہے تھے۔

" تنگ آ گئی ہوں میں ان بالوں سے گھنٹہ تو ان کو بیٹھ کر سنوارنے میں لگ جاتا۔۔"

وہ منہ ہی منہ میں کنگی کرتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی، سردی سے جسم ٹھنڈا پڑ رہا تھا، نازک لب کانپ رہے تھے پر وہ بغیر کوئی گرم شال اوڑے مسلسل اپنے بالوں کو کوسنے میں مصروف تھی۔

اب تنگ آ کر اس نے ہیر برش ڈریسنگ پر پٹکا تھا اور بالوں کا رف سا جوڑا بنایا تھا لیکن جیسے ہی ڈریسنگ سے اٹھی تھی۔

عالہان سے ٹکرائی تھی، صحیح معنوں میں اسے دن میں تارے نظر آئے تھے۔۔

وہ کب سے اسے اپنے بالوں سے الجھتا دیکھ رہا تھا اس لڑکی کو کسی بات پر غصہ بھی آتا تھا یہ عالہان کو آج پتا چلا تھا

۔

نہیں تو عالہان نے اسے بس روتے اور ڈرتے ہی دیکھا تھا۔

عالی نے غور سے اسے دیکھا تھا جو اتنی سردی میں ننگے پاؤں کھڑی تھی۔

ملیحہ نے ایک طرف سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔

"مس از میرے کپڑے کون نکال کر دے گا مجھے"

وہ جلدی سے اسکی کلائی پکڑ تا بولا تھا۔

"م۔۔میں۔۔ن۔۔نکال۔۔دیتی ہو۔۔ہوں"

"یہ ہی بات اب بغیر اٹکے بولو۔۔"

"م۔۔میں۔۔نکال"

عالہان کی گرفت مظبوط ہوئی تھی۔

"میں نکال دیتی ہوں کپڑے۔۔"

وہ آنکھیں بند کرتی ایک سانس میں بولی تھی۔

"گڈ گرل آج کے بعد میرے سامنے یہ اٹکنے والا ڈرامہ نا ہی کرنا تو تمہارے لئے بہتر ہو گا۔۔"

عالہان نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا،وہ جلدی سے الماری میں گھسی تھی جہاں پر ایک طرف اسکی شرٹس ،ایک طرف پینٹس،ایک طرف تھری پیس،ایک طرف شلوار قمیض اور ایک طرف کیجوئل ڈریسیز ہینگ تھے

۔

یہ الماری کم اور مختلف قسم کے کپڑوں کی دوکان زیادہ لگ رہی تھی،ملیحہ نے انگلی لبوں میں دبائی تھی عالہان واش روم میں گھسا ہوا تھا۔

اس لئے جلدی سے اس کے کپڑے بیڈ پر رکھتے وہ نیچے کی طرف بڑھی تھی کیونکہ اس وقت اسے سب سے زیادہ بھوک لگ رہی تھی اور وہ گل بیگم کے ہاتھ کے بنے پراٹھے کھانے کی فرمائش رکھتی تھی۔

ابھی وہ سیڑھیوں پر ہی تھی جب عالہان کی چیختی آواز آئی تھی وہ الٹے پاؤں واپس بھاگی تھی۔

سانس پھول گیا تھا،عالہان نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا۔۔

"میں یہ سویٹر اور یہ ریڈ کلر کی شرٹ پہن کر جاؤں گا آفس؟""

عالہان نے غصے سے اسکے نکالے ہوئے کپڑے پھینکے تھے۔

"و۔۔وہ۔۔۔مج۔۔۔میں۔۔"""

Shut up ..just shut up" "

"یہ ڈرامے نہیں کرو میرے سامنے بہت اچھے سے جانتا ہوں میں جتنا تم مجھ سے ڈرتی ہو۔۔"

عالہان نے صاف لفظوں میں اسے دھتکارا تھا۔

وہ لب کچلے نظریں جھکا گئی۔۔

"یہ شرٹ پریس کر کے لاؤ جلدی" عالہان نے وائٹ کلر کی ڈریس شرٹ اس کی طرف پھینکی تھی۔

"م۔۔۔میں۔۔کلثوم کو بول دیتی ہوں"

"کلثوم میری بیوی ہے یا تم بولو؟"

ایک جھٹکے سے عالہان نے اسکا بازو اپنی گرفت میں لیا تھا۔

"م۔۔میں"

"تو میرے سارے کام کون کرے گا؟"

"م۔۔۔م۔۔۔میں۔۔"

"تو یہ شرٹ پریس کر کے لاؤ اور اسکے بعد میرا ناشتہ پانچ منٹ ہے تمہارے پاس شرٹ پریس کرنے کے لئے اور دس منٹ ناشتے کے لئے سمجھ گئی"

ملیحہ نے زور سے اپنا سر ہاں میں ہلایا تھا اور کمرے سے بھاگی تھی، جیسے تیسے اس نے شرٹ پریس کی تھی اور واپس کمرے میں بھاگی تھی عالہان لیپ ٹاپ کھولے کوئی آفس کا کام کر رہا تھا۔۔

"وہ شرٹ۔۔"

ملیحہ نظریں جھکائے بولی تھی۔۔

"ایسے کرتے ہیں شرٹ پریس"

عالہان نے اسکے ہاتھوں میں پکڑی شرٹ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"میں دوبارہ کر لاتی ہوں۔۔"

ملیحہ دوبارہ باہر چلی گئی تھی اسے لگا تھا عالہان اس سے بولے گا رہنے دو یہ کام تم سے نہیں ہوتے پر یہ صرف اسکا خیال ہی تھا عالہان نے اسے روکا نہیں تھا بلکہ تین دفعہ وہ شرٹ پریس کروائی تھی، چوتھی دفعہ اسے شرٹ پسند آئی تھی۔

"نارمل ہے جاؤ اب ناشتہ بنا کر لاؤ میرے لئے۔۔"

عالہان ایک نظر شرٹ کو دیکھ کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا۔

"کھڑی کیوں ہو ناشتہ بنانے کے لئے بولا ہے میں نے۔۔"

اسے وہی اپنے ہاتھوں سے کھیلتا دیکھ وہ چڑھ کر بولا تھا۔۔

"اور نیچے جا کر اگر تم نے یہ بولا کہ میں نے تم سے شرٹ پریس کروائی ہے یا تمہیں ناشتہ بنانے کے لئے بولا ہے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"

"پ۔۔۔پر خالا پوچھیں گی تو میں کیا؟"

"تو کہہ دینا تم اپنے شوہر کے لئے خود ناشتہ بنانا چاہتی ہو۔۔"

عالہان نے اسے مشورے سے نوازا تھا اس سے بحث کا کوئی فائدہ نہیں تھا اس لئے ملیحہ چپ چاپ نیچے چلی گئی تھی۔۔

اسے کمزوری سے چکر آ رہے تھے۔

"ملیحہ تم کچن میں کیا کر رہی ہو اتنی صبح صبح؟"

"و۔۔وہ۔۔۔میں عالہان کے لئے ناشتہ؟"

"تم کیوں ناشتہ بنا رہی ہو؟ کلثوم کو کہہ دو وہ بنا دے گی"

"نہیں۔۔"

ملیحہ تیزی سے بولی تھی

"لیکن کیوں؟"

"کیونکہ میں انکی بیوی ہوں کلثوم نہیں"

ملیحہ کی بات پر گل بیگم ہنسی تھی۔۔

"اچھا تو تم اب اپنے شوہر کے سارے کام خود کرنا چاہتی ہو"

"ج۔۔۔جی۔۔"

"پر بچے تمہیں کہاں آتے ہیں یہ سب کام تم بیٹھو میں بنا دیتی ہوں"

"لیکن خالہ وہ عالیان۔۔"

"عالیان کو میرے ہاتھوں کا ہی ناشتہ پسند تم بیٹھو شاباش میں تمہارے لئے بھی پراٹھے بنا دیتی ہوں"

گل بیگم نے اسکی ایک نہیں سنی تھی اور ناشتہ بنا کر اسکے سامنے رکھا تھا۔۔

"کلثوم جاؤ تم عالی کو ناشتہ دے آو" کلثوم ٹرے پکڑتی سیڑھیاں چڑھ گئی تھی۔

"خالا جانی م میں۔۔"

"ارے تم آرام سے ناشتہ کرو مجھے پتا ہے تمہیں بھوک لگی ہو گی عالہان کھالے گا کھانا۔۔۔"

گل بیگم کی بات پر وہ ٹھیک سے مسکرا بھی نہیں سکی تھی۔۔

"میں زرا علی اور نینا کو دیکھ لوں ابھی تک سوئے ہوئے ہیں کوئی ہوش نہیں کے یونی بھی جانا ہے یا نہیں، آدھی رات کو گھر آتے ہیں صبح اٹھنے کا نام نہیں لیتے"

گل بیگم کی آواز دور ہوتی جا رہی تھی۔

"آپ کو عالہان صاحب بلا رہے ہیں" وہی ہوا جس کا ڈر تھا ابھی اس نے نوالہ منہ کی طرف کیا ہی تھا کہ کلثوم کی آواز آئی تھی۔۔

ملیحہ نے ایک لمبا سانس لیا تھا نجانے اب وہ کیا کرے گا۔

ملیحہ نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا تھا ایک شیشے کا گلاس زور سے اسکے پاؤں کے نزدیک کسی نے مارا تھا۔۔ملیحہ اچھل کر کچھ قدم دور ہوئی تھی۔عالہان نے ایک جھٹکے سے اسے کمرے میں کھینچ کر دروازہ بند کیا تھا۔

"ناشتہ تم نے بنایا ہے؟"

سخت ترین لہجہ اور اسکی سرخ آنکھیں بتا رہی تھی وہ کتنے غصے میں ہے۔

"ع۔۔عالہان۔۔وہ۔۔میں"

"ہاں یانا۔۔۔"

اب کی بار عالہان کے غضب کا نشانہ پاس پڑا شو پیس بنا تھا۔

ملیحہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکی روکی تھی، پورے کمرے میں کانچ کے ٹکرے بکھرے تھے۔

"وہ خالا۔۔جانی نے، عالہان۔میں۔۔سچی میں بنانے۔۔لگی۔۔"

"ہاں یانا۔۔"

اس نے کھانے کا ٹرے پٹکا تھا۔

"نا۔۔۔"

وہ زور سے آنکھیں بند کرتی نفی میں سر ہلا گئی تھی۔۔

کانچ کا ٹکڑا اٹھاتا عالہان اس کے قریب آیا تھا۔۔وہ ڈر کے مارے اس سے دور ہوئی تھی لیکن تب تک عالہان اس کی شہہ رگ پر کانچ کا ٹکڑا رکھ چکا تھا۔۔

"پلیز عالہان میں بنانے لگی تھی پر خالہ"

"ایک بات یاد رکھنا ملیحہ عالہان آفریدی میری زندگی میں تمہاری اہمیت 0 ہے، میں نے تم سے شادی اپنی بہن کی خوشیاں بچانے کے لئے کی ہے نہیں تو اپنے باپ کی قاتلہ کو میں ایک منٹ بھی اپنی نظروں کے سامنے برداشت نہیں کر سکتا"

"تم یہ نکھرے دکھا کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو بولو؟"

اس نے ٹکرے کو ہلکا سا دبایا تھا ملیحہ کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی تھی۔

"تم میری محبت نہیں ہو جو میں تمہارے نکھرے اٹھاؤں، مجھے میرا حکم نا ماننے والے لوگ زہر لگتے ہیں تم نے کیسے جرت کی یہ؟"

"آ۔۔ئی۔۔ آئی۔۔ایم۔۔س۔۔سوری۔۔۔"

"موت سے بہت ڈر لگتا ہے نا تمہیں؟ کسی کو موت دیتے ہوئے نہیں لگتا کیا؟"

"ع۔۔ع۔۔عالہا۔۔"

"تمہاری اہمیت ان کانچ کے ٹکروں جیسی ہے جسے میں کسی بھی وقت اٹھا کر پٹک سکتا ہوں،

تم جیسی خود غرض لڑکی کے ساتھ رہنا بھی میں اپنی توہین سمجھتا ہوں،

اور اگر تم میرے باپ کی میری خوشیوں کی قاتل نا بھی ہوتی تو بھی تم جیسی ڈرپوک لڑکی میری پسند کبھی نا ہوتی ،یہ آخری دفعہ تھا، آج کے بعد اگر ایسا ہوا تو انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی"

ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ تا وہ باہر چلا گیا تھا لیکن جاتے جاتے ملحیہ کو اسکی اوقات یاد دلا گیا تھا۔۔

اپنی گردن پر اسے چھبن محسوس ہوئی تھی، ہلکے سے دباؤ سے خراش آگئی تھی، آنسو لڑیوں کی طرح بہہ رہے تھے، لیکن اب اسے ان سب کی عادت ڈالنی تھی۔۔

اپنی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑ کر اس نے کمرے کی صفائی شروع کی تھی، کمرے کی بات کمرے میں ہی رہنی چاہیے تھی۔

لیکن پھر بھی اسے عالہان سے اتنے سخت رویے کی امید نہیں تھی نجانے کیوں اسے لگتا تھا کہ عالہان اب بھی اسکی پرواہ کرتا ہے لیکن آج وہ بھرم بھی ٹوٹ گیا تھا۔

کھانے کو دیکھ کر اسکا دل اچاٹ ہوا تھا، آج پھر اس کی بھوک مر گئی تھی کاش وہ ایک ہفتہ اس کی زندگی میں آتا ہی نا۔

عالہان نے شروع سے ہی اسے دھتکارا تھا وہ تو اس سے پہلے دن سے ہی نفرت کرتا تھا وہ اسکی محبت کی عادی ہی کہاں تھی اس نے حسین خواب دکھائے تھے لیکن اب وہ اسے اسکی اوقات بتا رہا تھا۔۔

اسکی دس دفعہ پریس کی ہوئی شرٹ ویسے ہی بیڈ پر پڑی تھی جسے اس نے اٹھا کر الماری میں رکھ دیا تھا۔

پورے کمرے کی اچھے سے صفائی کر کے اس نے گردن پر بیس لگائی تھی جس سے اسکا زخم چھپ گیا تھا۔۔

ایک بار پھر آنسو باہر آنے کے لئے بے تاب تھے، اب باہر سے خالہ کی آوازیں آ رہی تھی لیکن وہ کمرہ لاک کرتی بستر میں گھس گئی تھی، اس وقت وہ بات کرنے کی حالت میں نہیں تھی۔۔

"تو کیا یہی میری اوقات ہے"

"اللہ تعالیٰ مجھ سے پیار نہیں کرتے میرا سب کچھ چھین لیا ملیحہ کے ماما بابا ملیحہ کو کوئی خوش نہیں رہنے دیتا"

"آہ کاش ماما آپ ہوتی بابا ہوتے"

اسکی آنکھیں بھاری ہو رہی تھی آنسو باہر نکلنے کے لئے بے تاب تھے۔

"ملیحہ"

کسی کی آواز گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی تھی۔

"ملیحہ "

یہ آواز جانی پہچانی تھی۔۔وہ تڑپ کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی وہ کہاں تھی یہ کیسا باغ تھا۔

"ملیحہ "

"ماما۔۔"

"میری بچی ادھر آؤ ماما کے پاس آؤ"

وہ اپنی جگہ پر جیسے فریز ہو گئی تھی وہ نورانی چہرہ اپنی باہیں پھیلائے کھڑا اسے اپنے پاس بلا رہا تھا۔

"ماما"

"آؤ میری جان ماما ملنے آئی ہیں"

"یہ خواب ہے"

وہ ہلکا سا بڑبڑائی تھی۔

"آپ رو رہی تھی میں اسی لئے آئی ہوں کوئی ایسے روتا ہے کیا؟"

آہ کاش وہ انھیں بتا پاتی کہ آپ کے جانے کے بعد ملیحہ پل پل روئی ہے۔

"بیٹیاں ماؤں سے کچھ نہیں چھپاتی آؤ میری جان"

لیکن وہ ہل نہیں پا رہی تھی وہ جانا چاہتی تھی انکے گلے لگنا چاہتی تھی پر ایسے جیسے اسکے پاؤں فریز ہو گئے تھے۔

وہ نورانی چہرہ اسکے قریب آیا تھا اور بغیر کسی پل کی دیر لگائے اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔

"ماما"

"ماما کی جان ماما کو بتاؤ کیا بات ہے؟"

"ملیحہ سے کوئی پیار نہیں کرتا"

"اللہ تعالیٰ تو کرتے ہیں نا پیار آپ سے"

"تو پھر وہ سب کچھ کیوں چھین لیتے ہیں مجھ سے"

"غلط بات ایسے نہیں کہتے وہ تو آزماتے ہیں انکو جو اسے بہت پیارے ہوتے ہیں تم اللہ تعالیٰ کو بہت پیاری ہو"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

""""اور قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے """"

"آپ کو صبر کرنا ہے ملیحہ یہ رونا دھونا اپنی قسمت کو کوسنا میں نے یہ تو کبھی نہیں سکھایا تھا آپ کو'

"پر ماما میں تھک گئی ہوں اللہ تعالیٰ سب کچھ ٹھیک کیوں نہیں کر دیتے کیا انھیں میری سسکیاں سنائی نہیں دیتی
"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"ڈرو نہیں، میں تمہارے ساتھ ہی ہوں۔

سب کچھ سن بھی رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں"

ملیحہ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"ماما"

"اللہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں ملیحہ بہت پیار کرتے ہیں"

وہ نورانی چہرہ اس سے دور ہوتا جا رہا تھا لیکن پتا نہیں ملحیہ پر سکون کیوں تھی۔

"ماما "

وہ یکدم خواب سے بیدار ہوئی تھی آس پاس کوئی جنگل نہیں تھا کوئی نورانی چہرہ نہیں تھا اس نے اپنی آنکھوں کو چھوا تھا اسکی آنکھیں نم تھی وہ رو رہی تھی۔

آج پہلی دفعہ اسکی ماما خواب میں آئی تھی اس کے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔

ماں باپ اولاد کے درد کو قبر میں بھی محسوس کر سکتے ہیں آج اسے اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا۔

"ایم سوری اللہ جی۔۔"وہ جیسے شرمندہ ہو گئی تھی۔

"ملیحہ کمزور نہیں پڑے گی میں اس امتحان میں ضرور کامیاب ہوں گی "

وہ خود سے عہد کر رہی تھی۔

عالیہان آدھی رات کو گھر آیا تھا آفس سے وہ کب کا فری ہو چکا تھا لیکن فلحال وہ اسکا سامنہ نہیں کرنا چاہتا تھا وہ اپنے صبح کے رویے پر بہت شرمندہ تھا اسے یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا پر پتا نہیں اپنے دل کی بدلتی حالت پر وہ غصے میں سب بول گیا تھا۔۔

وہ ملیحہ سے نفرت کرنا چاہتا تھا وہ نفرت کی ہی حقدار تھی لیکن اس کا دل کیوں اسکا ساتھ چھوڑ رہا تھا۔اس لڑکی کے آنسو کیوں اسے تکلیف پہنچاتے تھے۔

وہ تھک کر صوفے پر گرا تھا، اپنے بالوں کو بے بسی سے پکڑ کر پیچھے کیا تھا وہ پریشانی میں یہی کرتا تھا۔۔

"کہاں تھے تم؟"

گل بیگم نے حال کی ساری لائٹس جلائی تھی۔

"آفس تھا اور کہاں ہو سکتا ہوں؟"

عالیہان ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا بولا تھا۔

"تمہیں احساس ہے کہ اس گھر میں تمہاری ایک عدد بیوی بھی رہتی ہے"

"ماما میں بہت تھک گیا ہوں ریسٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔"

وہ صوفے سے کھڑا ہوا تھا۔

"تمہارا یہ رویہ میری سمجھ سے باہر ہے میں نے تمہیں ہزار فون کئے تم نے ایک فون نہیں اٹھایا؟"

"ماما میں آفس کام کرنے کے لئے جاتا ہوں، مجھے دن میں پتا نہیں کتنی میٹینگز کرنی پڑتی ہیں میرے پاس فون اٹھانے کا وقت نہیں ہوتا اور رہی بات ملیحہ کی تو وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے جو میں دن میں ہزار دفعہ فون کر کے اسکی خیریت دریافت کروں وہ میری بیوی ہے میں جانتا ہوں اسے کیسے ہینڈل کرنا ہے"

وہ کچھ چڑچڑا سا ہوا تھا۔

گل بیگم نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"ماما، میں جا کر اسے منالوں گا آپ سو جائیں۔۔"

"وہ روم میں نہیں ہے"

گل بیگم کی بات پر وہ الٹے پاؤں گھوما تھا۔

"کیا مطلب روم میں نہیں ہے؟ آپکے روم میں ہے کیا؟"

ملیحہ میں نے تمہیں وارن کیا تھا، کمرے کی بات کمرے میں ہی رہنی چاہیے یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔

غصے سے سوچتے ہوئے عالہان گل بیگم کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

"وہ میرے کمرے میں نہیں ہے عالہان"

"کیا مطلب ہمارے روم میں نہیں ہے وہ آپکے روم میں بھی نہیں ہے تو کہاں ہے ملیحہ؟"

"اچھا تمہیں اسکی پرواہ ہے؟""

"ماما پلیز فار گاڈ سیک مجھے بتایئے ملی کہاں ہیں؟"

اس کے لہجے میں تڑپ شامل تھی ہزاروں وسوسے اس کے دماغ میں آئے تھے۔۔

"کیا وہ گھر چھوڑ کر؟ کیا اس نے ماما کو سب بتا دیا؟"

"ہسپتال ہے وہ""

گل بیگم کی بات پر اسے صحیح معنوں میں دچھکا لگا تھا۔۔

"What ....hospital?"

"لیکن کیوں؟"

"ک۔۔ کیا ہوا ہے اسے؟"

"ماما پلیز مجھے بتائیں؟"

لہجے میں واضح تڑپ تھی، کہیں اس نے خود کو کوئی نقصان نا پہنچا لیا ہو ایک ہی خیال بار بار دل میں آ رہا تھا۔۔

"بھائی ہادی اور علی اسکے پاس ہیں آپ ریسٹ کرے وہ آتے ہی ہوں گے"

نینا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا، پر وہ سب کو اگنور کرتا باہر چلا گیا تھا اس وقت اسے ملیحہ کے پاس پہنچنا تھا

۔

"کیا بھائی یہ بھول گئے ہیں کہ وہ لڑکی ہماری خوشیوں کی قاتل ہے"

"ہر کوئی اس سے ہمدردی کرتا ہے ہادی کا ملیحہ کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا اور اب بھائی بھی"

ریش ڈرایو کر کے وہ علی کے بتائے ہوئے ہسپتال پہنچا تھا، اپنے دل کی بدلتی کیفیت پر وہ خود حیران تھا، دل کی دھڑکن جیسے تھم رہی تھی۔۔اس سے دوری کا خیال سوہان روح تھا۔

بار بار اسے اپنے رویے پر شرمندگی ہو رہی تھی، صبح وہ کس طرح ڈر کر رو رہی تھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہ نرس کے بتائے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"تم چیٹینگ کر رہے ہو علی میں تم سے بات نہیں کر رہی""

"حد ہے ملی میں نے کب چیٹینگ کی"

"ہادی تم نے دیکھا نا اس نے چیٹینگ کی ہے میری گوٹی نہیں مرتی تھی"

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہے ملی تم چیٹینگ کر رہے ہو؟"

"تم دونوں ایک ساتھ مل کر مجھے جھوٹا ثابت کرنا چاہ رہے ہو"

"تم جھوٹے ہو یہ ہمیں ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے"

"بس بس جیجا جی، ایک تو میں سپیشل تم لوگوں ساتھ لڈو سٹار کھیل رہا ہوں اور تم لوگ مجھے ہی جھوٹا کہہ رہے ہو
"

"تو ہم نے تو نہیں کہا تھا ہمارے ساتھ کھیلو"

"تمہارا جو یہ سڑا ہوا منہ بنا ہوا تھا اسے ٹھیک کرنے کے لئے ہی کھیل رہا تھا"

"بس کرو تم علی اسے ریسٹ کرنے دو"

"مجھے گھر جانا ہے ہادی یہ ڈرپ کب ختم ہو گی"

"بس تھوڑی سی رہ گئی ہے علی تم جاؤ کچھ کھانے کے لیے لاؤ اس کے لئے"

"میں نہیں کھاؤں گی کچھ بھی پچھلے پانچ گھنٹوں سے تم لوگ مجھے کھلا رہے اب بس"

"ہاں تم تو کھا کر بہت موٹی ہو گئی ہو اتنی کے یہ بیڈ بھی ٹوٹ جائے گا، تم زمین پر قدم رکھو گی تو زمین پھٹ جائے گی مجھے ایک کک ماروں گی تو میں وہ مر کری میں جا کر گرو گا" علی کچھ اس سٹائل سے بولا تھا کہ

ہادی کا قہقہ گونجا تھا، اور ساتھ میں ملیحہ کی ہنسی کی کھنک بھی سنائی دی تھی۔

عالیہان نے مٹھیوں کو زور سے بھینچا تھا۔۔

ضبط سے آنکھیں بند کی تھی، وہ یہاں اسکی فکر میں مرا جا رہا تھا لیکن وہ تو بالکل ٹھیک تھی کیونکہ ہادی اس کے ساتھ تھا جب ہادی اس کے ساتھ ہوتا تھا تو وہ یونہی خوش رہتی تھی۔

"ب۔۔بھائی؟"

ملیحہ کی ہنسی کو بریک لگی تھی وہ نظریں جھکا گئی تھی جب کے ہادی نے اس کے چہرے کا بدلتا رنگ بہت غور سے دیکھا تھا۔

"گھر چلیں؟"

عالہان نے دو لفظی بات سنجیدگی سے کی تھی۔

"ڈرپ اتار دیں"

علی نے نرس کو بلایا تھا لیکن اس کی جگہ وارڈ بوائے کو ملیحہ کی طرف بڑھتا دیکھ عالہان اس کے درمیان میں آیا تھا

۔

وہ سب حیران پریشان کھڑے عالہان کو دیکھ رہے تھے۔۔

"نرس کو بلاؤ"

"سر ایکچیلی اسکی ڈیوٹی ختم ہو گئی ہے"

"کیا اس پورے ہسپتال میں ایک ہی نرس موجود ہے کیا بولو؟"

وہ غصے سے چیخا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے عالی ڈرپ ہی اتارنی ہے وہ اتار دیتا ہے،

"آپ اپنا کام کیجیے۔۔"

ملیحہ کو ڈرتے دیکھ۔۔ہادی نے واڑد بوائے کو اشارہ کیا تھا

Don't u dare

وہ بیچارہ مرتا کیا نا کرتا جلدی سے ملیحہ سے دور ہوا تھا کیونکہ اسے اپنی جان پیاری تھی اور یہ بندہ جس طرح اسے آنکھیں دکھا رہا تھا ممکن تھا اسے مار ہی دیتا۔

عالہان ملیحہ کے نزدیک آیا تھا۔۔اس نے زور سے بستر کو مٹھیوں میں بھینچا تھا۔۔

وہ اس سے ڈر رہی تھی اور عالہان کو یہ بات زہر لگی تھی،اس نے آرام سے ڈرپ اتاری تھی۔اور ایک منٹ میں اسے اپنی باہوں میں بھرا تھا۔۔

جب کہ پیچھے علی اور ہادی منہ کھولے اسے دیکھتے رہ گئے تھے۔۔

ہسپتال میں لوگوں کے ہجوم میں وہ بغیر کسی کی پرواہ کئے اسے گود میں اٹھائے چل رہا تھا۔

ڈر اور شرمندگی کے مارے وہ اس کے سینے میں ہی اپنا چہرہ چھپا گئی تھی۔

دوپہر تین بجے کے قریب وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی تو زور سے سر چکرایا تھا۔ دو قدم آگے چلی ہی تھی کہ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا تھا وہ وہی ڈھیر ہوئی تھی اس کے بعد جب اس نے آنکھیں کھولی تو وہ ہسپٹال میں تھی۔

ہادی اور علی اس کے پاس تھے ڈاکٹر بتا رہا تھا کہ دو دن معدہ خالی رہنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی ڈاکٹرز کا کہنا تھا وہ مسلسل کسی زہنی دباؤ کا شکار ہے۔۔

ہادی اور علی کے ڈھیروں سوالات تھے پر اسکے پاس کسی کا جواب نہیں تھا انھیں شک نا ہو جائے اس لئے وہ ان سے بے تکلف ہو کر باتیں کر رہی تھی۔۔

لیکن اب عالہان کا رویہ ؟

پورے راستے وہ سنجیدگی سے کار ڈرائیو کرتا آیا تھا، فون پر اس نے گل بیگم کو بتا دیا تھا کہ ملحیہ اسکے ساتھ آ رہی ہے وہ بے فکر ہو کر سو جائیں۔۔

ملیحہ کو اسکی خاموشی سے بھی خوف آرہا تھا، گھر آکر بھی وہ بنا اس سے کوئی بات کیے کمرے کی طرف بڑھا تھا ،اس نے ایک دفعہ بھی ملیحہ سے اسکا حال پوچھنے کی زحمت نہیں کی تھی نا ہی اسے اپنے ساتھ کمرے میں آنے کو بولا تھا۔

اسکی آنکھوں میں آنسو آئے تھے ایک پل کو اسے لگا تھا وہ اس کے لئے پریشان ہے لیکن یہ اس کا خیال ہی تھا وہ اسے بنا اپنے ساتھ لئے سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔

ڈرپ کی ڈوز کافی ہیوی تھی۔

وہ ٹھیک سے چل بھی نہیں پا رہی تھی، بامشکل سیڑھیاں چڑھتے وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

وہی اندھیرا، اس نے گھبرا کر لائٹ کا سیوچ آن کیا تھا، سامنے ہی بیڈ پر وہ آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا لائٹ آن ہونے پر اس نے ایک سیکینڈ کے لئے آنکھوں سے بازو ہٹایا تھا پھر اسے دیکھ کر کروٹ بدل گیا تھا۔

وہ چپ چاپ بیڈ کی دوسری طرف آکر لیٹی تھی۔

عالہان غصے سے اٹھا تھا اور کمرے کی ساری لائٹس آف کی تھی۔

"پلیز لائٹ آن کر دے"

"تمہیں لگتا ہے تمہارے یہ ڈرامے مجھ پر اثر کریں گے"

عالہان کی بات اس بالکل سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کھانا نا کھا کر تم سب کے سامنے یہ ثابت کرنا چاہتی ہو کہ میں بہت ظلم کرتا ہوں تم پر مینا؟"

"م۔۔میں ایسا کچھ نہیں چاہتی"

"ویسے مجھے لگا تم مر ور جاؤ گی پر بہت ڈھیٹ جان ہو تم"

عالہان بات کرتے ہوئے ہنسا تھا اور اسکی ہنسی کسی تیر کی طرح ملیحہ کو چبھی تھی۔

اسکا حال پوچھنے کے بجائے وہ اسے اور باتیں سنا رہا تھا۔

"اب تم رونا شروع کر دو گی یہی تو آتا ہے تمہیں، پر ان آنسوؤں کا صرف ہادی پر ہی اثر ہوتا ہو گا مجھ پر نہیں"

نیند سے بوجھل ہوتی سرخ آنکھیں اس نے اٹھائی تھی، میڈیسن کا اثر ہو رہا تھا عالہان نظریں چرا کر رہ گیا تھا۔

کانٹے دار طنز کرتے ہوئے وہ کروٹ بدل گیا تھا، ملیحہ کو سردی لگ رہی تھی لیکن بلینکٹ سارا وہ خود پر لے چکا تھا اس نے جان بوجھ کر کمرے کا ہیٹر بھی بند کر دیا تھا۔

پھر سے وہی اندھیرا تھا، وہی سائے درد سے بھاری ہوتا سر۔۔

وہ غنودگی میں جا رہی تھی۔عالہان کی باتیں دماغ میں گھومی تھی بند پلکوں پر آنسو ٹھہرے تھے۔

اس نے کروٹ بدلی تھی، پر سردی سے پورا وجود کانپ رہا تھا، اور موصوف پورا کا پورا بلینکٹ خود پر اوڑ چکے تھے
۔

"ا۔۔۔اللہ۔۔۔یہ شخص کتنا ظالم تھا۔۔۔"

اتنی نفرت تھی اسے ملیحہ کے وجود سے کہ ایک بار بھی اسکا حال نہیں پوچھا۔۔

میڈیسن کی ڈوز ہیوی تھی اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔

"ع۔۔ل۔۔لہان۔۔"

لبوں سے ہلکی سی آواز نکلی تھی۔۔

نیند میں ملیحہ کو محسوس ہوا تھا کہ اس پر کسی نے بلینکٹ اوڑاہے پر وہ پوری کی پوری بلینکٹ میں گھس کر گہری نیند سوئی ہوئی تھی اور اپنے ساتھ جاگتے وجود کی نیند حرام کر گئی تھی۔

******

"ماما جانی ایک کپ کافی"

عالہان ابھی اٹھ کر نیچے آیا تھا۔

"اب خالی پیٹ کافی پیو گے میں ناشتہ بنا دیتی ہوں"

"ماما۔۔۔میرا۔سر درد کر رہا ہے اس وقت کافی چاہیے بس"

"کیا ہوا آنکھیں بھی اتنی سرخ ہیں رات کو ٹھیک سے سوئے نہیں؟"

عالہان نے کل رات کے بارے میں سوچا تھا نیند میں جیسے وہ اس سے چپک کر سو رہی تھی اسکا جینا حرام ہی تھا اوپر سے نیند میں اور معصوم لگتی ہے بندہ کرے بھی تو کیا؟

"کن سوچوں میں پڑ گئے ملی تو ٹھیک ہے نا؟"

"ماما ٹھیک ہے وہ پر میں اب ٹھیک نہیں رہوں گا"

آخری بات اس نے منہ ہی منہ میں کی تھی۔

"کیا بات ہے آج تو صبح صبح ہی آپ نے درشن کروا دیے"

"میری چھوڑو تم آج اتنی جلدی کیسے اٹھ گئے؟"

"افسوس سے میری آج کلاس ہے سات بجے بس"

علی نے کہتے ہوئے ہاتھ عالہان کی کافی کی طرف بڑھایا تھا جو عالہان اس سے پہلے ہی پکڑ چکا تھا۔

"کیا یار بھائی مجھے پی لینے دیں میں نے یونیورسٹی جانا ہے"

"تو؟"

"مجھ پر احسان کر رہے ہو نا جاؤ"

"آپ تو پہلے سے زیادہ سڑ گئے ہیں، ماما آپ ہی دے دیں مجھے اپنی کافی"

"جلدی اٹھ جانا تھا تو بنا لینی تھی اب سیدھا یونی جاؤ"

گل بیگم نے بھی اپنی کافی چھپائی تھی۔

"حد ہے بھائی بندوں کی مائیں کہتی گھر کی چیزیں کھاؤ، ناشتہ کر کے جاؤ اور ایک میری اماں ہیں خالی پیٹ مجھے بھیج رہی"

"بیٹا جن کی تم جیسی اولاد ہو نا انکی مائیں ایسی ہی ہوتی ہیں اور کیا میں نہیں جانتی تم فجر کے وقت فریج میں گھسے کیا کر رہے تھے؟"

"ماما اتنی سردی ہے میرے روم کا ہیٹر کس نے بند کیا؟"

نینا آنکھیں ملتی باہر آئی تھی۔

ان سب نے گہری نظروں سے علی کو دیکھا تھا جو شوپیس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو چکا تھا۔

"کیا مطلب مجھے کیوں گھور رہے آپ لوگ؟"

علی سب کی نظریں خود پر محسوس کرتا بولا۔

"ماما میں نے اسکی جان نکال دینی میری ابھی آنکھ لگی تھی"

نینا آکر اب گل بیگم کے ساتھ بیٹھی تھی سر انکے کندھے پر رکھتے آنکھیں بند کی تھی۔

"تو کس نے کہا تھا آدھی آدھی رات تک جاگ کر اپنے مجازی خدا سے بات کرو"

"اسے ملیحہ سے فرصت ملے تو مجھ سے بات کرے نا"

نینا نیند میں بڑبڑائی تھی۔

سب اسکی بات پر خاموش ہوئے تھے جب کے عالیہان نے کافی کا آدھا کپ واپس رکھ دیا تھا۔

"میں تیار ہو کر آتا ہوں"

وہ ایک نظر نینا کے سوئے ہوئے چہرے پر ڈالتا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔

ملیحہ کی آنکھ ابھی ابھی کھلی تھی خود کو کمرے میں اکیلا پا کر اس نے شکر کیا تھا کہ وہ جا چکا ہے۔

خوشی خوشی اٹھ کر فریش ہوئی تھی چہرہ زرد ہو چکا تھا، سردی کی وجہ سے ناک ہلکی ہلکی سرخ ہو رہی تھی وہ بالوں کا ایسے ہی رف سا جوڑا بنائے شال اوڑھ گئی تھی۔

کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ وہ نئی نویلی دولہن ہے، ابھی وہ کمرے سے باہر نکلی ہی تھی کے عالہان سے سامنہ ہوا تھا

۔

"کہاں جا رہی ہو تم؟"

"و۔۔وہ۔۔م۔میں۔۔ن۔۔نیچے ج۔۔جا رہی"

اس نے ایک قدم پیچھے لیا تھا۔

"میرے کپڑے نکال دئے تم نے؟"

عالہان نے ایک قدم آگے لیا۔

"و۔۔وہ۔۔؟"

"نکالے یا نہیں"

وہ ایک قدم اور نزدیک آیا تھا۔

"ن۔۔ نہیں مجھے ل۔۔لگا۔۔ آپ۔۔چلے گئے۔۔ہونے"

"اور تمہیں ایسا کیوں لگا؟"

ایک بے مطلب سوال تھا جس کا جواب ملیحہ کے پاس نہیں تھا،وہ ایک قدم اور قریب آیا تھاوہ دونوں اب کمرے میں آچکے تھے۔

"می۔۔میں نکال۔۔دیتی ہ۔۔ہوں۔۔"

وہ جلدی سے الماری کی طرف بھاگی تھی۔

صبح صبح وہ اسکا سامنہ تو بالکل نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"نیند میں تو ایسے چپک کر سوتی ہے اور حوش میں میرے سائے سے بھی دور بھاگتی ہے"

عالہان نے منہ بنایا تھا۔۔

ملیحہ نے جلدی سے اس کے لئے قابل قبول کپڑے نکالے تھے جسے عالہان نے دس دفعہ ریجیکٹ کیا تھا اب کی بار ملیحہ نے بلیو شرٹ اور ڈریس پینٹ نکالی تھی۔

کسی نے دروازے پر دستک دی تھی۔

"آجاؤ"

"وہ ملیحہ میڈم کو نیچے ہادی صاحب بلا رہے ہیں"

کلثوم کی بات سن کر عالہان کے ماتھے پر اچھے خاصے بل پڑے تھے۔

ملحیہ کپڑے بیڈ پر رکھتی باہر کی طرف بڑھنے ہی والی تھی جب اسکی کلائی کسی کی جارحانہ گرفت میں آئی تھی۔

"میں نے کہا تمہیں جانے کے لیے؟"

"م۔۔میں نے کپڑے نکال دیے۔۔ہیں"

"اس کے ساتھ میچنینگ ٹائی بھی نکالو"

دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی تھی۔

"ملیحہ ہادی صاجب کہہ رہے ہیں انھیں آپ سے ضروری بات کرنی ہے نیچے آئیں"

"کلثوم ایک بار تمہیں کہہ دیا ہے ناوہ آرہی ہے اب دوبارہ مت آنا اپنے ہادی صاحب کو بولو انتظار کریں"

عالہان کا موڈ ایک دم بدلا تھا کلثوم بیچاری ڈانٹ کھا کر نیچے چلی گئی تھی۔

ملیحہ کو اسکا رویہ سمجھ نہیں آرہا تھا،اس نے ایک ٹائی نکال کر باہر رکھی تھی۔

"یہ بلیک ٹائی پہنوں گا میں۔۔"

عالہان نے ٹائی کو غصے سے نیچے پھینکا تھا۔

ملیحہ ڈرتی ساری ٹائی نکال کر باہر لے آئی تھی۔

"لگتا ہے بہت جلدی ہے تمہیں اپنے ہادی سے ملنے کی"

"ک۔۔کیا۔۔مطلب؟"

"میری باتوں کا مطلب تم کیسے سمجھو گی تمیں بس ہادی کی ہی باتیں سمجھ آتی ہیں ہینا؟"

عالہان نے ایک جھٹکے سے اسکی کمر پر اپنے بازوں کا حصار بنایا تھا۔

"آپ۔۔غ۔۔غلط۔۔ سمجھ۔۔"

"ٹائی پہناو مجھے"

عالہان نے وہی بلیک ٹائی اسے پکڑائی تھی۔

"م۔۔م۔۔مجھے۔۔ن۔۔ نہیں"

"مجھے انکار سننا بالکل بھی پسند نہیں ہے مس از"

کمر پر گرفت مظبوط ہوئی تھی۔۔

"جلدی کرو مجھے آفس کے لئے دیر ہو رہی ہے"

عالہان کے اتنے قریب اور سخت گرفت وہ کچھ بھی بولنے سے قاصر تھی ماتھے پر ننھے پسینے کا قطرے نمودار ہوئے تھے۔

اپنے قدموں پر تھوڑا اونچا ہوتی وہ ٹائی اسکے گلے میں ڈال چکی تھی، اب اسکے آگے کیا کرنا تھا یہ اسکے فرشتوں کو بھی نہیں پتا تھا۔۔

بے بسی سے اس نے اپنے ہونٹ کچلے تھے۔

"ان کو سزا دینا کب بند کرو گی تم؟"

عالہان کی بات پر وہ سرخ پڑی تھی۔

عالہان اسے چھوڑتا اپنی ٹائی اتار کر اسکے گلے میں ڈال چکا تھا۔

"تمہیں تو کوئی کام آتا نہیں میں ہی تمہیں سکھا دیتا ہوں"

عالہان نے ٹائی کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔

ملیحہ نے اس وقت کو کوسہ تھا جب وہ اٹھی تھی اگر سوئی رہتی تو یہ سب نا ہوتا۔

"ویسے کل ڈرامہ اچھا کیا تھا تم نے؟"

ملیحہ نے حیران نظریں اٹھائی تھیٔ لیکن وہ اپنے کام میں مصروف تھا۔

"لیکن وہ کیا ہے نا میں بہت سخت جان ہوں اگر تم مر بھی جاؤ تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا"

عالہان نے ٹائی کا ایک بل لیا تھا،

ملیحہ کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

"لیکن میں تمہیں اتنی جلدی مرنے نہیں دوں گا ابھی تو تم سے بہت حساب باقی ہیں"

وہ اپنے کام میں مصروف بہت سکون سے بول رہا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے میں اپنا بدلا بھول جاؤں گا؟ اس معصوم چہرے کے پیچھے چھپی ایک قاتل کو بھول جاؤں گا؟"

آنسو ملیحہ کی پلکوں سے اترتے نیچے چلے گئے تھے۔

"میرے باپ کو مار کر تمہیں سکون نہیں ملا جو تم اب میری بہن کی خوشیوں کی دشمن بن گئی"

عالہان نے ٹائی کو زور سے کسا تھا ملیحہ کا سانس بند ہوا تھا۔۔

"ع۔۔ع۔۔ع۔۔عالہان۔۔"

ملحیہ نے اپنے گلے پر ہاتھ رکھے تھے۔

"پ۔۔پلیز۔۔"

وہ آنکھون سے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

عالہان نے ٹائی کو ڈھیلا چھوڑا تھا۔

وہ ڈر کے مارے کانپ رہی تھی،خوف اسکی آنکھوں میں واضح تھا،سانس پھول چکا تھا وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

"یہ آج کی سزا ہے آج کے بعد اگر تم نے میری کوئی بات بھی ماننے سے انکار کیا تو سزا اس سے ڈبل ہو گی جو تم سہہ نہیں پاؤ گی میری جان "

ایک بار پھر ملیحہ آفریدی کو اپنا آپ بے معنی لگا تھا وہ جب چاہتا اسکے کردار کی دھجیاں اڑا جاتا تھا اس کے الفاظ، الفاظ نہیں زہر میں ڈوبے ہوئے تیر تھے جو اس کے دل میں پیوست ہو کر رہ جاتے تھے۔۔

Δ_____Δ_____Δ

"خالا جانی میں کیسے رہوں گی آپ کے بغیر آپ پلیز مت جائیں اگر جانا ہے تو آج ہی واپس آ جایئے گا نا پلیز۔۔۔۔"

گل بیگم کے سسرالی رشتے داروں میں کسی کی وفات ہو گئی تھی علی اور گل بیگم دونوں واپس گاؤں جا رہے تھے لیکن ملیحہ بضد تھی کہ وہ نا جائیں کیونکہ بقول اسکے وہ اتنے برے گھر میں اکیلی نہیں رہ سکتی تھی۔

"ارے یار ملی نینا بھی تو گھر ہے اور بھائی بھی ہوں گے تم ایسے ہی ڈر رہی ہو۔۔۔"

اب وہ علی کو کیا بتاتی سب سے زیادہ ڈر تو اسے اس کے بھائی سے ہی لگ رہا تھا پہلے تو وہ گھر والوں کی موجودگی کی وجہ سے تھوڑا بچ جاتی تھی لیکن اب تو اسے موقع مل جائے گا۔ پچھلے واقعے کو ہفتہ گزر چکا تھے ملیحہ نے مکمل اسے اگنور کیا ہوا تھا اس کے اٹھنے سے پہلے ہی اس کے سارے کام کر کے خالا کے پاس جا بیٹھتی تھی دونوں میں بات نا ہونے کے برابر تھی۔

"میرا بچہ بس ایک ہفتے کی ہی بات ہے میں واپس آ جاؤں گی عالیہان ہے نا تمہارے پاس وہ تمہارا خیال رکھے گا۔۔۔"

"خالہ جانی آپ۔۔۔"

"ماما میں بھی آپ کے ساتھ ہی چل رہی ہوں۔۔۔"

"تم ادھر کیا کرو گی"

"مجھے میرے سارے کزنز سے ملنا ہے اور ویسے بھی جو فوت ہوئے ہیں وہ لاریب کے والد تھے تو آپ لوگ عالیہان بھائی کو ساتھ۔۔۔۔"

"نینا جس کا جانا ضروری ہے وہ جا رہے ہیں اگر تمہیں جانا ہے تو چلو۔۔۔" گل بیگم نے بیچ میں ہی اسکی بات روکی تھی۔

"پر آپ لوگ بھائی سے یہ بات کیوں چھپا رہے ہیں۔۔۔"

"نینا تم چل رہی ہو یا نہیں؟"

علی ملیحہ کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر غصے سے بولا تھا۔

"دوسروں کے کئے کی سزا ہم کب تک بھگتیں گے"

نینا پیر پٹکتی باہر بڑھی تھی۔

"کیا لا۔۔لاری۔۔لاریب کے بابا؟"

"کچھ نہیں ہوا ملی تم خیال رکھنا اپنا بھی اور عالہان کا بھی میں ہادی کو بول دیتی ہوں جب تک عالی نہیں آجاتا وہ تمہارے پاس ہی رکے گا۔۔۔" گل بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے جیسے بہلایا تھا۔

"ماما چلئے دیر ہو رہی ہے۔۔۔" علی نے باہر سے ہی آواز لگائی تھی۔

گل بیگم کب کی جا چکی تھی لیکن وہ وہی دروازے پر کھڑی سوچ رہی تھی کہ اسکا قصور کیا تھا؟؟ عالہان سے نکاح کرنا اور اب عالہان سے محبت کرنا وہ کسی بھی معافی کے لائق نہیں تھی اگر عالہان کو لاریب کے بابا کے بارے میں پتا چلا تو؟

"کن سوچوں میں گم ہے میری گڑیا۔۔۔؟"

اچانک ہادی کی آواز پر وہ اچھلی تھی۔

"اللہ ہادی ڈرا دیا آپ نے مجھے۔۔۔"

واقعے بہت ڈر گئی تھی۔

"ایک تو تم ہر چیز سے ڈرتی ہو اندھیرے سے بارش سے اونچا بولنے سے اور بتاو کس کس چیز سے ڈرتی ہو تم؟؟"

"کسی بہت اپنے کو کھونے سے۔۔۔"

ملیحہ کی آنکھوں میں عالہان کا عکس اترا تھا چہرے پر اداسی چھائی تھی۔

"کیا سب ٹھیک ہے ملیحہ ؟"

"ہ۔۔ہاں سب ٹھیک ہے آپ اندر آئے نا پھر آپ بولے گے ملحیہ نے کافی کا بھی نہیں پوچھا"

وہ ہنسی تھی اور وہ بہت کم ہنستی تھی۔ہادی نے اسے غور سے دیکھا تھا جو دل کہہ رہا تھا وہ سچ نا ہو کبھی پھر اپنی سوچوں کو جھٹکتا وہ اس کے ساتھ ہی اندر آیا تھا ملیحہ جلدی سے کچن میں گھسی تھی۔۔۔

دسمبر کی دوپہر میں بھی دھند چھائی نظر آتی تھی لگتا تھا مری کی ساری ٹھنڈی ہوائیں اسلام آباد ہی آ پہنچی تھی۔

"سردی بہت بڑھ گئی ہے نا۔۔۔"ہادی نے ہال میں رکھا ہیٹر آن کیا تھا۔

"سردیاں ہی اچھی ہوتی ہیں آپ یہ گرما گرم کافی پی جیئے۔۔۔"ملیحہ نے دو بھاپ اڑاتے مگ ٹیبل پر رکھے تھے۔

"طبعیت کیسی ہے تمہاری اب ؟"

ہادی نے کافی کا پہلا گھونٹ بھرا تھا۔

"بہت جلدی یاد آ گیا آپکو دو دن سے تو ملنے آئے نہیں"

"میں اس دن آیا تھا تمہارا چیک اپ کروانے جانا تھا پر تمہارے ہسبنڈ نے بولا تم سو رہی ہو اور تمہارا چیک آپ وہ خود کروا سکتا ہے۔۔۔"

ہادی نے ساری بات صاف صاف بتائی تھی

"ہ۔۔ہاں۔و۔۔وہ اس دن سو رہی تھی میں "ملحیہ نے کافی کا مگ لبوں سے لگایا تھا

"تم سو نہیں رہی تھی ملیحہ میں آیا تھا تمہارے کمرے میں پر۔۔۔"ہادی نے بات ادھوری چھوڑی تھی جبکہ ملیحہ کے ہاتھوں کی مگ پر گرفت کمزور ہوئی تھی اور وہ سارا اس کے پاؤں اور ہاتھوں پر گر چکا تھا۔

"اللہ یہ کیا کر دیا تم نے دھیان کہاں ہے تمہارا ملی سارا ہاتھ جلا لیا۔۔۔"

ہادی جلدی سے فریج سے برف نکال کر لایا تھا وہ اپنا ہاتھ پکڑ کر رو رہی تھی۔

"چپ کر جاؤ نا ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"ہادی اسکا ہاتھ پکڑے اوپر برف کی ٹکور کر رہا تھا۔وہ مسلسل رو رہی تھی جیسے رونے کا بہانہ مل گیا ہو ایک ہی سوچ تھی دماغ میں اگر ہادی نے اس دن سب دیکھ لیا تھا تو؟ اسکی جو عزت سب کے سامنے تھی کہ عالہان اس سے بہت پیار کرتا وہ بھی چلی جائے گی۔جو کچھ تھا وہ انکے روم میں تھا دنیا کے سامنے وہ ایک بہت اچھا کپل تھے لیکن اب اگر۔۔۔؟

"کیا ہو رہا ہے یہ سب؟"عالہان کی غصے بھری آواز پر ملیحہ اچھل کر ہادی سے دور ہوئی تھی۔

عالہان کی نظریں ہادی کے ہاتھ کی طرف تھی جس نے ابھی تک ملیحہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔۔

"وہ ملیحہ کا ہاتھ جل گیا تھا اسی پر مرہم رکھ رہا تھا۔۔۔"

"تمہیں دوسروں کے زخموں پر مرہم رکھنے کی کب سے عادت پڑ گئی"

"کیا مطلب؟ "

"مطلب صاف ہے میری وائف سے کوئی فری ہو یہ مجھے پسند نہیں اس لئے تم خیال رکھنا۔۔۔"

"وہ میری کزن ہے میرا ابھی اس کے ساتھ رشتہ ہے"۔

"تمہارے بہت سے دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی رشتے ہیں جیسے کے نینا تمہیں اس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہیے نا کہ دوسروں کی بیویوں کے ساتھ۔"

عالہان کی بات پر شرمندگی سے ملیحہ کا سارا سر جھکا تھا وہ نہیں سمجھ رہا تھا کہ وہ اپنی ہی بیوی پر کیچڑ پھینک رہا ہے

۔

"تمہاری سوچ اتنی گھٹیا کیسے ہو سکتی ہے عالہان۔؟"

"جیسے تمہاری نظریں دوسروں کی بیویوں پر"

Enough is enough ...Mister Alhan Afridi just stop it!

ہادی غصے سے چیخا تھا، اس کا بس نہیں چل رہا تھا عالہان کا گلہ دبا دے۔۔۔

"بلند آواز میں بولنے سے سچ بدل نہیں جائے گا۔۔۔"

You know what you don't desreve a girl like Maleha I was wrong I thought that you changed, but Never you can't be change its your old habbit to balme others just to satisfy your inner peace and Now you are doing the same what You did 4 years before.

"میں کیا ہوں اور کیا نہیں ہوں یہ مجھے تم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے"

عالہان نے اسکا گریبان پکڑا تھا۔

"عالی پلیز چھوڑیں اسے"

"سچائی کا سامنہ کرنے سے تو تم ہمیشہ سے ڈرتے ہو لیکن اس دن کیا ہو گا جب ساری سچائی کھل کر تمہارے سامنے آجائے گی جب لاریب کی سچائی"

"تم میرے بیسٹ فرینڈ ہوا کرتے تھے ہادی۔" عالہان کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی تھی۔

"میں نے ہمیشہ ایک سچے دوست کی طرح تمہارا ساتھ دیا ہے اور دیتا رہوں گا لیکن جہاں پر تم غلط ہو وہاں پر مجھے اپنے ساتھ نہیں پاؤ گے تم۔" اپنا گریبان جھاڑتا وہ باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"کیا کر رہا تھا یہ شخص یہاں پر" ہادی کے جانے کے بعد ہی عالیہان اس نازک جان پر برسا تھا۔

وہ۔۔خالا۔۔۔۔جانی۔۔۔ن۔۔م۔۔"

"اگر تم اٹکی تو میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا"

غصے سے عالیہان نے اسکی کلائی مڑوری تھی۔

"تمہیں کیا لگا میری پیٹھ پیچھے تم یہ گل کھلاؤ گی اور مجھے پتا نہیں چلے گا۔ بولو" کلائی پر گرفت سخت ہوئی تھی۔۔

"کیا کرنے آیا تھا وہ یہاں بولو"

م۔۔میں نے۔۔"

"ماما جانی گئی تو تم نے بلا لیا اپنے یار کو بولو کیا بتا رہی تھی اسے کیا رونے رو رہی تھی اسکے آگے "

"م۔۔۔۔میں۔۔نے۔۔۔ نہی بلایا، میرا یقین کریں"

"تمہارا یقین کروں میں جو میرے باپ کی قاتل ہے جس نے میری محبت چھین لی مجھ سے اور اب میری بہن کے حق پر۔۔۔"

"خدارا ایسے الفاظ مت استعمال کریں میں ایسا کچھ نہیں کر رہی اگر آپکو میری بات پر یقین نہیں ہے تو خالا سے پوچھ لیں "

وہ اپنے بارے میں ایسے الفاظ سننے کی سکت نہیں رکھتی تھی۔

"تمہاری وجہ سے چار سال پہلے میں نے اپنا باپ اپنی محبت اور آج اپنا دوست کھو دیا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرو گا ملیحہ۔۔" غصہ سے اس نے ملیحہ کی کلائی چھوڑی تھی۔ ہاتھ پہلے سے ہی جلا ہوا تھا اب اسکی حالت اور خراب ہو گئی تھی پر وہ ظالم اس پر ایک بھی نظر ڈالے بغیر باہر چلا گیا تھا۔ کیا اسے یہ بھی برداشت کرنا تھا؟ اب اس کے اور ہادی کے رشتہ پر بھی سوال اٹھنے تھے؟ اسے یاد تھا جب چار سال پہلے عالہان باہر چلا گیا تھا۔۔

عالہان کی موجودگی میں ہادی اس سے بات نہیں کرتا تھا وجہ تھی عالہان کی ملیحہ کے لیے نفرت لیکن عالہان کے جانے کے بعد وہ ملیحہ کے پاس آیا تھا وہ ڈرتی گھبراتی چھوٹی سی لڑکی اس کی کزن تھی اس کی پھوپھو کی اکلوتی نشانی جن کے غم میں اس کے بابا دنیا چھوڑ گئے۔ وہ روز ملی سے ملنے آتا تھا اس گھر میں علی اور نینا بھی اس سے اتنی بات نہیں کرتے تھے۔ علی ہاسٹل چلا گیا تو وہ بالکل اکیلی ہو گئی لیکن ہادی روز آتا تھا اس کے لیے سٹوری بکس لے کر اس سے باتیں کرتا اسے اپنے اور عالہان کی بچپن کی باتیں بتاتا تھا۔ وہ صرف اس کی باتیں سنتی تھی۔ پھر اسے

روز انتظار رہنے لگا کب ہادی آئے گا ہادی کے ساتھ بیٹھ کر سٹوری بک پڑھنا ٹیوی دیکھنا یہ سب جیسے روٹین کا حصہ تھے لیکن عالہان کی واپسی سے ہادی بھی اس سے دور رہنے لگا تھا۔ اب جب عالہان ٹھیک ہو گیا تھا ہادی بھی ملیحہ سے پہلے جیسا ہو گیا تھا۔ وہ ڈرتا تھا اگر ملیحہ کی طرفداری کی تو اپنے دوست کو کھو دے گا اور یہ بات وہ ملیحہ کو بھی بتا چکا تھا۔ وہ ہمیشہ اسے کہتا تھا کہ عالہان دل کا برا نہیں ہے گزرے کچھ سالوں میں ہوئی پریشانیوں نے اسکا رویہ بدل دیا تھا۔ وہ یہ بھی کہتا تھا کہ عالی کسی کر ہرٹ کر ہی نہیں سکتا غصہ کا تھوڑا تیز ہے لیکن اسکا دل بہت نرم ہے۔ لاریب نے اسے ایسا بنا دیا سخت دل وہ بیوفائی کے طعنے دے کر اسے چھوڑ گئی۔

لیکن ملیحہ کو یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی کہ جو عالہان ہادی کی باتوں میں ہوتا تھا وہ کہاں گیا یہ عالہان تو کہیں سے بھی رحم دل نہیں تھا۔ دن گزر گیا تھا رات آ گئی تھی وہ وہی ہال میں بیٹھی رو رہی تھی دل ڈر سے کانپ رہا تھا وہ شخص ابھی تک گھر واپس نہیں آیا تھا وہ کیوں تھا اتنا بے رحم؟

ڈر کے مارے وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں رہی تھی جب ایک دم دھڑام سے دروازہ کھلا تھا۔ ملی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ کوئی لڑکھڑاتے ہوئے گھر میں آیا تھا۔ ملیحہ نے ایک قدم پیچھے بڑھایا تھا لیکن عالہان کو بکھڑی حالت میں دیکھ کر اسکا دل کانپا تھا۔ وہ کہیں سے بھی اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا۔ وہ لڑکھڑا کر گرنے ہی والا تھا جب ملیحہ نے اسے سہارا دیا تھا۔

"ہاتھ مت لگاؤ مجھے"

بند ہوتی آنکھیں اور ڈولتے وجود سے اس نے ملی کو دھکا دیا تھا۔

"ع۔ع۔۔عالہان۔۔۔ آ۔۔۔ آپ ڈرنک ہے؟" ملیحہ کو حیرت ہوئی تھی اتنے سالوں میں اس نے یہ حرام چیز منہ نہیں لگائی تھی پھر آج۔۔۔

"ہاں ہوں میں ڈرنک ک۔۔۔ کی۔۔ کیا کرلو گی تم بولو"

"ع۔۔عا۔۔۔عالہان۔۔۔پل۔۔۔پلیز"۔۔۔۔وہ اسے خود سے دور کر رہی تھی۔

"بہت نفرت ک۔۔کرتی۔۔ہونات۔۔۔تم مجھ سے"۔۔۔۔اس کی گرفت ہلکی ہو رہی تھی وہ اپنے ہوش میں نہیں تھا۔

"آپ۔۔۔۔؟"

"ہادی سے محبت ہے تمہیں مینا"

"نہیں"

"جھوٹ جھوٹ۔۔۔ت۔۔۔تم۔۔۔۔ جھوٹی ہو ی۔۔۔یہ آنسو۔۔۔۔ جھوٹے ہیں" وہ ایک دم سے اس سے دور ہوا تھا۔

"عا۔۔۔عالیہان پلیز"

وہ اسے سہارا دینے کے لیے آگے بڑھی تھی۔

"کیوں مارا تم نے میرے باپ کو بولو ک۔۔کیا مل گ۔۔گیا تمہیں" وہ جیسے تھک گیا تھا اس نے اپنا سارا بوجھ ملحیہ کے کندھوں پر ڈال دیا تھا۔

"لا۔۔۔لاریب کہتی تھی وہ م۔۔مجھ پر سب سے زیادہ ب۔۔بھروسہ ک۔۔کرتی ہے۔پ۔۔۔پھر ا۔۔۔اس نے میری بات کا۔ی۔۔۔یقین کیو نہیں کیا"۔۔۔

ملیحہ بامشکل اسے نیچے اپنے روم میں لے کر گئی تھی اتنا بھاری وجود ایک نازک جان سے سنبھالنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

"س۔۔۔سب خ۔خوش ہیں ک۔۔کسی کو م۔۔مجھ س۔۔سے سروکار نہیں" اس نے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔

"ک۔۔کیا۔۔۔م۔۔۔میں محبت کے قابل نہیں" آپ۔۔۔غ۔۔۔غلط۔۔۔س۔سو۔۔۔سوچ رہے ہیں""

"تو پھر لا۔۔۔لاریب ک۔۔۔کیو چ۔۔چھوڑ گئی مجھے"

وہ بار بار اس کا ذکر کر رہا تھا ملیحہ کو لاریب سے سخت نفرت محسوس ہوئی۔

"ا۔۔اس ن۔۔نے شادی ک۔۔کر لی۔۔۔"

"وہ آپ کے قابل نہیں تھی عالہان نہیں تھی آپ کے قابل وہ"

"ت۔۔تم۔۔ج۔۔جانتی۔۔۔ہو نام۔۔میں نفرت کرتا ہوت۔تم سے"

"م۔۔میں ت۔۔تم س۔سے محبت نہیں کر سکتا تم ک۔۔کیوں مجبور کر رہی ہو مجھے"۔۔۔عالہان کی باتیں اس کا رویہ وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ اس وقت بس اس سے ڈر رہی تھی۔

پ۔۔پل۔۔۔پلیز چ۔۔چھوڑے مجھے""

"تمہیں چھوڑ دیات۔۔تو تم ا۔۔اس ہ۔۔ہادی کے پاس چ۔چلی جاؤ گی"۔۔۔

"تم۔۔تمہارے آنسو۔۔م۔۔میرے دل پر گر۔۔گرتے ہیں۔۔جا۔۔نا۔۔ں"

عالہان اسکی بند آنکھوں پر جھکا تھا۔وہ چاہ کر بھی خود کو اس سے دور نہیں کر سکتی تھی۔

"مجھے معاف کر دو میں تمہیں تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا پر"

ملیحہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کاش ہم اپنا ماضی بھول سکتے میں تمہارے ساتھ خوش رہنا چاہتا ہوں"

ملیحہ کی حیرت میں اضافہ ہوا تھا جب عالیان نے اسکے دونوں ہاتھ تھامے تھے۔

"میں تمہیں بہت تکلیف دیتا ہوں نا؟"

وہ اسکا جلا ہوا ہاتھ دیکھتا بولا تھا اسکی آنکھیں نم ہو رہی تھی۔

"میں نے اس رات جھوٹ بولا وہ سب ڈرامہ نہیں تھا میں سچ میں تم سے پیار۔۔"

"ت۔۔تم۔۔ہ۔۔ہادی پاس۔۔ن۔۔نہیں۔۔ج۔۔جاؤ گ۔۔گی نا"

وہ بات کو پتا نہیں کہاں سے کہاں لے کر جا رہا تھا اور ملیحہ وہ جیسے بت بن گئی تھی۔

Δ_____Δ_____Δ

ایک لمبی رات ختم ہوئی تھی۔۔

آج اسلام اباد میں دھند کا راج بھی ختم ہوا تھا۔

صبح 9 بجے ہی ہر طرف دھوپ تھی، لوگ گھروں سے باہر نکل آئے تھے آج ہر کوئی سنہری دھوپ کے مزے لے رہا تھا، قدرت کے بھی کیسے کیسے نرالے رنگ ہیں جون جولائی میں اسی دھوپ کی وجہ سے لوگ گھروں سے

باہر نہیں نکلتے اور سردیوں میں لوگ اس دھوپ کی تلاش میں رہتے ہیں وہ جو پودوں پر ہاتھ پھیر رہی تھی عالہان کی آواز پر کانٹا ہاتھ میں چبھا تھا۔

وہ اس وقت اسکا سامنا بالکل نہیں کرنا چاہتی تھی، شرم سے اسکا چہرہ سرخ ہوا تھا۔ڈر سے وہ دو قدم دور ہوئی تھی۔

ہوا سے اسکی شال کندھے سے سرکی تھی۔

عالہان کی آنکھوں کے آگے کل رات کے منظر لہرائے تھے تو اسنے کر ہی دیا اظہار ملیحہ سے اپنی محبت کا وہ اس سے محبت کر ہی بیٹھا جس سے وہ نفرت کا دعوے دار تھا کیا محبت ایسی ہی ہوتی ہے؟

کیا محبت پر ہمارا اختیار نہیں ہوتا؟

کیا محبت یونہی بے بس کر دیتی ہے جیسے عالہان آفریدی کر کر دیا تھا؟

وہ کیسے اپنی انا قربان کر کے اسے یہ بولے کہ وہ اس سے پیار کرتا ہے؟

وہ جو ستمگر ہے اچانک اسکی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے یا وہ ہار گیا ہے وہ چار سالوں سے اس محبت سے بھاگ رہا تھا

ان گہری نم آنکھوں سے بھاگ رہا تھا جو اسے سونے نہیں دیتی تھی وہ جو بے چینی تھی وہ جو غصہ تھا کیا وہ محبت تھی؟

کیا محبت اتنی ظالم ہوتی ہے عالہان آفریدی؟

مختلف سوال اس کے زہن میں گردش کر رہے تھے جن کا اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا لیکن ایک سچ وہ مان چکا تھا۔

اسے اب ان آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے تھے وہ اب آنکھوں کو اور رلانا

نہیں چاہتا تھا

وہ اب اس سے کیسا بدلہ لیتا جب وہ اسے ہار گیا تھا اپنے ضمیر سے ہار گیا تھا وہ جب بھی اس پر کوئی ظلم کرتا تھا تو اسکا ضمیر اسے سونے نہیں دیتا تھا یہ کیسی نفرت تھی عالہان آفریدی کی۔

کیا ایسے ہی نفرت محبت میں بدل جاتی ہے؟

کل اس نے ملیحہ پر اپنے جذبات عیاں کر دئے تھے کیا اب وقت آگیا تھا کہ وہ سب بھول کر ایک نئی زندگی کی شروعات کریں؟

وہ دونوں ہی کچھ فٹ کے فاصلے پر کھڑے ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔

عالہان نے ایک قدم اسکی طرف بڑھایا تھا۔۔

"عالی"

کسی کی آواز پر اسکے اٹھتے قدم رکے تھے، دنیا جیسے فریز ہو گئی تھی، چار سالوں بعد یہ آواز اس کے پاس گونجی تھی۔

ملیحہ اپنی جگہ سے لڑکھڑائی تھی، عالہان پلٹ کر دیکھنا نہیں چاہتا تھا، جیسے اگر وہ پلٹے گا تو وہ سراب اس سے دور چلا جائے گا۔

اسکی نظریں سامنے ملیحہ پر تھی جس کے چہرے کا رنگ بالکل پیلا ہو گیا تھا۔

"ع۔۔عالی"

اب کسی نے تڑپ کر پکارا تھا۔

عالہان ایک جھٹکے سے مڑا تھا۔

"ل۔۔لا۔۔لاریب"

لب بہت آہستہ سے ہلے تھے وہ بھاگ کر اسکے گلے لگی تھی۔

ملیحہ کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھری تھی آنکھوں کے گوشے بھیگے تھے اس نے زور سے شال کو اپنی مٹھیوں میں بھینچا تھا۔

پتا نہیں کیوں پر لاریب کو ایسے اپنے نزدیک دیکھ اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ ملی کے سامنے شرمندہ ہو رہا تھا پر کیوں؟ وہ ایسے ہی کھڑا ملیحہ کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو گر رہے تھے۔۔۔

"ع۔۔عالی۔۔۔م۔۔میر۔۔۔میرے ب۔۔۔بابا"

لاریب کی آواز پر وہ ہوش میں آیا تھا چار سال بعد وہ اسکے بعد وہ اسکے سامنے تھی جس سے کبھی دن رات باتیں ہوا کرتی تھی اسے روتا دیکھ دل میں کہیں درد اٹھا تھا۔

"عالی میرے بابا "

"لاریب"

عالہان نے اسے خود سے الگ کیا تھا۔۔

"ک۔۔کیا ہوا ہے؟ "

بیٹھو ادھر عالہان اسے تھامتا لان میں بنی کرسیوں کی طرف لایا تھا۔

"میرے بابا عالی وہ مجھے "

"ریلکس لاریب "

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے ان سے کچھ فٹ دور کھڑی ملیحہ انہیں حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"عا۔۔عالی" لاریب نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑے تھے۔

"وہ جو۔۔م۔۔میرے بابا نا"

ہچکیوں سے اس سے بولا نہیں جارہا تھا شدید کھانسی ہوئی تھی۔

وہ دیوانہ وار رو رہی تھی کھانسی کی وجہ سے اب اسے سانس بھی نہیں آرہا تھا۔

"ملیحہ پانی لاؤ جلدی"

وہ پریشانی سے اسکی کمر تھپتپیا رہا تھا۔"کھڑی کیا ہو جلدی کرو پانی لاؤ"

اسے ویسے ہی کھڑا دیکھ عالیہان اب اونچی آواز سے بولا تھا۔

ملیحہ جلدی سے اندر بھاگی تھی، پانی کا گلاس باہر بھیجا تھا، کلثوم صفائی کرنے آچکی تھی۔

"یہ لو پانی پیو "

"ریلکس اندر چل کر بات کرتے ہیں"

وہ عالہان کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی دو قدم ساتھ چلتے ہی وہ لڑکھرائی تھی اور اس کی بانہوں میں جھول گئی تھی ۔عالہان کے ہاتھ پاؤں بھی پھولے تھے،وہ جلدی سے اسے بانہوں میں بھرتا اندر بھاگا تھا،ملیحہ جو انکے لئے کافی بنا رہی تھی اسے ایسے عالہان کی بانہوں میں دیکھ کر بہت بے چین ہوئی تھی۔

"ملی جلدی سے ڈاکٹر کو کال کرو ہری اپ "ملیحہ بھی پریشان ہوئی تھی پر لاریب کو انکے بیڈ روم میں لے کر جانے کی ضرورت تو نہیں تھی۔

کچھ دیر میں ڈاکٹر بھی آگیا تھا۔

"کوئی گہرا صدمہ لینے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوئی ہیں انکی حالت نازک ہے انھیں کچھ کھلائیں پلائیں اور ٹینشنیز سے دور رکھیں"

ڈاکٹر نے خاص ہدایات دیں تھی۔

ملیحہ ایک بار بھی کمرے میں نہیں گئی تھی وہ وہی باہر صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی جب عالہان سیڑھیوں سے اترتا دکھائی دیا تھا۔

"کیا ہوا ہے لاریب کے بابا کو؟"

"مجھے نہیں پتا"

"جھوٹ مت بولو ملیحہ مجھے بتاؤ ماما لوگ کدھر گئے ہیں"

عالہان کی آواز بلند ہوئی تھی۔

" وہ کسی کی ڈیتھ۔۔۔"

"لاریب کے بابا فوت ہوئے ہیں نا؟"

"وہ"

"ہاں یانا۔۔۔"

عالہان دھاڑا تھا۔

ملیحہ اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔

اس نے زور سے ہاں میں سر ہلایا تھا اور عالہان نے غصے سے اسکے سامنے پڑا ٹیبل الٹا تھا۔

ملیحہ نے زور سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔"اتنی بڑی بات ہو گئی اور کسی نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔"

"کیا چاہتی ہیں اب ماما مجھ سے کر تو لی ہے تم سے شادی اور کیا کروں میں کس حق سے انھوں نے یہ بات چھپائی مجھ سے اور تمہیں پتا تھا نا سب جان بوجھ کر نہیں بتایا مجھے ؟"

مجھے لگا آپ کو پتا ہو گا۔۔۔"

"اوپلیز یہ معصوم نہیں بنا کرو میرے سامنے سارے فساد کی جڑ ہو تم"

"عالہان"

اوپر سیڑھیوں سے لاریب اتری تھی۔

"تم کیوں آگئی نیچے تمیں ریسٹ کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

اس سے بات کرتے ہوئے عالہان کا لہجہ نرم ترین تھا، وہ چار سالوں بعد بھی اتنی ہی خوبصورت تھی۔

ملیحہ کو اپنا آپ اسکے سامنے 0 لگا تھا وہ بہت خوبصورت تھی جیسے جنت کی کوئی حور ہوتی ہے۔

اسی لئے تو عالہان کبھی اسے بھول نہیں پایا تھا۔ ملی نے یہ ہی وجہ سوچی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں اب یہاں کیا ہوا؟"

وہ ٹوٹے ہوئے کانچوں کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی۔

"ک۔۔کچھ بھی نہیں تم آؤ باہر چل کر بات کرتے ہیں۔۔"

"یہ۔م۔ملیحہ ہے تمہاری بیوی۔۔۔؟"

لاریب کی بات پر جیسے عالہان غور ہی نہیں کیا تھا۔

"ملیحہ کلثوم کے ساتھ مل کر کھانے کی تیاری کرو۔۔۔"

اسے حکم دیتا وہ لاریب کو لے کر باہر لان میں گیا تھا، اس کی حثیت وہ بتا گیا تھا لیکن اب اس سے برا کچھ ہو نہیں سکتا تھا شاید یہ ہی اسکی زندگی تھی اور اتنی ہی اسکی اہمیت تھی۔۔۔

ایک کام جو ملیحہ عالہان آفریدی اب زندگی بھر نہیں کر سکے گی وہ ہے خواب دیکھنا ، کسی چیز کا بھرم رکھنا، کچھ اچھا ہونے کی امید رکھنا، ملیحہ عالہان آفریدی زندگی کے ہاتھوں آج پھر ہار گئی۔

ماضی آج سامنے آ گیا وہ ہی قصوروار تھی اسے ہی سزا ملنی چاہیے تھی۔

ایک آنسو خاموشی سے پلکوں کا دامن چھوڑ کر اترا تھا جسے وہ بے دردی سے صاف کر گئی تھی۔

"کلثوم بریانی بنانی ہے آج"

باہر لاریب اپنے اوپر بیتی کہانیاں عالہان کو سنا رہی تھی اور وہ جیسے سب بھول گیا تھا اس کے آنے سے عالہان کے دل میں پتا نہیں کیا چل رہا تھا کچھ دیر پہلے وہ ملیحہ کے بارے میں الگ جزبات کا اظہار کر رہا تھا لیکن اب لاریب کے آجانے سے جیسے ماضی بھی واپس آگیا تھا سارے درد پھر سے تازہ ہوئے تھے، لاریب وہ کتنا پیار کرتی تھی اس سے لیکن اس نے کیا کیا اسکے ساتھ دھوکہ، بے وفائی

کیا وہ ان سب کے قابل تھی؟

کیا قصور تھا لاریب کا؟

کیا قصور تھا میرے بابا کا جنھیں ملیحہ نے اپنی غرض کے لئے؟

آہ کاش ملیحہ تم اتنی خود غرض نا ہوتی تم اتنی بے حس اور ظالم نا ہوتی؟

وہ لاریب کے آنسو دیکھتا الگ ہی سوچوں میں گم تھا بے شک اس کے دل میں لاریب کے لئے کوئی جزبات نہیں تھے لیکن اسے اسکی حالت پر رحم آرہا تھا کہیں نا کہیں وہ خود کو اسکا قصوروار سمجھ رہا تھا اسے لگتا تھا لاریب نے صرف غصے میں آکر اس لڑکے سے شادی کی صرف اور صرف عالہان سے بدلہ لینے کے لئے اور جلد بازی میں لئے گئے فیصلون کا یہی انجام ہوتا ہے۔

لاریب نے جس لڑکے ساتھ شادی کی تھی اس میں اسکے گھر والوں کی مرضی شامل نہیں تھی اس کے گھر والے یہی چاہتے تھے کہ وہ عالہان سے ہی شادی کرے لیکن وہ ایک ایسے لڑکے ساتھ شادی نہیں کر سکتی تھی جس نے اسے دھوکہ دیا تھا اسکا کہنا تھا کہ جو ایک دفعہ بے وفائی کرتا ہے وہ پھر بار بار کرتا ہے۔

لاریب کے گھر والوں نے اس سے سارے رشتے ختم کر دئے تھے اور اسکا شوہر وہ کچھ اور ہی چاہتا تھا اسی لئے وہ آج عالہان کے گھر آئی تھی کیونکہ اب اسکا اپنا کوئی گھر نہیں رہا تھا۔

"میڈم کھانا لگا دیا ہے میں نے"

"ٹھیک ہے آپ عالہان اور ل۔لاریب کو بلا لیجئے۔۔۔"

ملیحہ ایک نظر ڈائنگ ٹیبل پر سجے کھانے پر ڈالتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔وہ دونوں ابھی رات کے 8 بجے بھی باہر لان میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے عالہان تو بھول ہی گیا تھا کہ اس گھر میں کوئی تیسرا وجود بھی رہتا ہے۔

باہر سے اب آوازیں آ رہی تھی دونوں کی تھوڑی دیر بعد لاریب کی ہنسی گونجتی تھی شاید عالہان اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی غرض سے اسے بہلا رہا تھا جبکہ اندر سے ملیحہ کو بلانے کی زحمت کسی نے نہیں کی تھی۔

پتا نہیں کیوں اسے لگا تھا کہ عالہان اسے کھانے کے لئے تو ضرور ہی بلائے گا پر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

ملیحہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی، وہ بھاگ کر دروازے کے پاس گئی تھی۔

"وہ سر کہہ رہے ہیں کافی بنا دیجئے"

"ان سے بولو خود بنا کر پی لیں یا وہ جس مہارانی کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اسے بولے میں نوکرانی نہیں ہوں انکی۔۔۔"

ملیحہ نے دھڑام دروازہ بند کیا تھا اور غصے سے جا کر صوفے پر بیٹھی تھی۔

شاید پہلی دفعہ اسکی آواز اتنی اونچی گئی تھی، وہ جیلس ہو رہی تھی لاریب سے اسے نفرت تھی اس لڑکی سے کیونکہ وہ عالہان کی محبت تھی۔

اس نے سب کچھ برداشت کیا تھا پر اب عالہان کسی اور کو توجہ دے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

دروازے پر ایک بار پھر سے دستک ہوئی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے ایک بار کہہ دیا نا نہیں بنانی مجھے۔۔۔"

ملیحہ کی بات ادھوری ہی رہ گئی تھی کیونکہ دروازے پر سامنے عالہان تھا۔

ماتھے پر ان گنت بل اور سرخ آنکھیں لیے اسے ہی گھور رہا تھا۔

"ع۔۔ع۔۔عالہان۔۔۔"

وہ اسے سائیڈ پر کرتا اندر آیا تھا اور بغیر اس پر ایک نظر ڈالے کمرے کی لائٹ بند کی تھی اور بستر میں گھس گیا تھا اسکا ذہن مختلف سوچوں میں منتشر تھا وہ تھک چکا تھا ان سب چیزوں سے اسکی زندگی میں کچھ ٹھیک کیوں نہیں تھا جب جب وہ ماضی بھولنے کی کوشش کرتا تھا تب تب ماضی ایک آئنے کی طرح آکر اس کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا اس ماضی نامی بیماری سے لڑتے لڑتے اسے چار سال ہو گئے تھے اسنے سب کچھ تو کھو دیا تھا اپنے بابا ،اپنی محبت اور اب اپنا چین اور سکون بھی وہ چاہتا کیا تھا وہ یہی سمجھ نہیں پا رہا تھا کیوں وہ ملیحہ کا کام تمام نہیں کر دیتا اگر اس سے اتنی نفرت ہے تو کیوں اسے جلا کر راکھ نہیں کر دیتا؟

اسکا کیا قصور تھا ملیحہ سے نکاح کرنا؟

اسکا کیا قصور تھا جو اسے لاریب بے وفا کہہ گئی کیا لاریب کو اتنا ہی یقین تھا اس پر؟ کیا قصور تھا اسکا کہ وہ اپنے بابا کو اپنی صفائی میں دو لفظ نا کہہ پایا انکو یہ بتا ہی نہیں پایا کہ کس مجبوری کی تہت اسنے نکاح کیا؟ اسکی آنکھوں سے وہ منظر کیسے دور ہوتا اسکے بابا کا زخمی سر اسکی گود میں تھا انکے خون سے اسکے مہندی کا جوڑا رنگین ہوا تھا اس نے اپنے بابا کے خون کی مہندی لگائی تھی اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھی کمرے کی لائٹ ابھی تک جل رہی تھی اسے اپنے اوپر ملیحہ کی نظریں محسوس ہوئی تھی۔

ملحیہ وہی کھڑی تھی۔

پانچ منٹ گزر گئے تھے وہ دوبارہ اٹھا تھا اور اس کے قریب بڑھا تھا۔

ملیحہ حیران و پریشان زیرو لائٹ کی روشنی میں اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہی تھی۔

عالہان نے دروازہ دھڑام سے بند کیا تھا اور کمرے میں جلتا زیرہ بلب بھی بند کیا تھا۔ ملیحہ نے غصے سے پورے کمرے کی لائٹس دوبارہ آن کی تھی، وہ جو آنکھوں پر بازو رکھے سونے کی کوشش کر رہا تھا روشنی کی وجہ سے جھنجلاہٹ کا شکار ہوا تھا۔

ملیحہ اسے جھنجھلایا دیکھ دل ہی دل میں خوش ہوئی تھی۔

عالہان نے آکر دوبارہ لائٹس بند کی تھی اور ایک غصے بھری نظر صوفے پر بیٹھی ملیحہ پر ڈالی تھی۔

اس نے بھی دوبارہ لائٹس جلائی تھی اگر ایسا تھا تو پھر ایسا

ہی وہ بھی انسان ہے اسے بھی غصہ آتا ہے۔

"لائٹس بند کرو۔۔۔"

کچھ دیر بعد عالہان کی جھنجھلائی ہوئی آواز آئی تھی وہ اس وقت بالکل اس سے لڑنے کی حالت میں نہیں تھا۔

جبکہ وہ ڈھیٹوں کی طرح اتنی سردی میں صوفے پر لیٹی رہی تھی۔

اس کی آواز کو مکمل اگنور کیا تھا، تنگ آکر عالہان نے دوبارہ آکر لائٹس بند کی تھی۔ لیکن دوبارہ بستر میں گھستے ہی اسی محسوس ہو چکا تھا کہ وہ دوبارہ لائٹس آن کر چکی ہے۔

بار بار اتنی سردی میں گرم بستر سے اٹھنا اور اوپر سے اسکی ڈھٹائی وہ عالہان کو جان بوجھ کر غصہ دلا رہی تھی۔

اب کی بار عالہان غصے سے اٹھا تھا اور پھر سے لائٹس بند کی تھی۔

ملیحہ کے ہاتھ ابھی لائٹس آن کرنے بڑھے ہی تھے کہ کسی نے جھٹکے سے اسے دیوار کے ساتھ لگایا تھا

" سمجھتی کیا ہو تم خود کو؟"

"چ۔ چھو۔۔ چھوڑئے م۔۔ مج۔۔۔ مجھے"

"اگر اب تم نے لائٹس آن کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"

عالہان اس سے دور ہوتا غصے سے بولا تھا۔

"آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں"

وہ ہلکا سا بڑبڑائی تھی لیکن آواز مقابل کے کانوں تک ضرور پہنچی تھی۔

"کیا کہا تم نے زرا دوبارہ بولو؟"

"میں نے کہا ہے کہ میں کروں گی لائٹس آن۔۔"

وہ آج بغیر اٹکے بولی تھی۔

"اپنی حد میں رہو تم ملیحہ۔۔۔"

"میں اپنی حد میں ہی ہوں آپ اپنی حد بھول رہے ہیں شاید۔۔۔"

"کہنا کیا چاہتی ہو تم جو بد تمیزی تم نے پہلے کافی نا بنا کر کی ہے ناوہ میں بھولا نہیں ہوں ابھی تک"

"اور جو بد تمیزی آپ نے کل رات کی ہے وہ میں بھی نہیں بھولی ہوں۔۔۔"

ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آواز میں نمی شامل ہوئی تھی، عالہان ایک پل کو خاموش ہوا تھا پھر سختی سے اسکی کلای دبوچی تھی۔

"اپنا حق وصول کیا ہے میں نے اور جب میرا دل کرے گا میں اپنا حق وصول کروں گا اور مجھے اس پر کوئی شرمندگی نہیں ہے"

اس کے لہجے اور گرفت میں بلا کی سختی تھی۔

"م۔۔میں ک۔۔کوئی کھلونا نہیں ہوں اور آپ ک۔کو۔۔کوئی حق نہیں ہے مجھ پر۔۔۔"

اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی ایک ناکام کوشش کی تھی تم نے

"مجھے تم پر کون کون سے حقوق حاصل ہیں یہ میں تمہیں بتا چکا ہوں کل کیا پھر سے بتاؤں "

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا عالہان آفریدی مر سکتا ہے لیکن تم جیسی خود غرض لڑکی سے محبت کبھی نہیں کر سکتا"

اسے روتا دیکھ اس نے طنز کیا تھا

"چلو شاباش لائٹ بند کرو نہیں تو اس کمرے سے دفعہ ہو جاؤ"

وہ ستمگر تھا اسے اسکی اوقات بتا کر پتا نہیں اسے کونسا سکون ملتا تھا وہ بیڈ پر واپس چلا گیا تھا لیکن وہ وہی کھڑی تھی

۔

کانپتے ہاتھوں سے اس نے لائٹس بند کی تھی ایک بار پھر وہی اندھیرا اس کے روبرو تھا پر بیڈ کی جانے کی غلطی اس نے نہیں کی تھی۔

صبح عالہان کی آنکھ کھلی تھی اس نے ایک نظر بیڈ کی دوسری طرف ڈالی تھی جو خالی تھی۔

مطلب رات کو وہ بیڈ پر نہیں آئی تھی، عالہان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

گھڑی صبح کے 7 بجا رہی تھی۔

لاریب کی واپسی اس کا اور ملیحہ کا رشتہ گل بیگم کا جھوٹ بولنا۔۔

وہ بہت الجھا ہوا تھا وہ ملحیہ کا سامنا کرنے سے کترا رہا تھا جب جب وہ اس سے دور رہنے کی کوشش کرتا تھا وہ اس سے الجھ پڑتی تھی وہ رات کو آرام سے سونا چاہتا تھا لیکن وہ اسے مسلسل تنگ کر رہی تھی لیکن ایسا اسنے پہلی دفعہ کیا تھا پر عالہان آفریدی کو وہ بھی برداشت نہیں ہوا تھا۔

وہ آہستہ سے اٹھتا صوفے کے قریب آیا تھا وہ آڑی ترچھی شال کو اپنے اوپر بچھائے سو رہی تھی۔

آنسوں کے مٹے مٹے نشانات سردی سے ہونٹ نیلے پر چکے تھے۔عالہان کو اس پر ڈھیروں غصہ آیا تھا خود کو تکلیف پہنچا کر کیا ثابت کرنا چاہتی تھی وہ عالہان نے بہت آرام سے اسکے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔

"کیوں ہو تم اتنی معصوم؟ میں تم سے محبت نہیں کر سکتا کبھی بھی نہیں۔۔۔ "

تمہاری آنکھوں میں ٹھہری ہوئی سنجیدگی

میری زندگی سنجیدہ بنائے رکھتی ہے

تمہارے لبوں پر ٹھہری ہوئی مسکراہٹ

ستمگر از قلم سائلہ رباب

میری زندگی مہکائے رکھتی ہے

پر سنو تمہاری سنجیدگی

اب مجھے بہت پریشان رکھتی ہے

تمہاری مسکراہٹ

مجھے اداس رکھتی ہے

پتا ہے کیوں؟؟

تمہاری سنجیدگی میں کئی راز پوشیدہ ہیں

تمہاری مسکراہٹ کے پیچھے غموں کا سایہ ہے

سنو

مجھے اپنا راز دار بنالو

کہ زندگی میں کچھ سہارے بہت ضروری ہوتے ہیں

ہم کسی کے ہو کر بھی کسی اور کے ہوتے ہیں

دیکھو کچھ درد بانٹ لیتے ہیں

ایک ہی سرہانے پر سر رکھ کر کچھ نیند ادھار لیتے ہیں

سنو

تم میرے ہو جاؤ؟

کہ خواہشوں کا احترام کیا کرتے ہیں

دل جتنے بھی پتھر ہوں

نرم دلوں کا کچھ لحاظ کرتے ہیں

سنو

ایسے حالات بنتے رہتے ہیں

لوگ بچھڑتے رہتے ہیں

پر کسی کی بات دل سے لگا کر

یوں دل چھوٹا نہیں کرتے

کانٹوں سے ڈر کر پھول چھوڑا نہیں کرتے

کوئی 1 بجے کے قریب ملیحہ کی آنکھ کھلی تھی کمرہ خالی پڑا تھا لیکن اپنے اوپر بلینکٹ دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

"کیا چاہتا ہے یہ شخص مجھ سے"

عالہان کا رویہ اسکی سمجھ سے بالاتر تھا پر ایک بات تو تہہ تھی کل رات اسکی باتوں سے اندازہ ہو گیا تھا کہ ملیحہ اسکے لئے بس ایک کھلونا ہی ہے۔

بدگمانی دل میں بڑھنے لگی تھی، وہ فریش ہو کر نیچے آئی تو سامنے ہی صوفے پر لاریب کوئی میگزین لے کر بیٹھی ہوئی تھی کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ دو دن پہلے اس لڑکی کا سگا باپ مرا ہے۔

"رکو لڑکی۔۔۔"

ملیحہ کے کچن کی طرف بڑھتے قدم رکے تھے عالہان کے سامنے تو اس نے ملیحہ کو مخاطب نہیں کیا تھا۔

"تم اور عالہان ایک روم میں رہتے ہو؟""

"کہ کیا مطلب؟"

"مطلب کے تم اور عالہان ایک ہسبنڈ وائف کی طرح رہتے ہو؟"

"اس بات سے آپ کو کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

"اب عالہان مجھ سے شادی کرے گا تو مطلب تو مجھے ہے نا"

لاریب کی بات پر ملیحہ کی آنکھیں پھٹی تھی۔

"کیا ہوا یقین نہیں آرہا کیا؟"

"ج۔ جھوٹ ہے یہ"

"جھوٹ تو وہ تھا جو تم نے بولا تھا اس سے اسکا بھروسہ توڑا تھا"

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپکا"

ملیحہ نے اب کوئی لحاظ نہیں رکھا تھا لاریب کے ماتھے پر سلوٹیں پڑی تھی۔

"بہت زبان چلنے لگی ہے تمہاری خیر عالہان مجھے بتا چکا ہے کہ تم دونوں میں ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے اور نا کبھی بن سکتا ہے تمہاری اسکی نظروں میں کیا اہمیت ہے یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں"

ایک آنسو ملیحہ کی آنکھوں سے گرا تھا اس ستمگر نے یہ بھرم بھی توڑ دیا تھا اپنا اور اسکا رشتہ پتا نہیں کیوں اسے لگا تھا کہ وہ اپنے درمیان ہونے والی بات کسی تیسرے کو نہیں بتائے گا لیکن وہ کوئی تیسرا تھوڑی تھی وہ تو محبت تھی عالہان کی جواب واپس لوٹ آئی تھی۔

"تم آج بھی ویسی ہی ہو بات بات پر رونے والی ڈرپھوک، اور ایک راز کی بات بتاؤں ایسی لڑکیاں عالہان کو شروع سے ہی زہر لگتی ہیں"

آنسو اب قطار کی صورت بہہ نکلے تھے۔"ویسے تمہارا ایک راز میرے پاس اب بھی موجود ہے اگر وہ بھی عالہان کو؟"

ملیحہ لڑکھڑاتے لڑکھڑاتے بچی تھی اسکے چہرے کا رنگ ایک دم زرد پڑا تھا دل کی دھڑکن تھم سی گئی تھی۔

"پ۔۔پ۔۔پلیز۔۔م۔۔م۔میں نے ت۔۔تو کچھ نہیں بولا ایسا مت ک۔کریں"

"ایسے نہیں مزہ آرہا پتا ہے تمہیں اور عالہان کو ایک ساتھ دیکھ کتنا دکھ ہوا تھا مجھے"

"آپ۔ک۔کیا چ۔۔چاہتی ہیں۔۔۔۔اب مجھ سے۔م۔۔میں۔۔۔نے تو کسی کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔"

"تمہارا کیا بھروسہ اگر تم نے سب کو وہ راز بتا دیا تو"

"میں۔۔ن۔نہیں بتاؤں گی۔کب۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔"

ہچکیوں سے روتے ہوئے وہ بے بسی کی مورت ہی لگ رہی تھی لیکن مقابل رحمدل نہیں تھا۔

"اچھا اب یہ ڈرامہ بند کرو اور جا کر ناشتہ بناؤ میرے لئے شاباش"

ملیحہ نے زور سے ہاں میں سر ہلایا تھا اور کچن کی طرف بڑھی تھی۔

"خالا پلیز واپس آجائیں۔۔"

اپنی آستین سے آنکھیں رگڑتی وہ اب ناشتہ بنانے میں مصروف ہو چکی تھی۔۔

"اگر وہ راز عا۔۔ع۔عالہان کو۔۔۔"

اس سے آگے سوچنا بھی محال تھا۔

گرم تیل ہاتھ پر گرا تھا۔

لیکن وہ پھر بھی ناشتہ بنانے میں مصروف تھی روز عالہان کے لیے ناشتہ بناتے بناتے کچھ تو پریکٹس ہو گئی تھی اسے۔

ہاتھ بہت جل رہا تھا پر پرواہ کسے تھی۔

"انسان کو مر جانا چاہیے لیکن بزدل نہیں ہونا چاہیے"

لیکن اس پر تو موت کا خوف بھی حاوی

تھا اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے ماں باپ کو مرتے دیکھا تھا۔

جان کیسے نکلتی ہے؟ انسان کتنی ازیت برداشت کرتا ہے؟

یہ سب اس نے دیکھا تھا۔

کیسے اسکی ماں کے بازو میں خنجر پیوست ہوا تھا کیسے اسکے باپ پر گولیاں چلی تھی وہ گواہ تھی ہاں وہ بزدل تھی ڈر کے مارے چھپ گئی تھی اپنی ماں کی گود میں لیکن پتا نہیں کیوں اسکی ماں کی گود خون آلودہ تھی اسکے باپ کے جسم سے خون کیوں نکل رہا تھا آسمان کیوں اتنا کالا اور خطرناک منظر پیش کر رہا تھا، یکدم اندھیرا کیوں چھا گیا تھا اتنی بارش کیوں تھی کہ کوئی اسکی آواز بھی نہیں سن پا رہا تھا۔

وہ سولہ سالا لڑکی سڑک کنارے اس اندھیری رات میں اپنے ماں باپ کی لاشوں ساتھ تن تنہا کیوں رہ گئی تھی؟

وہ بزدل نہیں تھی لیکن اس رات کے بعد وہ بزدل بن گئی تھی۔

"آہ کاش ماما میں آپکو بچا پاتی۔"

کچھ سال پہلے کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔

"بابا اس دفعہ میں پورا ہفتہ رہوں گی خالہ گھر"

"رہ ہی نا لو تم پورا ہفتہ ایک دن تو رہا نہیں جاتا تم سے اپنے بابا کے بغیر رات کو محترمہ رونا شروع کر دیتی ہیں"

نائلہ بیگم نے اسکا مزاق بنایا تھا۔

"جی نہیں میں نہیں روتی ہینا بابا"

"ہاں جی میری بیٹی نہیں روتی رونا تو بزدلوں کا کام ہے اور میری بیٹی بہت بہادر ہے"

اعظم صاحب ڈرائیونگ کرتے اپنی بیٹی کی حمایت میں بولے تھے۔

وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی آج ہی اسکے میٹرک کا رزلٹ آیا تھا اور اب وہ سب عالیہان لوگوں کے گھر جا رہے تھے

ملیحہ کی ضد کی وجہ سے کیونکہ وہ مسلسل نینا سے رابطے میں تھے اور نینا ساتھ اسکی بنتی بھی بہت تھی اس لئے چھٹیاں ہوتے ہی اس نے تیاری پکڑ لی تھی۔

"بابا اس بارش کی وجہ سے ہم لیٹ ہو جائے گے اور مجھے اب بھوک بھی لگ رہی ہے"

"چلو جی اب بارش کو کیسے روکیں ہم"

بارش کو نہیں روک سکتے بھوک کو تو" روک سکتے ہیں نا

"بابا آپ اس دنیا کے سب سے اچھے بابا ہیں

وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ سے اٹھ کر

انکے گال چوم کر بولی تھی

ہم کچھ بھی نہیں کھا رہے باہر بارش دیکھے اوپر سے پہلے ہی اتنی رات ہو چکی ہے ادھر پہنچ کر کھا لینا۔

ماما آپ ہمیشہ میری کوئی بات نہیں مانتی۔

ہاں آپ تو جیسے میری ساری باتیں مانتی ہیں نا۔

بابا دیکھئے ماما کو آج ہی میرا رزلٹ آیا وہ بھی اتنا اچھا اور یہ مجھے ڈانٹ رہی"

"ماما مجھ سے پیار نہیں کرتی۔"

"نائلہ نہیں ڈانٹا کرو میری شہزادی کو"

"ٹھیک ہے میں نہیں ناراض ہوتی یہ میری بھی تو شہزادی ہے"

"شیشہ نیچے کرو ملیحہ"

وہ بہت پیار سے بولتے بولتے یکدم غصے سے بولی تھی۔

"ماما باہر سے بارش آرہی بہت مزے کی لگ رہی "

"دیکھا آپ نے اعظم پھر آپ کہتے میں اسے ڈانٹا نا کرو"

ابھی وہ لوگ ایک دوسرے سے الجھ ہی رہے تھے جب یکدم کچھ گاڑیاں انکی گاڑی کے آگے رکی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے انکی گاڑی پر فائرنگ ہونا شروع ہوئی تھی۔

"ملیحہ نیچے ہو جاؤ"

یکدم اعظم صاحب چیخے تھے۔

"بابا یہ کیا ہو رہا ہے بابا"

وہ صورت حال سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

اس نے دیکھا تھا اسکے بابا کی سائیڈ والا شیشہ ٹوٹا تھا۔

"اعظم۔۔۔"

"بابا۔۔۔"

اسکا دل زندگی میں پہلی دفعہ اتنا زور سے دھڑکا تھا اسکے بابا کو کچھ لوگ گھسیٹ کر گاڑی سے باہر نکال رہے تھے۔

"بابا۔۔"

"باہر مت نکلنا نائلہ باہر مت نکلنا"

"گاڑی کو لاک لگاؤ نائلہ"

"ملیحہ چھپ جاؤ"

اسکے بابا دیوانہ وار چلا رہے تھے۔

"چھوڑو میرے بابا کو"

وہ یکدم گلہ پھاڑ کر چیخی تھی دیکھتے ہی دیکھتے ان لوگوں نے اسکی ماما کو بھی گاڑی سے باہر نکالا تھا ملیحہ کو لگا تھا اب اسکی جان نکل جائے گے اب اسنے کچھ نا کیا تو وہ لوگ اسکے ماما بابا کو مار دے گے وہ بالکل سیٹ کے پیچھے چھپی ہوئی تھی اتنے اندھیرے میں وہ سب کی نظروں سے دور تھی اسنے کانپتے ہاتھوں سے خالہ کے گھر کا نمبر ملایا تھا بیل جا رہی تھی لیکن کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا یہ خوف کہ اسکے ماں باپ چھن جائے گے سب پر بھاری تھا۔

وہ فون کو وہی پھینکتی گاڑی کا دروازہ کھول گئی تھی لیکن وہ سیدھا

منہ کے بل سڑک پر گری تھی اسنے دیکھا تھا کچھ لوگوں نے اسکی ماں کو پکڑا ہوا تھا اور کچھ لوگ اسکے بابا کو مار رہے تھے۔

وہ بارش سے مکمل بھیگ چکی تھی۔

وہ چیخ رہے تھے لیکن اسے صرف بارش کے برسنے کی آواز آرہی تھی۔

وہ قدم آگے بڑھانا چاہتی تھی لیکن اس کے قدم جم گئے تھے اسکی ٹانگیں کانپ رہی تھی۔

اچانک ایک آواز گونجی تھی

گولی کی آواز۔

پھر اس جیسی تین اور آوازیں گونجی تھی

اسکی آنکھیں سامنے کا منظر دیکھتے ساکت ہوئی تھی۔

اسکا باپ سڑک پر لہولہان پڑا تھا

اس نے دیکھا تھا اسکی ماں چیخ رہی تھی

اسکی ماں کے بازو پر اچانک کسی نے خنجر سے وار کیا تھا وہ لڑکھڑا کر گری تھی اور اسکے ساتھ ہی ملیحہ بھی۔

وہ لوگ اپنا کام ختم کر کے جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے بھی گئے تھے لیکن ملیحہ وہیں تھی بالکل ساکت،

بت نما جسم لئے وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔

بارش کے برسنے میں اور تیزی آئی تھی اسے پوری سڑک لہو سے ڈوبی ہوئی لگی تھی

اسے لگا تھا آج کی رات ایک قیامت ہے اور وہ قیامت ہی تھی۔

وہ کھڑی نہیں ہو سکتی تھی وہ سڑک پر

رینگتے ہوئے اپنی ماں کے پاس گئی تھی

اور انکی آغوش میں چھپ گئی تھی اس نے زور سے انکے گلے میں باہیں ڈال کر جیسے خود میں بھینچا تھا اس کا دل

بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا۔

لیکن یہ خون کس کا تھا؟

"ماما"

اسکے لب ہلے تھے۔

"م۔۔۔ل۔۔ی۔۔۔ح۔۔ہ"

چند ٹوٹے الفاظ اسکی ماں کی لبوں سے نکلے تھے۔

"ماما وہ بابا"

وہ انکے چہرے پر ہاتھ رکھتی انھیں بلا رہی تھیں جن کے چہرے پر کرب تھا، ازیت تھی ایک خوف تھا انکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

"ماما آپ۔۔۔ر۔۔روئے۔۔مت۔۔م۔۔میں۔۔ب۔۔بابا۔۔کو"

وہ ابھی ان سے بات ہی کر رہی تھی جب اسے ایک ہچکی کی آواز آئی تھی اب اسکی ماں کے چہرے پر کوئی درد نہیں تھا کوئی ازیت نہیں تھی۔

"وہ بابا وہ لوگ ماما۔۔"

"ماما میں میں اکیلی نہیں۔۔"

بے ربط جملے اسکے منہ سے نکل رہے تھے۔

"ماما آپ۔۔"

"ماما آپ بولئے نا ماما"

جیسے جیسے اسکی آواز بلند ہوتی تھی بارش کے برسنے میں بھی تیزی آتی تھی بادل گرج رہے تھے اسے لگا تھا آج یہ بادل اس پر گر جائے گے آج یہ اندھیرا اسے کھا جائے گا بجلیاں جو آسمان پر چمک رہی تھی اسکے وجود پر گر جائیں گی۔

اسکی ماں کی آنکھیں کھلی تھی لیکن پلکیں ساکت تھی

وہ بول کیوں نہیں رہی تھی؟

"ماما اٹھیے ماما آپکو چوٹ لگی ہے نا ماما وہ ہاں بابا میں بابا کو لے کر

وہ یکدم ان سے دور ہوئی تھی۔

"بابا۔۔"

وہ یکدم اٹھ کر اپنے بابا پاس بھاگی تھی۔

"بابا وہ ماما وہ ماما۔۔"

لیکن اسکے بابا کا چہرہ بھی ویسا ہی تھا بالکل ساکت انکا لباس سرخ ہو چکا تھا۔

وہ انکے پاس بیٹھی تھی۔

"بابا وہ ماما"

اب اسکی آواز روندھ گئی تھی۔

""آپ لوگ کچھ بول کیوں نہیں رہے ؟"

"آپ لوگوں کو کچھ نہیں ہو گا میں میں بچالوں گی آپکو

وہ بلند آواز میں رو رہی تھی۔

"کوئی ہے یہاں میری مدد کرو"

وہ سڑک پر بھاگتی چلا رہی تھی لیکن اس کی مدد کرنے کوئی نہیں آیا تھا۔

""بابا اٹھئے آپکی ملیحہ کو ڈر لگ رہا ہے"

"ماما آپ بولتی کیوں نہیں ہے"

کیا زندگی کی اتنی ہی وقعت ہوتی ہے ؟

کیا کوئی ایسے دو پل میں زندگی سے ہار جاتا ہے ؟

اس دن ملیحہ اس اندھیری رات میں سڑک کنارے اپنی ماں باپ کی لاشوں ساتھ تن تنہا تھی اس رات بہت اندھیرا تھا حد درجے کا اندھیرا اور وہ اندھیرا اسکے وجود میں شامل ہو گیا تھا اس رات نے اسکی زندگی میں آنے والی ساری راتیں ایسی ہی خوفناک اور اندھیری بنادی تھیں۔

وہ بہت روئی تھی بہت چیخی تھی لیکن اسکے ماں باپ نہیں اٹھے تھے وہ کیسے اسے روتا دیکھ سکتے ہیں؟

وہ اسکی آواز کو کیوں نہیں سن رہے تھے؟

وہ ڈر رہی تھی اس پر خوف طاری ہوا تھا۔

کاش اسکی آنکھیں بند ہو جائے کاش وہ مر جائے۔

وہ کیوں زندہ تھی؟

ابھی تو سب ٹھیک تھا اب اچانک کیا ہو گیا تھا؟

اسے اپنے قریب قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔

اس نے یکدم اپنا چہرہ اٹھایا تھا۔

ع۔۔عا۔عالیہان۔۔ب۔۔بھائی

وہ عالیہان تھا عالیہان آفریدی اس کے پیچھے

خالہ تھی لیکن انھوں نے پہنچنے میں بہت دیر کر دی تھیں بہت دیر ملیحہ کا وجود ہوا میں لہرایا تھا اسکے بعد اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا کاش یہ اندھیرا پہلے ہی چھا جاتا وہ اپنے ماں باپ کی جان نکلتے ہوئے نا دیکھیتی

۔

زندگی اور موت دونوں بہت ظالم ہیں

زندگی خواہشوں کو مار کر جینے کا نام ہے اور موت اپنا وجود کھو دینے کا نام ہے موت سے بڑھ کر اگر کوئی ظالم شے ہے تو وہ زندگی ہے۔

یقین کیجئے زندگی کسی کے لئے بھی میٹھا پھل نہیں ہوتی یہ تو کھٹی میٹھی ہوتی ہے کبھی یہ ہمیں رلاتی ہے اور کبھی ہنساتی ہے اور کبھی کبھی یہ کرواہٹ سے بھرپور بن جاتی ہے اتنی کڑوی کہ انسان کی جان ہی لے ڈالتی ہے۔

حال

"اسے ناشتہ کہتی ہو تم؟"

لاریب نے ایک منٹ میں اسکی آدھے گھنٹے کی محنت ضائع کر دی تھی۔

"وہ۔۔۔مج-مجھے ا۔ایس۔۔ایسا ہی۔۔۔"

یہ ہکلانے کے ڈرامے تم عالی کے سامنے ہی کیا کرو تمہیں لگتا ہے تم بہت معصوم ہو، کہو تو شہریار کو بلاؤ وہ تمہاری معصومیت سب کو۔۔۔

م-میں دوبارہ بنا دیتی ہوں۔۔۔

وہ جلدی سے نیچے بیٹھی تھی جلے ہوئے ہاتھ سے کانچ کی کرچیاں چننا بہت مشکل تھا۔۔۔

"عالیہان سے دور رہنا نہیں تو میں"

"م۔۔میں دورہ۔۔ہی رہوں گی"

لاریب کا مکروقہقہ گونجا تھا۔

ملحیہ نے ایک بے بس نظر ڈالی تھی اس پر پتا نہیں لوگ اتنے ظالم کیسے ہوتے ہیں؟

"کاش خالا آپ مجھے چھوڑ کر نا جاتی"

لیکن وہ خالہ کو فون تو کر سکتی تھی نا لیکن نمبر؟ نمبر کہاں سے؟ اس نے تو سالوں ہو گئے فون استعمال ہی نہیں کیا، ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ اس کی چار دیواری ہی اسکی زندگی کا دارومدار تھی اسکی یہی حد تھی۔

رات کو عالہان گھر واپس آیا تھا لاریب کو صوفے پر بیٹھا دیکھ ماتھے پر بل پڑے تھے پتا نہیں کیوں لاشعوری میں اسے ملیحہ کے بیٹھینے کا انتظار تھا۔

تم سوئی نہیں ابھی تک۔۔۔؟"

"تم گھر نہیں آرہے تھے مجھے فکر ہو رہی تھی تمہاری۔۔۔"

"مجھے کام تھا کچھ۔۔۔"

عالہان کہہ کر آگے بڑھا تھا۔

"کیا سب ٹھیک نہیں ہو سکتا عالی۔۔۔"

لاریب کی آواز پر اسکے بڑھتے قدم رکے تھے۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب کہ ہم دونوں کیا پہلے جیسے نہیں ہو سکتے۔۔۔"

لاریب نے اپنے اور اسکے درمیان کا فاصلہ مٹایا تھا۔۔ کسی کی آنکھیں یہ منظر دیکھ کر نم ہوئی تھی، اس نے کھڑکی کے پردے برابر کئے تھے۔

میرا مطلب ہے کہ ہم اچھے دوست تھے پہلے۔

لیکن تم نے اپنے دوست پر بھروسہ نہیں کیا تھا لاریب شہریار۔۔۔

عالہان نے اسکے ہاتھ اپنی ٹائی سے ہٹائے تھے۔

"اگر تم میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے عالی؟

جب تمہاری بیوی چیخ چیخ کر یہ اقرار کر رہی تھی کہ تم نے اس سے محبت کی شادی کی ہے تو میں کیا کرتی؟

لاریب کی آواز میں نمی شامل ہوئی تھی، عالہان نے ضبط سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔

میں ایک بٹے ہوئے شخص کے ساتھ کیسے زندگی گزار سکتی تھی؟"

اسکی ہر بات تیر کی طرح چبھی تھی عالہان کو۔

" اب ان باتوں کو کیا فائدہ؟؟؟ "

"کیا تم اب مجھ سے پیار نہیں کرتے؟"

یہ ایسا سوال تھا جس کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔

"بولو نا عالہان کیا تمہیں اپنی لاریب سے اتنی ہی محبت تھی جو ایک ملیحہ کے آنے سے ختم ہو گئی؟"

کیا تمہارے سارے جزبے جھوٹے تھے عالی؟

"ج۔۔جواب۔دو۔۔۔"

"تم اب کسی اور کی عزت ہو لاریب شہریار"

"تمہیں پتا ہے شہریار کون ہے؟"

مجھے جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے رات بہت ہو گئی ہے سو جاؤ۔۔۔"

صرف تم سے بدلا لینے کے لئے میں نے اس سے شادی کی لیکن اس نے مجھے تباہ کر دیا، سب اپنی اپنی جگہ خوش ہیں تم

ملیحہ بس ایک میں۔۔۔

عالہان کے بڑھتے قدم رکے تھے۔

مجھے لگا تھا ملیحہ جھوٹ بول رہی ہے کہ تم اس سے اتنا پیار کرتے لیکن اس نے سچ بولا تم ملیحہ سے بہت پیار کرتے ہو عالہان یہاں تک کہ تمہیں یہ بھی یاد نہیں کہ اسنے تمہارے بابا کو۔۔۔"

عالہان افریدی کچھ نہیں بھولتا لاریب اسے بہت اچھے سے یاد ہے کہ کب کب کن لوگوں نے اسکے ساتھ کیا کیا ہے؟

لاریب ایک پل کو خاموش ہوئی تھی۔

اللہ تمہیں اور ملیحہ کو خوش رکھے بس ایک بات کا دکھ ہے اگر تم مجھے پہلے بتا دیتے تو میں خوشی خوشی راستے سے ہٹ جاتی،

میں صبح ہوتے ہی یہاں سے نکل جاؤں گی تمہاری بیوی نے تو صبح ہی نکلنے کا کہہ دیا تھا پر میں آخری دفعہ تم سے بات کرنا چاہتی تھی۔

وہ جھوٹے آنسو صاف کرتے گیسٹ روم میں بند ہوئی تھی۔۔

عالہان نے ایک بے بس نظر بند دروازے پر ڈالی تھی۔

"ملیحہ یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔؟"

اس نے غصہ سے مٹھیاں بھینچی تھی۔

لاریب نے زہر بھر دیا تھا ایک طوفان آنے والا تھا۔ عالہان نہیں جانتا تھا کہ وہ غصہ میں آج کیا کھونے والا ہے۔

نیچے کیا ہو رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی لاریب سارا دن گھر نہیں آئی تھی لیکن شو ایسے کر رہی تھی جیسے عالہان کے انتظار میں بیٹھی ہو۔۔۔

کلثوم نے اسکے ہاتھ پر دوائی لگا دی تھی کانچ لگنے کی وجہ سے زخم ہوا تھا بینڈیج لگا دیا تھا۔۔ عالہان کے آنے سے پہلے وہ سو جانا چاہتی تھی لیکن صوفے پر سو کر اس نے پھر ایک غلطی کر دی تھی۔ ابھی اس نے آنکھیں بند کی ہی تھی کہ دروازہ دھڑام سے کھلا تھا۔۔

ملیحہ نے زور سے اپنی آنکھیں بند کی تھی، آج تو اس نے کمرے کی لائٹس بھی آف کر دی تھی تاکہ وہ غصہ نا کرے وہ اسے لڑائی کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔

عالہان نے اسے صوفے پر سو یا دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی تھی شاید غصہ کنٹرول کرنے کے لئے لاریب کی باتوں سے اسکا دماغ گھوم گیا تھا۔ اس نے ٹائی اتار کر پھینکی تھی ساتھ پڑا شو پیس بھی اس کے غضب کا نشانہ بنا تھا لیکن وہ ڈرتی بلینکٹ میں ہی چھپی رہی تھی۔

براون آنکھوں میں غصہ ہی غصہ تھا۔

عالہان نے ایک جھٹکے سے اس پر سے بلینکٹ اتارا تھا وہ گھبرا کر اٹھی تھی وہ بہت ڈر گئی تھی اس سے۔

"کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تم ملیحہ ملک۔۔۔؟"

اس کے لمبے بالوں اپنی سخت گرفت میں لیتے وہ دھاڑا تھا۔۔

"م۔۔م۔۔می۔۔میں نے کیا کیا؟"

"کیوں کی تم نے لاریب سے بکواس بولو۔۔۔؟"

گرفت میں اور سختی آئی تھی۔

"م۔۔م۔۔میں ن۔۔نے ک۔۔کچھ نہیں ک۔۔کہا۔۔۔"

"جھوٹ نہیں بولو مجھ سے تم نے اس سے کہا کہ اس گھر سے نکل جاؤ

"م۔۔م۔۔میں نے۔۔۔"

ملیحہ کی آنکھوں کے آگے لاریب کا چہرہ آیا تھا اسکی دھمکی وہ ایک راز جو راز ہی رہنا چاہیے تھا۔۔

آئی۔۔ایم۔۔سوری"

اس نے سوری بول دیا تھا مطلب اس نے لاریب کو وہ سب بولا تھا۔

"کیا ملتا ہے تمہیں یہ سب کر کے کیوں ہو تم ایسی؟؟"

عالہان کے لہجہ میں بے بسی تھی اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا۔

غلطی تمہاری نہیں ہے تمہارا خون ہی ایسا ہے۔۔۔ تمہارے خون میں ہی وفا شامل نہیں تمہیں پتا ہے تمہارے ماں بھی ایسی ہی تھی اور

"میری ماما کو کچھ مت بولئے آپ۔۔۔"

پتا نہیں اس میں کہاں سے اتنی ہمت آئی تھی پر اپنی ماں کے خلاف وہ کچھ نہیں سن سکتی تھی۔۔۔

چیخنے سے سچ بدل نہیں جائے گا یہ ہی تمہاری اصلیت ہے۔۔

ہاں ہو میں ایسی میں نے جان بوجھ کر کی شادی آپ سے سب کو سچ بھی میں نے ہی بتایا میں نے مارا ہے آپکے بابا کو۔۔۔ عالہان افریدی کا ہاتھ اٹھا تھا لیکن ہوا میں ہی ٹھہر گیا تھا وہ اس پر ہاتھ نہیں اٹھا پایا تھا وہ مرد تھا اور ایک مرد کو زیب نہیں دیتا کہ وہ عورت پر ہاتھ اٹھائے۔

اسکا جلا ہوا ہاتھ عالہان نے اپنی گرفت میں لیا تھا اور گھسیٹتے ہوئے اسے کمرے سے باہر سٹور میں لے گیا تھا۔

"تمہیں پتا ہے میری بے بسی کیا ہے؟"

عالہان نے اسے جھٹکے سے سٹور روم میں پھینکا تھا۔

ملیحہ کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔

عالہان گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا اس نے ملیحہ کا جھکا ہوا چہرہ اٹھایا تھا پھٹا ہوا ہونٹ، آنسوؤں سے تر وہ معصوم چہرہ، بازوں پر خراشیں آگئی تھی۔

"پتا ہے میری بے بسی کیا ہے؟"

ملیحہ نے دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں واضح نمی تھی۔

میری بے بسی یہ ہے کہ میں چاہ کر بھی تم سے نفرت نہیں کر پا رہا۔

وہ پتھر بنی تھی۔

دروازہ دھڑام سے بند ہوا تھا جاتے جاتے سٹور روم کی اکلوتی لائٹ بھی بند کر گیا تھا، آج اسکی کی چپ ٹوٹی تھی وہ ہمیشہ ہر الزام پر سر جھکا جاتی تھی روتی تھی لیکن آج اس نے زبان سے وہ سب بول کر۔

میرا آخری مان بھی ختم کر دیا تم نے ملی۔۔۔" عالہان بند دروازے کو دیکھتا بولا تھا جو اب زور زور سے بجایا جا رہا تھا۔

ع۔۔عالی۔۔ا۔۔ن۔۔ند۔۔ھ۔۔ھیرا۔۔ہ۔۔ہے۔۔م۔میں۔۔۔م۔۔مر جاؤں گی۔
پ۔۔پ۔۔پ۔۔پلیز۔۔۔در۔۔دروازہ۔۔۔کھ۔۔کھولو۔۔۔آئی ایم سوری عالی۔

دروازہ پیٹا جارہا تھا پر عالہان کو کوئی آواز نہیں آرہی تھی کانوں میں ابھی تک اسکے جرموں کا اقرار نامہ گونج رہا تھا۔

لاریب یہ سب دیکھتے مسکراتی پردہ برابر کر گئی تھی اسکا تیر نشانے پر لگا تھا پر وہ بھول گئی تھی اوپر اللہ سب دیکھ رہا ہے۔

وہ دروازہ بجا بجا کر تھک گئی تھی، کمرہ قبر نما لگ رہا تھا، سردی میں بھی اس کا وجود پسینے سے شرابور ہو چکا تھا، اندھیرے میں پھر سے سائے واضح ہو رہے تھے، آس پاس سوائے فالتو ڈبوں اور ٹین کے ڈبوں کے کچھ نہیں تھا۔

اچانک ٹین کے ڈبوں کے پیچھے سے کوئی آواز آئی تھی شال بھی کمرے میں ہی گر گئی تھی۔

"م۔۔۔م۔۔۔ماما۔۔۔م۔۔ مجھ۔۔۔مجھے بچالیں م۔۔۔ماما"

اسے شدت سے اپنی ماں یاد آئی تھی۔

ایک راز جو ملیحہ کے سینے میں دفن تھا اس راز کو راز رکھنے کے لئے آج اس نے عالہان کی آنکھوں میں کرچیاں دیکھی تھی بھرم ٹوٹنے کی، وہ اسکی فکر کرتا تھا لیکن آج اس کی آنکھوں میں صرف ازیت تھی مان ٹوٹنے کی،

شاید وہ خود بھی آج ٹوٹ گیا تھا لیکن اگر وہ راز باہر آجاتا تو شاید اسکی آنکھوں میں حقارت ہوتی اور ملیحہ اسکی نفرت برداشت کر سکتی تھی اسکی آنکھوں میں اپنے لئے حقارت نہیں۔

"ک۔۔۔ک۔۔۔کیوں اللہ جی میں ہی کیوں۔۔۔؟"

اندھیرے میں اسکی سسکیاں گونجی تھی وہ اندھیری رات پھر سے سامنے آئی تھی۔

"لٹل گرل تم بہت پیاری ہو کیا میں تمہیں پیار کر سکتا ہو؟"

"ن۔۔نہیں م۔۔م۔۔۔ماما۔۔۔"

آوازیں اسکے قریب آرہی تھی۔

"کوئی تمہیں بچانے نہیں آئے گا۔۔میرے قریب آؤ لٹل گرل۔۔۔"

"ع۔۔ع۔۔۔عال۔۔۔عالہان۔۔۔"

"ایک دن تمہیں میں اپنا بنا کر ہی چھوڑو گا۔۔۔"

سایہ اسکے نزدیک سے نزدیک تر آرہا تھا۔۔

"پل۔۔پلیز م۔۔مج۔۔۔مجھے مت مارو۔۔۔"

نازک کانپتے وجود سے سہمی ہوئی آواز آئی تھی۔

"تمہیں نہیں مارو گا تمہیں تو پیار کرو گا میں۔۔۔" اسکے بھاری ہاتھ اسے اپنے پیٹ پر رینگتے محسوس ہوئے تھے۔۔

"د۔۔۔د۔۔دور ہو مجھ سے۔۔۔"

مقابل کے ہاتھوں نے اسکی کمر کو اپنی جارہانہ گرفت میں لیا تھا اور اسکی گردن میں اپنے دانت گاڑے تھے۔

"م۔۔ما۔۔ماما۔۔۔"

اپنا پورا زور لگا کر اس نے اپنے اوپر پڑتے بھاری وزن کو دھکیلنا چاہا تھا۔۔۔

"خاموش بالکل خاموش۔۔۔"

مقابل کے ہاتھوں نے اسکا منہ ہاتھوں میں لیا تھا اسے لگا تھا اسکا چہرہ ٹوٹ جائے گا جان تو اس وقت نکلی تھی جب اس نے بازو سے شرٹ پھاڑی تھی۔۔۔

کسی کا ناپاک لمس اس کے کندھوں پر پڑا تھا، وہ چیخ رہی تھی چلا رہی تھی جب اس نے شدت سے اسکے چہرے پر ایک تھپڑ مارا تھا وہ لڑکھڑا کر گری تھی ہونٹ پھٹ گیا تھا چہرے اور بازوؤں پر جابجا نیل تھے لیکن اس وقت بس وہ اس جلاد سے آزادی چاہتی تھی۔۔

آہستہ آہستہ وہ زمین پر ہی رینگتی اس سے دور ہوئی تھی۔

کیمرہ سب ریکارڈ کر رہا تھا اندر کیا ہو رہا ہے۔

پ۔۔پ۔۔پلیز خدا کا و۔۔۔وا۔۔واسطہ ہے م۔۔۔مجھے چ۔۔ چھوڑ دو۔۔

"تمہیں کیسے چھوڑ دوں لٹل گرل ابھی تو تمہاری طرف بہت حساب نکلتے ہیں"

وہ شخص آہستہ آہستہ اس کے قریب آ رہا تھا۔

"پ۔پل۔۔پلیزت۔تم جو بولو گے۔۔م۔۔۔میں وہ کروں گی۔۔۔۔م۔مجھے چھوڑ دو اللہ کے لئے۔۔"

وہ سسک رہی تھی فریاد کر رہی تھی

لیکن اس ظالم کو فرق نہیں پر رہا تھا۔

"میری جان تم شور نہیں کرو گی تو میں آسانی سے وہ کر لوں گا جو کرنے آیا ہوں۔۔""

اس کی گندی نظریں ملیحہ کے وجود کے آر پار ہو رہی تھی، وہ کیسے چھپاتی اس سے خود کو۔

"ماما۔۔۔بچائیں۔۔بابا۔۔۔۔۔خالا۔۔۔۔م۔۔۔مجھے بچائیں۔۔۔ک۔۔کوئی ہے۔۔۔پ۔۔پلیز۔۔بچالو مجھے۔۔۔ماما۔۔۔با۔۔۔با"

"چپ بالکل چپ، آواز نا آئے تمہاری اب جان نکال لوں گا تمہاری۔۔

ایک اور تھپڑ وہ گھسیٹتا ہوا اسے بیڈ تک لے گیا تھا اور قوت سے اس بیڈ پر پھینکا تھا۔۔

وہ اپنے ہوش ہو حواس کھو رہی تھی کمرے میں اندھیرا تھا وہ سایہ اب اس کے بالکل نزدیک آچکا تھا۔

"تمہیں نہیں پتہ تم کتنی خوبصورت ہو" اس کے ہاتھ ملیحہ کے چہرے پر رینگ رہے تھے۔

"م۔۔ماما۔۔۔"

سسکیاں دیواروں سے ٹکرا کر واپس آجاتی تھی۔۔

"خدا کے لئے م۔۔مجھے چ۔۔ چھوڑ دو۔۔م۔۔مجھے معاف۔۔ک۔۔۔کر۔۔دو "

"شش چپ میں تو تمہیں پیار کرنا چاہتا ہوں"

وہ اسکی طرف جھکا تھا

ملیحہ نے اسے ایک زور دار دھکا دیا تھا۔

"بس بہت ہوا اب دیکھو میں کیسے تمہاری ہوا نکالتا ہوں"

اس سے پہلے وہ اس کے قریب بڑھتا باہر سے آوازیں آئی تھی، وہ سایہ بڑبڑایا تھا۔

"اگر تم نے اپنی زبان کھولی تو تمہاری جان لے لوں گا میں،

چپ۔۔"

"میں کسی کو۔۔ن۔۔ نہیں۔۔ب بت تاؤں گی۔۔ج۔۔مجھے چھوڑ دو "

" اور اگر تم نے کسی کو بتایا تو"

وہ پھر سے اسکے قریب آیا تھا۔

" اللہ قسم ک.. کسی کو نہیں بتاؤں گی"

وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اس کے سامنے جوڑ رہی تھی۔۔

"یہ جو سب ہوا وہ میں نے ویڈیو میں سیو کر لیا میں تو نظر نہیں آرہا پر تم ضرور نظر آرہی ہو اگر زبان کھولی تو یہ سب کو دکھاؤں گا "

"م۔۔۔م۔۔میں نہیں۔کھولتی۔۔اللہ۔۔قسم۔۔ماما بابا کی قسم۔۔ج۔۔مجھے"

کوئی کھڑکی پر آیا تھا وہ سایہ اندھیرے میں گم ہو چکا تھا لیکن پیچھے ایک معصوم زہن میں زندگی بھر کے لئے اپنا ڈر ڈال گیا تھا۔

نیچے سے دوبٹہ اٹھاتی وہ اپنے آپ کو چھپا رہی تھی وہ ایک رات میں کتنی بڑی ہو گی تھی، وہ ماں باپ جو سایے کی طرح اس کے ساتھ رہتے تھے اس سے دور ہو گئے تھے اب وہ اس ظالم سماج میں تھی، یہاں کی دھوپ اسے جھلسا رہی تھی۔۔

آج ایک فیصلہ ہو گیا تھا وہ یہاں سے چلی جائے گی اور اس کے لئے اسے عالہان سے نکاح کرنا ہی کرنا تھا اسے بس یہاں سے نکلنا تھا۔

خالا جانی بچا لیں گی اسے۔

حال

اندھیرا اس کے حواس گم کر رہا تھا۔۔

"آپ مجھے۔۔ک۔۔ کبھی نہیں سمجھ سکتے عالہان۔۔ک۔۔ کبھی نہیں"

سایہ قریب آ رہا تھا اس دفعہ وہ برداشت نہیں کر سکی تھی اور اپنے حواس کھو بیٹھی تھی، دسمبر کی ٹھنڈی رات میں اس اندھیرے کمرے میں اسکا وجود بے جان پڑا تھا۔

صبح کی ازانیں ہو گئی تھی لیکن ابھی تک عالہان آفریدی کی آنکھوں میں نیند نہیں تھی، بے بسی سے اس نے سر صوفے کی پشت سے لگایا تھا۔

سردی سے اسکے پورے وجود میں درد ہو رہا تھا، لیکن یہ درد اس درد پر بھاری نہیں تھا جو اسے دل میں ہو رہا تھا۔

" کیوں اسکا کیا قصور تھا؟"

"بابا چھور گئے، بنا میری کوئی صفائی سنے، اگرچہ لاریب سے اسے کوئی والہانہ قسم کی محبت نہیں تھی۔

لیکن پھر بھی وہ بچپن سے اسے اپنے ساتھ دیکھتا آیا تھا"

پھر ملیحہ، وہ اس سے بدلہ لینا چاہتا تھا پر کبھی بھی اس سے نفرت نہیں کر پایا، اس کا معصوم چہرہ چیخ چیخ

کر یہ کہتا تھا کہ وہ قصوروار نہیں ہے۔۔

لیکن آج جیسے سب ختم ہو گیا تھا

کتنا اکیلا تھا وہ، کس سے کرتا اپنے دل کی بات، ہادی

اسکا دوست، اسکا جگر، وہ بھی تو ملیحہ

اسکا تو کوئی نہیں تھا۔

لاریب کے شوہر نے اسے دھوکہ دیا تو اسے عالہان کی یاد آگئی پر ملیحہ نے اسکی آنکھوں میں خود کے لئے پیار دیکھنا چاہا تھا اس کے دل کی خواہش تھی وہ اسے چاہے

ایک آنسو بہت ضبط کرنے کے بعد بھی آنکھوں سے نکل چکا تھا۔

دروازہ اب تک بند تھا۔پوری رات گزر گئی تھی اتنی لمبی رات تھی پر اب دروازہ پیٹا نہیں جا رہا تھا پیٹنے والا خاموش ہو گیا تھا۔

اسے درد دے کر اسے کبھی سکون نہیں ملا تھا آج بھی بے سکونی تھی۔

عکس ریزہ ریزہ ہے مگر حیرت یہ ہے

آئینہ سلامت ہے تو پھر ٹوٹا کیا ہے؟

سٹور روم کا دروازہ کھلا تھا،ایک دم سے روشنی اس کے چہرے پر پڑی تھی، لیکن آنکھیں کھلنے سے انکاری تھی

پورا جسم درد میں تھا،وہ صرف اور صرف درد محسوس کر رہی تھی پر روشنی کے آنے سے جیسے حواس جاگے تھے ،کوئی آہستہ چل کر اس کے قریب آیا تھا اسکے نازک وجود کو باہوں میں بھرتے کمرے میں لے کر گیا تھا۔۔

وہ آنکھیں کھولنا چاہتی

تھی پر نہیں کھول پا رہی تھی۔

کسی نے اس پر بلینکٹ اوڑا تھا، کوئی شناسا سا لمس تھا جو اسے اپنے چہرے پر محسوس ہوا تھا، لیکن وہ سایہ اس کے قریب آ رہا تھا۔۔

چہرے پر گھبراہٹ ڈر خوف سب آیا تھا وہ اس کے چہرے پر ہاتھ پھیر رہا تھا پر یہ کوئی ناپاک لمس تھا۔

"""عالی نج۔۔بچاؤ پہ پلیز"

عالہان کے بڑھتے قدم رکے تھے، وہ ابھی بھی خوف

محسوس کر رہی تھی۔

"پ۔۔پ۔۔لیز۔۔میرے پاس۔۔م۔۔م۔۔مت آو۔۔"

سایہ نزدیک آ رہا تھا ہر طرف اندھیرا تھا۔

"""کوئی ہے ب۔۔ب۔بچاو"

"م۔۔م۔ما۔۔ما"

" نج۔۔ چھوڑ دو۔۔م۔۔مجھے۔۔اللہ کا واسطہ ہے۔۔۔"

عالہان پر جیسے کوئی جلتا پانی پھینک رہا تھا، ایک سیکینڈ میں وہ اس کے قریب آیا تھا سارے شکوے ساری شکایتیں سب

پیچھے رہ گیا تھا یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ رو رہی ہے ڈر رہی ہے۔

"ملیحہ۔۔۔" کسی نے نرمی سے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"م۔۔مجھے۔۔چ۔۔ چھوڑ۔۔د۔۔و"

"ملیحہ۔۔"

آواز بہت قریب سے آئی تھی۔

"م۔۔م۔ میں نے کچھ ن۔۔ نہیں کیا۔"

"ملیحہ اٹھو"

کسی نے اسے جھنجھوڑا تھا۔۔ایک دم سے وہ کسی اندھیرے کمرے سے باہر آئی تھی آنکھیں کھلی تھی، سامنے عالہان کا چہرہ تھا وہی فکر مند تھا بنا کسی پل کی دیر لگائے وہ اس کے سینے میں چھپتی ہچکیوں سے رو دی تھی۔

"ملیحہ"

اس کے لب بہت آہستگی سے ہلے تھے۔

"ع۔۔ع۔۔عالہان۔۔۔و۔۔وہ۔۔م۔۔۔مجھے م۔۔مار۔۔۔دے۔۔گا۔۔۔"

"'وہ۔۔م۔۔مج۔۔مجھے۔۔نہ نہیں چھوڑے گا

پل۔پلیز۔۔۔م۔۔مجھے بچالو اس سے"

اس کے بے ربط جملے عالہان کو سمجھ نہیں آرہے تھے وہ کون تھا کس سے وہ اتنا ڈرتی تھی کون تھا ملحیہ کا دشمن اسکی حالت اندھیرے میں اتنی خراب کیوں ہو جاتی تھی، عالہان نے اس کے گرد مظبوط حصار باندھا تھا۔

" ششش۔۔ش۔کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا میں ہوں نا تمہارے پاس "

عالہان نے اسکے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے تھے، وہ ابھی تک رو رہی تھی اس کی آنکھیں تباہی کا رونا رو رہی تھی۔

"'م۔۔م۔میں ن۔۔نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"

وہ پتا نہیں اسے کس چیز کی صفائی دے رہی تھی۔

"مجھے بتاؤ وہ کون ہے کون تمیں نہیں چھوڑے گا؟

"ع۔۔ع۔۔عالی۔۔۔"

اس کے لب ہلے تھے۔

" مجھے بتاؤ ملی میں اسکی جان لے لوں گا۔۔۔"

اسے اپنے ساتھ لگاتے وہ دلاسہ دے رہا تھا۔

" وہ شہر۔۔"

"کیا ہوا ہے ملیحہ کو۔۔؟"

اچانک دروازے سے لاریب آئی تھی۔

ملیحہ نے اپنا سارا چہرہ عالہان کے سینے میں چھپایا تھا

" ک کچھ نہیں نیند میں ڈر گئی تھی بس "عالہان نے اس کے کانپتے وجود کو سنبھالا ہوا تھا کل رات اسے یہ سلوک نہیں کرنا چاہیے تھا اگر ملی کو کچھ ہو جاتا تو؟

" ملیحہ کیا ہوا ہے۔۔؟"

لاریب کی بات پر عالہان نے اسے خود سے دور کیا تھا۔

"ہاں ملی مجھے بتاو تم کس سے اتنا ڈرتی ہو، تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو"

عالہان نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑے تھے، لاریب نے

پہلو بدلا تھا، عالہان کی آنکھوں میں صرف اس کی فکر تھی۔

اسے لگا تھا

وہ ملیحہ سے نفرت کرتا ہے رات کو وہ خوش تھی لیکن اب صبح ہوتے ہی کیوں وہ بدل گیا تھا۔

"بتاؤ ملحیہ کیا ہوا ہے کس سے ڈر لگتا تمہیں۔۔؟"

لاریب کی فکر مند آواز میں چھپا طنز وہ سمجھ گی تھی اسکی آنکھوں میں وارننگ تھی۔

ماضی

آج آفریدی ہاوس کو دولہن کی طرح سجایا جا رہا تھا، کیونکہ آج گھر کے بڑے بیٹے کی مہندی کی رسم ہونی تھی، ہر طرف

قہقہوں کی گونج تھی، علی، بادی، نینا سب تیاریوں میں مصروف تھے

گل بیگم بھی ادھر ادھر بوکھلائی ہوئی پھر رہی تھی۔

سب سے زیادہ آفریدی صاحب خوش تھے ہوتے بھی کیوں نا اپنی لاڈلی بہن کی بیٹی کو بہو بنا کر جو لا رہے تھے۔

یہ دوپہر کا وقت تھا، لاریب کے گھر والے بھی آفریدی ہاوس کے سامنے ایک گھر میں شفٹ ہو چکے تھے کیونکہ شادی گاؤں

میں نہیں ہو سکتی تھی۔

ایسے میں لاریب کی ماں کے چہرے پر پریشانی کے

بادل منڈلا رہے تھے۔

لاریب مسلسل کسی سے فون پر رابطے میں تھی

"میں بہت مشکل سے عالی کے گھر آئی ہوں، یہ خبر جھوٹی ہوئی تو؟"

"یہ خبر سو فیصد سچی ہے تمیں ویڈیو سینڈ کر رہا ہو دیکھ لینا"

"کسی بھی قیمت پر عالیہان سے شادی نہیں کر سکتی"

لاریب ویڈیو دیکھتی کمینگی سے مسکرائی تھی۔

"آخر تم سے نجات کا راستہ مل ہی گیا"

سب سے نظر بچا کر وہ اوپر ایک طرف بنے کمرے

کی طرف بڑھی تھی، لیکن کوئی اسکی ساری گفتگو سن چکا تھا۔

کمرے میں کسی اور کی موجودگی محسوس کرتی

ملحیہ صوفے سے اٹھی تھی۔

یہ لڑکی اس نے دیکھی ہوئی تھی، سفید رنگ، براون آنکھیں اور بھورے بال پیلے رنگ کے جوڑے میں وہ پھول ہی لگ رہی تھی۔۔

وہ بہت پیاری تھی، ملحیہ مسلسل اسے دیکھ رہی تھی، ہاں یہ لاریب تھی عالہان کی

ہونے والی دولہن۔

""اوتو تم ہو عالمان کی دولہن۔۔"

""ن۔۔ن۔ نہیں"

ملیحہ ڈرتی پیچھے ہوئی تھی عالہان نے سختی سے اسے منع کیا تھا وہ کمرے سے نکلے گی اور نا یہ سچ کسی کو بتائے گی اور وہ بنا چوں چرا کیے اس کی بات مان گئی تھی۔

"""اوو جھوٹ نہیں بولتے مجھے بتاو عالہان اور تمہارا نکاح ہوا ہے نا۔۔۔"

"""ن۔۔ن۔۔ نہیں۔۔یہ ج۔۔ جھوٹ ہے۔۔عالی۔ بھئا۔۔"

"میں عالہان سے شادی نہیں کرنا چاہتی، ٹھیک ہے وہ میرا دوست ہے لیکن میں کسی اور سے پیار کرتی ہوں،

عالہان کے پاس ہے ہی کیا باپ کی ایک فیکٹری، اس میں بھی کتنے حصے دار ہیں علی، نینا، اور ممانی جان، ویسے بھی وہ بہت جزباتی قسم کا انسان ہیں یہ ناکرو وہ ناکرو اور اسکی ڈرامے باز فیملی مجھے سمجھ نہیں آتی یہ لوگ کس صدی میں جی رہے ہیں،

سچ پوچھو تو تمہارا اور عالہان کے نکاح کا سن بہت زیادہ خوشی محسوس ہوئی، پتا ہے کیوں؟"

لاریب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا، وہ معصوم

زہن اسکی باتوں میں الجھ رہا تھا۔

" کیونکہ اب میں آسانی سے عالہان نامی بلا سے چھٹکارا پا سکتی ہوں"

"""ل۔۔ لیکن وہ آپ س۔۔سے۔۔ب۔۔بہت۔۔پیار ک۔۔ کرتے ہیں"

"""ہاں مجھے پتا ہے وہ میرے سے بہت پیار کرتا ہے پر میں تو نہیں کرتی نا یار"

دروازے کے پاس کسی کا سایہ لہرایہ تھا۔

""آج آپ ک۔۔کی شادی ہے؟"

ملیحہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس سے کیا کہے۔

"میری آج شادی تھی پر اب نہیں ہو گی اور تم روکوں گی میری شادی"

لاریب کی بات ملیحہ کے سر سے گزر گئی تھی۔

"م۔۔میں۔کیسے"

""تم سب کو بتاؤ گی کہ تم عالیہان کی دولہن ہو"

""م۔۔م۔۔میں ن۔۔ نہیں بتاؤں گی۔۔میں ان کی دولہن نہیں ہوں"

ملیحہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

لاریب کچھ نہیں بولی تھی بس ایک ویڈیو اس کے سامنے کی تھی اسی رات کی ویڈیو جب اسکی عزت کوئی داغ دار کرنے آیا تھا.

ملیحہ جیسے جیسے ویڈیو دیکھ رہی تھی ویسے ویسے اس کے ماتھے پر پسینہ اور بدن میں کپکپی تاری ہو رہی تھی۔

"تمہیں پتا ہے یہ ویڈیو اگر میں سب کو دکھا دوں تو کیا ہو گا؟

"'ن۔۔ نہیں۔۔"

ملیحہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"'تو سب تم کو ایک گندی لڑکی سمجھے گے، کوئی تمہیں اپنے گھر میں نہیں رکھے گا "

"ن۔۔ نہیں"

"تو سب تم کو ایک گندی لڑکی سمجھے گے

" ن۔۔ نہیں"

"عالیہان، گل انٹی، علی، ہادی سب تم سے سارے رشتے ختم کر دیں گے"

"ن۔۔ نہیں۔پ۔۔ پلیز"

"'پھر تم کیسے سب کا سامنہ کرو گی لٹل گرل"

" م۔۔ میں نے کچ۔۔ کچھ نہیں کیا۔و۔۔ وہ۔۔ م۔۔ میرے ر۔۔ روم۔۔ میں کوئی۔۔ زبردستی وہ جو شیری بھ۔۔ بھئا انھوں نے"

"""لٹل گرل تمہاری باتوں پر کون یقین کرے گا، اور اس ویڈیو میں تو صرف تم نظر آ رہی ہو"

" م۔۔میں خالا ک۔۔کو بتاؤں گی۔۔۔"

"اگر تم نے کسی کو بتایا تو شہریار تمہیں مار دے گا اور تمہارے ساتھ۔"

لاریب نے اسکے بال مٹھی میں لئے تھے، اسکی ادھوری بات سے ملیحہ کی روح بھی کانپی تھی۔

کھڑکھی کے پاس کسی کا سایہ لہرایہ تھا باہر سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔

"شٹ"

لاریب ملیحہ کو چھوڑتی جلدی سے باہر بڑھی تھی، دروازے کے پار کھڑی ہستی کو دیکھ کر لاریب کا گلہ خشک ہوا تھا۔

"""ماموں"

"مجھے شرم آ رہی ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کے لیے تمہارا انتخاب کیا "

افریدی صاحب ایک نظر اس پر ڈالتے آگے بڑھے تھے۔

"""ماموں میری بات سنیں عالیہان نے اس لڑکی کے ساتھ نکاح کیا ہے میں بس اس سے پوچھنے آئی تھی؟

اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے آپ کو بھی نہیں بتایا وہ دھوکے باز ہے یہ لڑکی بھی اس سے ملی ہوئی ہے"

سیڑھیوں کی طرف بڑھتے افریدی کے قدم رکے تھے۔

""یہ بات مجھے گل بیگم بتا چکی ہیں"

"اس کا مطلب آپ بھی شامل ہیں اس دھوکے میں"

" کوئی تمہیں دھوکہ نہیں دے رہا بلکہ تم ہم سب کو دھوکہ دے رہی ہو مجھے شرم آرہی ہے ایک لڑکی ہوتے ہوئے تم دوسری لڑکی کے ساتھ"

انکے دل میں کہیں درد اٹھا تھا، بائیں بازو کو

زور سے پکڑا تھا انھوں نے۔۔

""انکل۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟"

ملیحہ جلدی سے انکی طرف بڑھی تھی۔

""اور آپ کے بیٹے نے کیا کرا ہے میرے ساتھ"

"وہ سب ایک مجبوری میں ہوا تھا اور تمہاری ماں کو بھی سب بتا چکا ہوں میں لیکن تم"

آفریدی صاحب کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا تھا، دل

میں ہونے والے شدید درد کی وجہ سے وہ بمشکل بول رہے تھے۔

"'اپنی عزت پر آنچ نہیں آنے دوں گا تمہاری شادی عالیہان سے ہی ہو گی'

افریدی صاحب کا لہجہ اٹل تھا۔

شکر تھا کہ وہ اس وقت دوسرے فلور پر موجود تھے یہاں پر تینوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔

"میں بھی دیکھتی ہوں آپ میری شادی اس سے کیسے کرتے ہیں،

اس جیسے مڈل کلاس اور پست ذہنیت کے مالک انسان کے ساتھ میں کبھی شادی نہیں کروں گی"

لاریب کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی

"'لاریب"

افریدی صاحب کا ہاتھ اٹھا تھا اس سے پہلے وہ لاریب کے چہرے پر پڑتا لاریب نے ایک جھٹکے سے ہاتھ تھاما تھا۔

ملیحہ جلدی سے آگے بڑھی تھی۔

"پ۔۔پلیز۔۔۔انکل"

آفریدی صاحب نے ایک بے بس نظر اس معصوم چہرے پر ڈالی تھی جس پر ہمہ وقت ڈر اور فکر قائم تھی۔

""یہ ہمت میرے باپ نے بھی کبھی نہیں کی"

لاریب نے انکا نحیف ہاتھ چھوڑا تھا۔

وہ اپنی جگہ سے لڑکھڑائے تھے۔

""انکل۔۔۔"

ملیحہ چیخی تھی لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی آفریدی صاحب سیڑھیوں سے گرے

تھے ملحیہ کا ہاتھ ہوا میں ہی ٹھہر گیا تھا۔۔

نیچے وہ بے جان پڑے تھے ماتھے سے نکلتا خون فرش پر بہہ رہا تھا۔

"با۔۔با۔۔بابا۔۔۔"

نینا کی دلخراش چیخ آفریدی ہاؤس کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

نینا نے زخمی نظروں سے ملیحہ کی طرف دیکھا تھا۔

نیچے سارے گھر والے اکھٹے ہو گئے تھے، عالیان جہاں تھا وہی فریز ہوا تھا، اس کے بیسٹ فرینڈ اس کے پارٹنر اس کے بابا

بے جان پڑے تھے۔

"""ب۔۔ب۔۔با۔با۔۔۔"اس کے لب ہلے تھے۔

" بابا آنکھیں کھولیں پلیز بابا۔۔"

"""علی دیکھو بابا کو کیا ہو گیا ماما۔۔، عالی بھیا وہ بابا"

نینا بے بسی سے چلا رہی تھی، سب اپنی اپنی جگہ رک گئے تھے وہ گھر جس میں کچھ دیر پہلے شادی کے گانے بجائے جا رہے تھے وہاں اب ماتم ہو رہا تھا۔

" بھائی اس نے مار دیا بابا کو

بھائی مار دیا اس نے بابا کو

مار دیا اس نے بابا کو"

"""علی کال دا ایمبولینس"

عالہان ایک غصے بھری نظر ملیحہ پر ڈالتا چیخا تھا۔

ملیحہ بامشکل اپنے پاؤں پر کھڑی تھی سب اس کے دماغ پر اثر کر رہا تھا۔

آہستہ آہستہ سب منظر سے ہٹ رہے تھے وہ وہی پر کھڑی تھی گل بیگم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"" شش۔۔۔چپ ہو جاؤ کسی سے کوئی بات نہیں کرنا۔۔"

گل بیگم نے سختی سے اسے خود میں بھینچا تھا

عالہان کی ایک نظر سے ابھی تک خوف آرہا تھا،

وہی ہوا جس کا ڈر تھا افریدی صاحب اس دنیا میں نہیں رہے تھے شادی والے گھر میں میت آگئی تھی،

لاریب موقع دیکھتے زہر اگل رہی تھی افریدی صاحب کی موت کی زمہ دار ملیحہ ٹھہری تھی ایسا صرف عالہان نینا اور لاریب مانتے تھے۔

ملیحہ کی خاموشی کو اس کا اقرار سمجھا گیا تھا لیکن ایک سترہ سالہ لڑکی جو کسی کی اونچی آواز سے ڈرتی تھی وہ کیوں کسی کو مارے گی پر یہ سب عالہان سمجھ نہیں رہا تھا لاریب کی باتوں نے جو زہر اگلا تھا وہ ملیحہ کی زندگی کو عذاب بنا گیا تھا۔

"خوش ہو گئی تم مل گیا تمہیں سکون۔۔"

نینا کے تھپڑ سے وہ لڑکھڑائی تھی۔

" یہ لڑکی اس گھر میں نہیں رہے گی اب"

عالہان چیخا تھا سب خاموش تھے۔

"اگر اسے نکال رہے ہو تو مجھے بھی نکال دو باپ پہلے مر گیا ہے اب ماں کو بھی مار دو"

گل بیگم اس سے ڈبل چیخی تھی۔

"ماما آپ۔۔"

عالہان کی آنکھوں سے آج مسلسل آنسو بہہ رہے

تھے، اسے یقین نہیں آ رہا تھا کی اب بھی اسکی ماں اس لڑکی کا ساتھ دے رہی تھی جس نے انکا سہاگ چھین لیا سارے ثبوت اسکے خلاف تھے نوا کرانی نے بھی انھیں اوپر ملی کے کمرے میں جاتا دیکھا تھا وہ فون جس میں عالہان اور اسکے نکاح کی تصویریں تھی وہ بھی اس کے کمرے سے نکلا تھا۔

" ٹھیک ہے پھر میں چلا جاتا ہوں یہاں سے آج، میں نے اپنے باپ کو ہی نہیں اپنی ماں کو بھی کھو دیا۔۔"

"''بھائی پلیز۔۔"

"''پلیز نینا مجھے معاف کر دو پر اب میں تھک گیا ہوں بہت زیادہ تھک گیا ہوں۔۔۔ "

عالہان چلا گیا تھا گل بیگم نے اسے نہیں روکا تھا۔

کیونکہ اگر وہ رکتا تو ضرور کوئی غلط حرکت کر دیتا اور وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔

سب نے اسے سمجھایا تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہے

ملیحہ قصوروار نہیں ہے پر اس نے کسی کی نہیں سنی تھی۔

لاریب نے شہریار سے شادی کر لی تھی اب پاکستان میں رہنا اس کے لئے موت کے مترادف تھا۔

حال

"ملیحہ بتاؤ مجھے"

عالہان کی آواز اسے ماضی سے کھینچ لائی تھی۔

" ک۔۔کچ۔۔کچھ۔۔ نہیں ہوا۔۔" وہ یکدم عالہان سے دور ہوئی تھی۔

لاریب مکروسا مسکرائی تھی۔

" کلثوم کلثوم۔؟ کھانالاؤملی کا۔۔ "

عالہان ملیحہ کارویہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

"" خا۔۔خالا پاس جانا ہے مجھے۔۔ "

"" تین دن تک واپس آجائیں گی وہ"

شاید وہ لاریب کی موجودگی کی وجہ سے۔

" ٹھیک ہے عالہان میں اب چلتی ہوں شکریہ "

لاریب کمرے سے باہر چلی گئی عالہان ملیحہ کا ہاتھ چھوڑتا اس کے پیچھے گیا تھا۔

"ع۔۔عالہان۔۔ک۔۔ کبھی۔۔م۔۔مجھے۔۔ نہیں سمجھیں گے۔۔"

اس کی آنکھوں میں نمی اتری تھی، سر بیڈ کی پشت سے لگا کر آنکھیں بند کی تھی آنسو خود بخود ہی بہہ نکلے تھے۔

کاش وہ عالہان کو سب بتا سکتی پر کیا وہ اسکا یقین کرے گا؟

وہ تو اب لاریب سے شادی۔

""کہاں جا رہی ہو تم؟"

"کہیں بھی چلی جاؤں گی تم نے اپنے گھر میں جگہ دی اس کے لئے شکریہ "لاریب آنکھوں میں جھوٹے آنسو لائی تھی۔

"تم کہیں نہیں جا رہی لاریب"

""میں ایسے کب تک رہو گی یہاں، تمہاری بیوی کو ویسے ہی اچھا نہیں لگتا میرا یہاں رہنا "

" میری بیوی ایسا کچھ نہیں چاہتی لاریب وہ معصوم ہے۔"

عالہان آج پہلی دفعہ اسکے حق میں بولا تھا۔

" ہاں وہ معصوم ہے اور اس معصوم نے ماموں کی جان لے لی۔۔"

لاریب کی زبان نے زہر اگلا تھا۔

""تم اپنے روم میں جاو لاریب۔۔"

عالہان نے پہلو بدلا تھا۔

" سچائی کا سامنہ کرو عالہان آفریدی مان لو کہ تمہیں اپنے باپ کی قاتلہ سے پیار ہو گیا ہے، مان لو کے عالہان آفریدی بے وفا تھا،

اس نے لاریب کے ساتھ بے وفائی کی تھی مان لو کے اس سے محبت ہے محبت ہو گئی ہے تمہیں اپنے باپ کی قاتل۔۔"

"لاریب۔۔۔" بہت مشکل سے اس نے خود پر ضبط کیا تھا۔

اپنے ہاتھ کو نیچے کرتا اس نے مٹھیاں بھینچی تھی۔

"'میں کچھ نہیں بھولا لیکن بدلہ لینے کے لئے میں انسانیت کے درجے سے نیچے نہیں اتر سکتا جیسے تم اتر گئی "

عالہان کی بات نے اس کی بولتی بند کی تھی

"میں نے کیا کیا ہے؟"

"تم نے اس سے ناشتہ بنوایا ہے اسکا ہاتھ جل گیا تھا کانچ لگے تھے اس کے ہاتھوں پر، لاریب شہریار یہ نا سمجھنا میں ملیحہ عالہان آفریدی سے بے خبر ہوں وہ چار سالوں سے میرے پاس ہے اس سے بہت اچھے طریقے سے واقف ہوں میں، وہ میری دسترس میں ہے اور میری دسترس میں اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تم بھی نہیں"

عالہان ساری داستان صبح صبح کلثوم سے سن چکا تھا، اسی لئے وہ فوراسٹور روم کی طرف بھاگا تھا۔۔

لاریب کی باتوں پر اسے جو غصہ تھا وہ اس نے ملیحہ پر اتارا تھا وہ بھول گیا تھا کہ یہ سب کر کے وہ کس کی نظروں میں کتنا گر چکا ہے۔

"تم"

"بس لاریب پلیز اب کچھ پہلے جیسا نہیں ہو سکتا جب تک میں تمہارے رہنے کی جگہ نہیں ڈھونڈ لیتا تم اس گھر میں ہی رہو گی، پر ملیحہ سے دور رہنا اس نے صرف میرا نقصان کیا ہے اس سے بدلا لینا ہے یا نہیں یہ فیصلہ میرا ہو گا"

عالیان اپنی بات مکمل کرتا وہاں رکا نہیں تھا۔

لاریب نے غصے بھری نظر دروازے کی طرف ڈالا تھا۔

جہاں سے وہ ابھی باہر گیا تھا۔

"میں تمہیں اتنا تباہ کر دوں گی ملیحہ کہ تم خود کو نہیں پہچان سکو گی"

****

وہ بے مقصد گاڑی گھما رہا تھا، وہ بہت شرمندہ تھا ملیحہ سے

جو بھی تھا اسے یہ حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی غصے میں کیا

وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ اسے اندھیرے سے کتنا ڈر لگتا ہے اسکی جان بھی جا سکتی تھی۔۔

نیند میں وہ کیا بڑبڑا رہی تھی، کون تھا جس کا ڈر اس کے دماغ میں بیٹھ گیا تھا۔

کچھ تو مسنگ تھا، اس کی حالت کتنی خراب تھی، عالہان کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی آئی تھی

"کیوں ملیحہ تم مجھے کیوں خود سے محبت کرنے پر مجبور کر رہی ہو؟"

اس کے ہاتھ کتنی بری طرح جلے تھے اوپر سے عالہان کی سخت گرفت کتنے درد میں تھی وہ، وہ مسلسل اسے سوچ رہا تھا جب اچانک گاڑی سامنے والی گاڑی ٹکرائی تھی۔

"ایم سوری ایکچیلی غلطی سے آپ ٹھیک۔۔"

عالہان معزرت کرتا کر تار کا تھا۔

سامنے والی شخصیت کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر اچھے خاصے بل پڑے تھے۔

""ارے عالہان صاحب آپ؟"

شہریار ملک نے اپنی سن گلاسز اتاری تھی۔

سٹیرینگ لگنے کی وجہ سے اسکے ماتھے پر ہلکی سی خراش آئی تھی پر وہ پھر بھی معزرت کرنے باہر آیا تھا کیونکہ غلطی اسکی ہی تھی پر اس انسان سے اسے نفرت تھی اس لئے وہ بغیر جواب دئے دوبارہ گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔

" ملیحہ کیسی ہے؟"

عالہان کے بڑھتے قدم اسکی آواز پر رکے تھے اس شخص کے منہ سے ملیحہ کا نام سننا اسے بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔

" ملیحہ عالہان آفریدی کیسی ہے یہ میں تمہیں بتانے کا روداد نہیں ہوں آج کے بعد اس کا نام اپنی زبان پر مت لانا"

" ارے تم تو غصہ ہی کر گئے وہ میری بھی کچھ لگتی ہے آخر میں اسکا"

" تم اسکے کچھ نہیں لگتے نا اسکا تم لوگوں سے کوئی واسطہ ہے اس لئے اب اسکا نام بھی مت لینا۔م "

عالہان ایک قدم آگے بڑھاتا اسکی آنکھوں میں دیکھتا دبی آواز میں چیخا تھا۔

"مسٹر عالہان آفریدی تم چاہ کر بھی میرا اور اسکا رشتہ جھٹلا نہیں سکتے ملیحہ میری فرسٹ کزن۔۔ "

عالہان کے زوردار مکے نے اسکی بات مکمل نہیں ہونے دی تھی، مکا اتنا شدید تھا کہ شہریار کو اپنے منہ میں خون کا زائقہ محسوس ہوا تھا وہ گرتا گرتا بچا تھا۔

"میں نے کہا تھا اسکا نام بھی مت لینا" عالہان بولا نہیں دھاڑا تھا۔

" ملیحہ عالہان آفریدی پر صرف اور صرف عالہان آفریدی کا حق ہے میں اسکا نام بھی کسی نامحرم کی زبان سے سننا پسند نہیں کرتا "

عالہان کا غصہ اسکی آنکھوں سے اچھل رہا تھا، لہجے میں واضح وارننگ تھی۔

تمہیں اس کا حساب دینا ہو گا، دینا ہو گا عالہان افریدی۔۔

شہریار نے اپنے ہونٹ سے خون صاف کیا تھا اور ایک غصے بھری نظر عالہان پر ڈالی تھی جس کی گاڑی اب اسکی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی

Δ_____Δ_____Δ

دو دن گزر چکے تھے عالہان اور ملیحہ دونوں میں بات چیت مکمل بند تھی ملیحہ کو بہت سخت بخار ہو گیا تھا وہ اپنے کمرے سے بھی باہر نہیں نکلی تھی کلثوم نے اسکا بہت خیال رکھا تھا، پر ہر وقت ایک ہی ڈر اس پر حاوی تھا کہ اگر عالہان

کو کچھ پتا چل گیا تو؟

وہ تو اسے علی اور ہادی کے قریب نہیں دیکھ سکتا تھا اگر یہ سچائی باہر آگئی تو وہ کہاں جائے گی؟

"میڈم یہ سوپ پی لیجئے آپ بہتر محسوس کریں گی۔۔"

اس نے بے دلی سے سوپ پیا تھا

"''کلثوم کیا تم مجھے فون دے سکتی ہو؟"

فون میڈم جی میرا فون تو نہیں ہے پر میرے بندے پاس فون ہے آپ چاہتی ہیں تو میں اس سے لے آتی ہوں"

"''پلیز کلثوم جلدی سے لے آؤ تمہارا بہت بڑا احسان ہو گا مجھ پر"

" میں اپنے گھر جاتی ہوں وہ اس وقت گھر ہی ہو گا"

اسے کسی بھی طرح خالا کو فون کر کے واپس بلانا تھا۔

عالیہان نے اس کے بعد ملیحہ سے کوئی بات نہیں کی تھی وہ کب گھر آتا تھا کب چلا جاتا تھا کسی کو پتا نہیں تھا لاریب نے بھی دو دنوں سے خاموشی اختیار کی ہوئی تھی۔

فون کی گھنٹی بجی تھی۔

"''میرا کام کب ہو گا۔۔"

مقابل بغیر سلام دعا کے سیدھا مدعے پر آیا تھا۔

"""جب تک میرا کام نہیں ہو گا"

"""مجھے وہ چاہیے کسی بھی حالت میں نہیں تو تم جانتی ہو میں تمہارے ساتھ کیا کر سکتا ہوں "

مقابل کی سرد دھمکی سے لاریب کا سارا خون خشک ہوا تھا۔

" میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تم پر بھروسہ کرنا تھا کاش میں عالہان سے شادی۔۔"

وہ غصے سے پھنکاری تھی۔۔

"""تم جیسی لڑکیاں اسی قابل ہوتی ہیں پیسے کے پیچھے بھاگنے والی خیر تم اب کر لو نا عالہان سے شادی بقول تمہارے وہ تو بہت پیار کرتا تا تم سے"

مقابل نے ہنستے ہنستے بہت گہرا طنز کیا تھا۔

لاریب نے غصے سے فون کاٹا تھا جب پھر سے فون بجا تھا۔

"""آج کے بعد میری کال کاٹنے کی غلطی مت کرنا نہیں تو انجام بہت بُرا ہو گا "

لاریب نے اسکی دھمکی پر بہت برا منہ بنایا تھا دل تو کر رہا تھا فون سیدھا دیوار پر دے مارے۔

"" اور دو دن ہیں تمہارے پاس مجھے وہ چاہے ہر حال میں نہیں تو۔۔"

""ہاں پتا ہے تم میری سچائی سب کے سامنے لے آؤ گے اور کچھ "

"کافی سمجھدار ہو گئی ہو ڈیئر وائف"

"ایکس وائف۔۔۔"

لاریب نے اسکی تصحیح کی تھی۔

" ابھی ڈایورس پیپر تیار ہو رہے ہیں میری جان میرا کام ہو گا تو تمہیں آزادی ملے گی نہیں تو نوکرانیوں سے بدتر زندگی گزارنے کے لئے تیار رہنا۔۔"

فون کٹاک سے بند ہو چکا تھا۔

لاریب نے زور سے فون پھینکنا چاہا تھا پر ہاتھ رک گئے تھے اگر فون ٹوٹ جاتا تو نیا کہاں سے آتا اور اگر اس جلاد کی کال نہیں اٹھائی تو بے بسی سے وہ بیڈ پر گری تھی۔

Δ

چکراتے سر کو سنبھالتے وہ بہت مشکل سے بیڈ سے اٹھی تھی، جنوری کا مہینہ شروع ہو گیا تھا لیکن سردی میں بس مسلسل اضافہ ہی ہوا تھا، بخار کی وجہ سے اسکا ناک سرخ ہو اپڑا تھا۔ اپنے سے بڑی شال خود کے گرد لپیٹے وہ آج دو دن کے بعد کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔

وہ اگنور کرتے آگے بڑھی تھی لیکن اب آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا، اس سے پہلے وہ لڑکھڑا کر نیچے گرتی کسی کے مظبوط بازوں کے حصار نے اسے تھاما تھا۔

"ملیحہ۔۔۔"

"ملیحہ کیا ہوا ہے؟"

"ہ۔۔ہا۔۔ہادی۔۔"

بند ہوتی آنکھوں سے اسے کسی کا چہرہ نظر آیا تھا وہ اس کے بازوں میں جھول گئ تھی۔

"ملی ملی "

ہادی کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھولے تھے اس نے جلدی سے ملیحہ کو اٹھایا تھا۔

اسے آرام سے بیڈ پر لٹا کر وہ اسپر جھکا مسلسل اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا کبھی اس کے ہاتھ سہلا رہا تھا کبھی گال، سرخ ناک بخار میں تپتا جسم، عالیہان کیا اتنا لاپرواہ ہو گیا تھا اسکے وجود سے۔

"کلثوم کلثوم"

"کہاں مر گی اب یہ۔۔"وہ بھاگ کر دروازے سے باہر آیا تھا لیکن نیچے کوئی موجود نہیں تھا غصے سے اس نے دروازے کو ٹکر ماری تھی پیچھے سے دروازہ بند ہوتا چلا گیا تھا

"ملیحہ اٹھو گڑیا۔۔۔"

ہادی نے اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تھے۔

"گڑیا اٹھو۔۔"

اسے ہوش میں آتے دیکھ ہادی نے اس کے پیچھے سرہانہ رکھا تھا۔

"کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے اور عالیہان کہاں ہے؟"

" ملی بتاؤ مجھے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے؟"

"کہاں ہے عالی اور خالا ابھی تک نہیں آئی"

"'ملیحہ ہاتھوں سے کھیلنا بند کرو میری طرف دیکھو۔۔"

ہادی نے اب اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا۔

"آپ پلیز چلے جایئے یہاں سے۔۔"

ملیحہ آنسوؤں کو روکتی بہت مشکل سے بولی تھی۔

"''لیکن کیوں ملی؟"

"ع۔۔عالی۔۔ک۔۔کو اچھا۔۔۔۔۔نہیں لگتا۔۔ "

اس نے نامحسوس طریقے سے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالے تھے

"اس خبیث کو کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تم دفعہ کرو اسے"

"ہادی"

ملیحہ کو اسکا ایسا بولنا اچھا نہیں لگا تھا۔

" دیکھو گڑیا سب سے ظالم انسان پتا ہے کون ہوتا ہے؟"

"جو خود پر ظلم ہوتے دیکھ چپ رہتا ہے"

"ہم انسان ہیں، سب سے غلطیاں ہوتی ہیں، اس دنیا میں کوئی بھی گناہوں سے پاک نہیں ہے، لیکن بے گناہ ہوتے ہوئے سزا برداشت کرنا اور اپنے لئے آواز نا اٹھانہ یہ بھی ایک غلطی ہے اور بہت بڑی غلطی ہے"

"تمہیں پتا ہے جب میں نے پہلی دفعہ تمہیں دیکھا تو تم مجھے موم کی ایک گڑیا لگی جیسے کوئی پرستان کی پری بھول کر اس ظالم دنیا میں آ گئی ہو،

میری ہمیشہ اللہ سے شکایت رہی کہ انھوں نے مجھے بہن بھائی کیوں نہیں دیے لیکن جب تم مجھے ملی تو مجھے لگا اللہ نے مجھے ایک بہن دے دی ہے، ماما۔۔ بابا کے جانے کے بعد میں بالکل اکیلا ہو گیا تھا عالہان بھی سب چھوڑ کر چلا گیا،

تم سے بات کرنا مجھے اچھا لگتا تھا پر تم مجھ سے بہت ڈرتی تھی لیکن آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو گیا، پھر عالہان واپس آیا تو میں تم سے دور ہو گیا میں نہیں چاہتا تھا وہ مجھ سے بد گمان ہو،

"لیکن مجھے ہمیشہ تمہاری فکر رہی میں نے تمہیں بہن مانا ہی نہیں بہن سمجھا بھی ہے"

"پھر آپ نے عالی سے کیوں کہا کے آپ مجھ سے شادی"

"اس ذلیل انسان نے یہ بھی بتا دیا تمہیں حد درجے کا بیوقوف انسان ہے وہ عقل نام کی چیز نہیں ہے اس میں یار کوئی کیسے اتنا عقل سے پیدل۔۔۔"

ہادی کی بات کو ملیحہ کی گھوری نے پوری نہیں ہونے دیا تھا۔

"میرا مطلب ہے کہ وہ عقل مند ہے پر کبھی کبھی ایسی حرکتیں کر دیتا ہے خیر چھوڑو، وہ تمہیں بس ایک ضد میں چھوڑ رہا تھا پھوپھو اور میں نے یہ پلین بنایا تھا اور دیکھو ٹھیک ویسا ہی ہوا اس نے تم سے شادی"

"اور آپ کے پلین نے میرے کردار پر سوالیہ نشان لگا دیا؟"

ملیحہ کی بات پر وہ چپ ہوا تھا۔

مجھے اس چیز کا پچھتاوا ہے پر اگر عالہان تمہیں" دیتا تو اس چیز کا مداوا میں نہیں کر پاتا

"وہ میرا جگری دوست ہے اس کی نس نس سے واقف ہے ہادی مرزا، اگر عالہان دوبارہ اپنی محبت کھو دیتا تو ہادی مرزا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے دوست کو کھونا پڑتا اس معاملے میں ہادی مرزا خود غرض بن گیا تھا"

اس کی باتوں سے ملیحہ کو آج پہلی دفعہ اندازہ ہوا تھا کہ وہ عالہان کو کتنا چاہتا ہے۔

"کیا تمہیں نہیں لگتا کہ وہ تمہیں چاہتا ہے؟"

ملیحہ نے اپنی گردن جھکائی تھی وہ اس کی فکر کرتا تھا زخم دیتا تھا پھر مرہم بھی خود ہی رکھتا تھا لیکن اس نے بدلہ لینے کے لئے اس سے شادی کی اس کے جذبات کے ساتھ کھیلا یہ سب کیسے فراموش کر دیتی

وہ،اس کی ساری باتیں کانٹوں سے زیادہ چبھتی تھی اسے،ایسا سلوک تو کوئی اپنی نوکرانی سے بھی نہیں کرتا جیسا وہ اس سے کرتا تھا،کھلونا تھی وہ اسکا جسے جب چاہے استعمال کر کے پھینک دیا،یہ کیسا پیار تھا اسکا؟

ملیحہ نے اپنی نم آنکھیں اٹھائی تھی یہ داستان ہادی مرزا پڑھ سکتا تھا پر پڑھنا نہیں چاہتا تھا وہ یہاں اپنے دوست کے لئے آیا تھا جو اپنی زندگی اپنے ہاتھوں سے خراب کر رہا تھا۔

"وہ تمہاری پرواہ کرتا ہے پر۔۔۔"

ہادی ملیحہ کی آنکھوں میں اترتی نمی دیکھ تھوڑی دیر کے لئے چپ ہوا تھا پھر ہادی

نے اسکے ہاتھوں کو آہستگی سے اپنے ہاتھوں میں لیا۔

اسے لگتا ہے انکل کو تم نے مارا ہے "

ملیحہ نے زور سے اپنی آنکھیں بند کی تھی یہ الزام کیسے وہ اپنی ذات پر برداشت کرتی تھی یہ بس وہ ہی جانتی تھی ،لیکن ایک قاتل کہلانا بدکردار کہلانے سے بہتر تھا بہت بہتر۔

"وہ تمہیں ازیت دے کر خود پر سکون نہیں رہتا،وہ جتنی تمہیں ازیت دیتا ہے اس سے ڈبل خود کو ازیت دیتا ہے،وہ ایسا نہیں تھا حالات نے اسے ایسا بنا دیا ہے،اسے غلط نہیں سمجھو اسے سچائی بتا دو بتا دو ملی کہ تم نے نہیں مارا انکل کو اپنے اندر کا ڈر ختم کر دو پلیز۔۔"

"ن۔۔ن۔ نہیں۔۔"

ملیحہ اس سے دور ہوئی تھی۔

"م۔۔میں نے م۔۔مارا ہے انھیں۔۔ی۔۔یہ سچ ہے"

"تم نے نہیں مارا ملیحہ انھیں۔۔"

ہادی کی آواز بلند ہوئی تھی۔

" میں نے کہا نا میں نے مارا ہے انھیں اپنے ہاتھوں سے دھکا دیا تھا میں نے انھیں"

ملحیہ آج پہلی دفعہ چینخی تھی۔

"چینختنے سے تمہارا جھوٹ سچ میں بدل نہیں جائے گا۔۔۔"

"تمہیں ہر چیز کا خوف ہے تم ہر چیز سے ڈرتی ہو اس دنیا کو دیکھے ہوئے تمیں عرصہ بیت گیا حقیقت میں تم بہت بڑی بزدل ہو تمہاری اس حالت کی زمہ دار تم خود ہو ملیحہ عالہان آفریدی، کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکتا جب تک تم خود کی مدد نہیں کرو

گی ہم لوگ کب تک تمہارے لئے لڑتے رہیں گے خود کے لئے لڑنا سیکھو"

"میں نے نہیں کہا کوئی میرے لئے بولے یا میری مدد کرے مجھے کسی سے کوئی واسطہ نہیں ہے"

آنسوؤں کی وجہ سے اسکی آواز میں نمی شامل ہو گئی تھی۔

"گڑیا ایم سوری"

ہادی کو اپنے الفاظ کی سختی کا احساس ہوا تھا۔

"مجھے کسی سے کچھ نہیں چاہیے مجھے بس اس گھر میں رہنا ہے جب تک میری جان نہیں نکل جاتی"

"ملیحہ۔۔"

ہادی تڑپ کر بولا تھا۔۔

"ہاں ہوں میں بزدل، میں ساری چیزوں سے ڈرتی ہوں میں اتنی بزدل ہوں کہ میرے سامنے میرے ماں باپ کو بے رحمی سے مار دیا گیا اور میں کچھ نہیں کر سکی۔۔"

وہ چیختے ہوئے ہچکیوں سے رو دی تھی۔

" ملیحہ "

ہادی نے تڑپ کر اسے خود میں بھینچا تھا۔

"و۔۔وہ میری وجہ سے م۔۔مر گئے۔۔"

"ایسا نہیں ہے گڑیا"

"ایسا ہی ہے میں نے ضد کی تھی باہر جانے کی میں نے انھیں بولا تھا کہ مجھے باہر جانا ہے اس رات ہم بابر نا جاتے تو۔۔۔"

وہ اسکی شرٹ کو اپنے آنسوؤں سے بھگو رہی تھی چار سال کا غبار نکل رہا تھا۔

"یہ سب قسمت میں تھا تم ضد نا بھی کرتی تو انکی موت ایسی ہی لکھی تھی بچے"

"کیوں ہادی اللہ مجھ سے پیار نہیں کرتے"

"انھوں نے مجھ سے سب چھین لیا"

"ایسے نہیں کہتے بچے اللہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں"

"سب ملیحہ سے نفرت کرتے ہیں نینا، عالی، دادو۔۔"

"وہ سب پاگل ہیں ان کو نہیں پتا ملیحہ کتنی خاص ہے۔۔"

ہادی اسے کسی بچے کی طرح بہلا رہا تھا۔

"ملیحہ خاص نہیں ہے ملیحہ ایک کوئلہ ہے وہ ایک شو پیس ہے جسے جب چاہے کوئی توڑ دے"

وہ چیخی تھی۔

"ماما۔۔بابا میری وجہ سے، اس رات۔۔ب۔۔بارش م۔۔۔میں۔وہ۔۔ڈاکو۔۔ان۔۔انھوں۔۔ان۔۔۔نے ۔۔با۔۔باکو گولی ہادی۔۔انھوں نے ماما کو چاقو ادھر بازو پر"

"پلیز چپ کر جاؤ۔۔میری گڑیا"

"ہادی۔۔وہ۔۔بابا۔۔۔انھوں نے۔۔م۔۔مار دیا انھیں۔۔۔

اس دن مجھے کیوں نہیں مارا انھوں نے"

"ملی۔۔۔بس بچے"

"و۔۔وہ مجھے مار دیتے تو آج مجھے یہاں۔۔" ہچکیوں کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا رو رو کر آنکھیں سرخ انگارہ بنی ہوئی تھی۔

بادی کو ترس آیا تھا اس معصوم پر جس نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا تھا پھر بھی وہ سب کی نفرت کا شکار بنی تھی۔۔

فون کی گھنٹی بجی تھی، ہادی نے اگنور کیا۔

ملیحہ ریلکس گڑیا ایسا کچھ نہیں ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

فون مسلسل بج رہا تھا۔

" عالہان تم سے بہت پیار کرتا ہم سب تمہیں بہت چاہتے ہیں بچے"

" فون پھر سے بجا تھا مجبوراً اس نے فون اٹھایا تھا۔

"ہاں بولو۔۔"

"کیا میرا آنا ضروری ہے۔۔۔"

" ٹھیک ہے تم انھیں روکو میں آتا ہوں"

" گڑیا مجھے ابھی جانا ہے ایک ایمپورٹنٹ میٹینگ ہے پر میں نے جو سمجھایا ہے اسے ایک دفعہ سوچنا خود کے لئے لڑنا سیکھو بچے نہیں تو یہ دنیا تمیں روند ڈالے گی"

ہادی اس کے آنسو صاف اس کو دودھ کے ساتھ میڈیسن دیتا وہاں سے چلا گیا تھا، ملیحہ اداس نظروں سے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ عالہان کو سچ بتا سکتی۔

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا آخر کب تک سب اسکا ساتھ دے گے اسے اپنے لئے کچھ نا کچھ کرنا چاہیے تھا وہ کب تک بزدلی والی زندگی گزارے گی کب تک ؟

Δ_____Δ_____Δ

ٹھیک رات آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر عالیہان گھر واپس آیا تھا دو دن سے اس نے لاریب سے کوئی بات نہیں کی تھی ملیحہ کو بخار تھا اسے اسکی پرواہ تھی پر پتا نہیں کیوں وہ اب خود کو اس کا قصوروار سمجھ رہا تھا۔

حال کا دروازہ کھلا تھا، باہر گارڈ ریڈیو سیٹ کر رہا تھا، بار بار اسٹشین سیٹ کرتا تھا کبھی ریڈیو کو بجاتا تو کبھی اسکی تار کو چھیر تا آخر کار اسٹشین سیٹ ہوا تھا اور کوئی بالی وڈ گانا لگا تھا۔

"بے خیالی میں بھی تیرا ہی خیال آئے

کیوں بچھڑنا ہے ضروری یہ سوال آئے"

کلثوم کو اسنے خاص ہدایت دی تھی کہ ملیحہ کا خیال رکھے بس اب ماما واپس آجائے تو وہ یہاں سے چلا جائے گا ملیحہ سے اس گھر سے دور وہ تھک چکا تھا ان سب سے اب، وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن اس میں ہمت نہیں تھی اسکا سامنہ کرنے کی۔

وہ دن کتنے اچھے تھے جو اس نے ملیحہ کی سنگت میں گزارے تھے اسکی معصوم باتیں، اسکا کبھی ڈرنا کبھی شرمانا۔

"جس دن ایسا ہوا نا اس دن ملیحہ ٹوٹ جائے گی"

"میں نے اسکا بھرم توڑ دیا"

تیری نزدیکیوں کی خوشی بے حساب تھی

حصے میں فاصلے بھی میرے بے مثال آئے

اس نے بے بسی سے اپنا سر دبایا تھا یہ سر درد تو جیسے اب روٹین کا حصہ بن گیا تھا، اس نے ایک نظر اوپر اپنے کمرے کی طرف ڈالی تھی جہاں دروازہ بند تھا پر لائٹس آن تھی دل نے اسے دیکھینے کی حسرت کی تھی۔

میں جو تم سے دور ہوں

کیوں دور میں رہوں، تیرا غرور ہوں

آ تو فاصلہ مٹا تو خواب سا ملا

کیوں خواب توڑ دوں

"کاش تم اس طرح سے میری زندگی میں نا آئی ہوتی، کاش میں ماضی بھول سکتا"

بے خیالی میں بھی تیرا ہی خیال آئے

کیوں جدائی دے گیا تو یہ سوال آئے

"پلیز ایک دفعہ کہہ دو تم نے نہیں کیا وہ سب، چاہے جھوٹ بول دو لیکن یوں چپ نا رہو، میں تھک گیا ہوں خود سے، مجھے تھام لو، تمہیں ازیت دے کر مجھے سکوں نہیں ملتا"

آنسو بہت خاموشی سے اسکی بند پلکوں پر جمع ہو رہے تھے۔

تھوڑا سا میں خفا ہو گیا اپنے آپ سے

تھوڑا سا تجھ پہ بھی بے وجہ ہی ملال آئے

""میں نے کیا ہے سب میں نے مارا ہے انکل کو"

اسکا اقرار نامہ کیسے بھول جائے وہ؟

"پلیز عالیہان آپ کہہ دیجئے یہ مذاق ہے آپ مزاق کر رہے ہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے"

شادی کی پہلی رات کیسے اس نے اسے دھتکارا تھا پھر خود ساری رات اذیت میں رہا تھا۔

"تمہارے آنسو میرے دل پر گرتے ہیں جاناں"

وہ تصور میں اس سے مخاطب تھا۔

ہے یہ تڑپن ہے یہ الجھن کیسے

جی لو بنا تیرے، میری اب سب سے ہے ان بن

بنتے کیوں یہ خدا میرے؟

"صاحب وہ جو مہمان آئی ہیں انھوں نے ملیحہ بیبی سے کھانا بنوایا وہ ان سے اونچی آواز میں بات کر رہی تھی انکا ہاتھ جل گیا تھا انھوں نے مجھے آپکو بتانے سے منع کیا تھا"

کلثوم کی باتیں اس کے ذہن میں گھوم رہی تھی۔

"مان لو کہ عالہان آفریدی کو اپنے باپ کی قاتلہ سے پیار ہو گیا ہے، مان لو کہ عالہان آفریدی بے وفا ہے"

تو کیا واقعی عالہان آفریدی کو ملیحہ عالہان آفریدی سے محبت ہو گئی تھی

آنسو خاموشی سے گر رہے تھے پر اس اعتراف پر نجانے کیوں لب مسکرائے تھے۔

بند آنکھوں کے سامنے اسکا ہنستا مسکراتا چہرہ آیا تھا ہر طرف ہریالی تھی خوبصورت پہاڑوں کے درمیان کتنی پیاری ندی بہہ رہی تھی وہ پانی میں پتھر پھینکتی خوش ہو رہی تھی عالہان اسکے قریب پہنچا تھا ایک دم سے وہ واپس مڑی تھی پر ہاتھوں کے پیالے میں رکھا پانی اس پر پھینکا تھا اور پھر وہ ہنسی تھی وہ بہت کم ہنستی تھی اور اسکی ہنسی کی جلترنگ جیسے اس پاس پھول کھلا دیتی تھی۔

وہ اسکے قریب آ رہی تھی، سفید کلر کی فراک پہنے سر پر تاج لگائے ہاتھوں میں پھولوں کا گلدستہ پکڑے، عالہان اس کے پاس پہنچا تھا وہ اس سے دور ہوئی تھی وہ بے چین ہوا تھا۔

"عالہان۔۔"

اسنے کتنے پیار سے اسے پکارا تھا۔

"مجھے پکڑیں عالی۔۔"

وہ کھکھلاتی گول گول گھومتی ایک دم سے اسکی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی۔

"آپ مجھے نہیں پکڑ سکتے میں آپکی پہنچ سے دور ہوں"

عالہان کو اس کی آواز دور سے آتی معلوم ہوئی تھی اس کی بے چینی بڑھ رہی تھی۔

"ملی واپس آؤ"

پر وہ کہیں نہیں تھی۔

"ملیحہ واپس آؤ دیکھو میں ہار گیا ہوں، جاناں لوٹ آؤ"

عالہان کی آواز گہری کھائی میں جا کر واپس آ رہی تھی۔

"جاناں"

وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا۔

"عالہان۔۔۔"

اچانک اسکی آواز پیچھے سے آئی تھی۔

"ملیحہ۔۔۔"

عالہان نے شدت سے اسے خود میں بھینچا تھا۔

"کہاں چلی گئی تھی تم؟"

"مجھے جانا ہے عالی۔۔"

وہ اس سے دور ہوئی تھی۔

"ملی تمہیں میرے پاس رہنا ہے"

"دیکھیئے میرے ہاتھ زخمی ہو گئے میں آپکے لئے پھول لائی تھی پر ان میں کانٹے تھے"

وہ اب رو رہی تھی۔

"میرے پاؤں زخمی ہو گئے عالہان"

"ملی۔۔"

"میری جان واپس آؤ"

"میں نہیں آؤں گی"

"عالہان آفریدی کو تم سے عشق ہے جاناں لوٹ آؤ نہیں تو میں مر جاؤں گا"

وہ چیخ رہا تھا پر اسکی آواز سننے والا کوئی نہیں تھا وہ روتی ہوئی اس سے دور جا رہی تھی۔

"ملیحہ۔۔"

عالہان یکدم نیند سے جاگا تھا۔

منظر بدلا تھا، حال میں اندھیرا تھا باہر سے ٹھنڈی ہوائیں آ رہی تھی اوپر کمرے میں اسکی لائٹس اب تک جل رہی تھی۔

"کیا یہ خواب تھا؟"

وہ مجھ پر اتنا حاوی ہو گئی ہے کہ میرے خوابوں میں بھی آنے لگی ہے گانے کے بولوں نے اسکی توجہ کھینچی تھی وہ باہر کی طرف بڑھا تھا۔

آزمانے آزمالے روٹھتا نہیں

فاصلوں سے حوصلہ یہ ٹوٹتا نہیں

نا ہے وہ بے وفا اور نا میں ہوں بے وفا

وہ میری عادتوں کی طرح چھوٹتا نہیں

چوکیدار اپنے مالک کو دیکھتا جلدی سے اپنی کرسی سے اٹھا تھا۔

"وہ صاحب جی میں کھانا کھا۔۔"

چوکیدار نے کھانے کے ٹرے کو دور کر کے ریڈیو بند کیا تھا۔

"گانا اچھا تھا بند کیوں کر دیا؟"

مالک کے اس سوال پر چوکیدار کا منہ ہی کھلا تھا، شاید وہ اس پر طنز کر رہا تھا چوکیدار نے یہ ہی سمجھا تھا۔

"معاف کر دیں صاحب جی میں بس ایسے ہی وہ۔۔"

"کھانا کھا لیا تم نے اب گیٹ پر چلے جاؤ۔۔"

عالیہان کا رویہ فوراً بدلہ تھا، وہ کیسی بہکی بہکی کر رہا تھا، دروازہ بند کر کے وہ اندر آیا تھا۔

"کلثوم ایک کپ کافی بنا دو۔۔۔"

وہ کچن میں کلثوم کو ڈھونڈتے آیا تھا پر وہاں تو اسکا نام و نشان بھی موجود نہیں تھا۔

"میں بنا دیتی ہوں کافی۔۔"

لاریب کی آواز پر وہ لب بھینچا تھا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں کلثوم بنا دے گی"

"پر وہ تو صبح کی اپنے گھر چلی گئی ہے"

"کیا مطلب گھر کیوں چلی گئی ہے؟"

عالہان اس کو خاص ہدایت دے کر گیا تھا کہ وہ ملیحہ کے پاس رہے پچھلے دونوں سے کلثوم رات کو بھی ادھر ہی رک رہی تھی، عالہاں کا کہنا تھا کہ جب تک گل بیگم واپس نہیں آجاتی وہ ملیحہ کے پاس ہی رہے۔

"وہ صبح ہادی آیا تھا تو ملیحہ نے اسے بھیج دیا"

لاریب کافی کا سامان نکالتی بولی تھی۔

ہادی کے نام پر عالہان نے مٹھیاں بھینچی تھی۔

"تم سے ملاقات ہوئی اسکی؟ "

عالہان پتا نہیں اس سے کیا پوچھنا چاہ رہا تھا۔

"نہیں۔۔وہ سیدھا ملیحہ کے کمرے میں چلا گیا تھا"

عالہان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی پر وہ لاریب کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"کب۔۔کب آیا تھا وہ؟"

"حیرت ہے تم کیوں اتنی تفتیش کر رہے بے فکر رہو میری اس سے کوئی بات نہیں ہوئی نا میں اسکے سامنے آئی وہ سیدھا ملیحہ کے پاس گیا اور کچھ گھنٹوں بعد واپس چلا گیا"

لاریب جیسے جیسے بتا رہی تھی ویسے ویسے عالہان کے ماتھے پر بل پڑ رہے تھے۔

"یہ لو کافی۔۔"

لاریب کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتی اپنے روم میں چلی گئی تھی۔

عالہان نے اسکے جانے کے بعد کسی کو فون ملایا تھا۔

"رشید کلثوم سے بات کرواؤ میری؟"

"تم گھر سے کیوں چلی گئی؟"

"وہ جی ملیحہ جی نے بولا تھا جانے کے لئے"

سپیکر سے ابھرنے والی آواز پر عالہان نے ظبط کیا تھا۔

"کیوں؟"

"وہ جی ہادی صاحب آ گئے تھے انھوں نے کہا کہ میں چلی جاؤں"

عالہان نے غصے سے فون بند کیا تھا، اور کافی کا بھاپ اڑاتا کپ اٹھا کر زمین پر پٹخا تھا۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا ہادی مرزا"

اپنی کنپٹی سہلاتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا جہاں وہ صوفے پر اپنے منہ تک بلینکٹ اوڑے سو رہی تھی۔

عالہان نے آگے بڑھ کر بلینکیٹ سمیت اسے باہوں میں بھرا تھا، ملیحہ کچی نیند سے جاگا تھی، عالہان نے آرام سے اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔

ملیحہ کی آنکھوں میں واضح لرزش تھی وہ سمجھ چکا تھا وہ سونے کی ایکٹنگ کر رہی ہے۔

"ملیحہ۔۔"

عالہان نے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو آرام سے پیچھے کیا تھا اس کے چہرے کے رنگ بدلے تھے پر وہ ہنوز آنکھیں بند کئے لیٹی تھی۔

"ملیحہ۔۔"

عالہان نے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو آرام سے پیچھے کیا تھا۔

ملحیہ کے چہرے کے رنگ بدلے تھے پر وہ ہنوز آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔

"ملیحہ۔۔"

"مجھے پتا ہے تم جاگ رہی ہو۔۔۔"

اس کے کان کے پاس اپنے لب رکھتا وہ اسکا دل دھڑکا گیا تھا۔

"ج۔۔جاناں۔۔۔"

"کیا آج ہادی یہاں آیا تھا؟"

اسکے آنسوؤں کو صاف کرتا وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

"ن ن نہیں۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا، عالہان نے اپنی آنکھیں زور سے بند کی تھی۔

ملیحہ اس سے جھوٹ بول رہی تھی پر کیوں؟

" سو جاؤ" اس پر بلینکٹ درست کرتا وہ بالکنی میں چلا گیا تھا۔ وہ اس سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتی تھی پر وہ ڈر گئی کہیں عالہان غصے میں آکر۔

"ایم سوری عالی۔۔"

"کیوں ملیحہ تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا؟"

وہ سیگریٹ پر سیگریٹ پی رہا تھا اس کے کندھے پر کسی کے شدت بھرے لمس کی وجہ سے نشان پڑ گئے تھے اس نے ملیحہ کے کندھے پر کچھ نشان دیکھے تھے۔

وہ نشان۔۔؟

Δ_____Δ_____Δ

دو جنوری کی یہ صبح کتنے طوفان لانے والی تھی اس سے سب بے خبر تھے، آج اتوار تھا عالہان گھر پر ہی موجود تھا

۔۔

آنکھوں کے نیچے ہلکے اور سرخ آنکھیں رات جاگنے کی عکاسی کر رہی تھی۔

ملیحہ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی کمرے سے چلی گئی تھی۔

ایسا ہی تو ہوتا تھا جس دن عالہان آفس جاتا تھا وہ سوئی رہتی تھی لیکن جس دن اس نے گھر ہونا ہوتا تھا تو صبح صبح ہی اسکی نظروں سے اوجھل ہو جاتی تھی۔

" تمہاری نفرت دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہے ملیحہ۔۔"

بیڈ کی دوسری طرف خالی جگہ کو دیکھتا وہ افسردگی سے بولا تھا، گھڑی دوپہر کے بارہ بجا رہی تھی، کیا وہ اتنی دیر سوتا رہا۔ اس نے پاس پڑا اپنا سیل فون اٹھایا تھا اور بالکنی میں آیا تھا سامنے نیچے ہی لان میں ملیحہ دھوپ میں بیٹھی تھی۔

علی کی کافی کالز آئی ہوئی تھی پر اس نے دوبارہ کال کرنے کی زحمت نہیں کی تھی ابھی اس نے فون رکھا ہی تھا جب اچانک کسی غیر شناسہ نمبر سے کچھ تصویریں آئی تھی۔

جیسے جیسے تصویریں اوپن ہو رہی تھی ویسے ویسے ہی عالہان کی آنکھوں میں سرخی بڑھ رہی تھی۔

کچھ تصویریں دیکھتے اس کے ہاتھ باقاعدہ کانپے تھے۔

"ا۔۔ ایسا۔۔ن۔۔ نہیں ہو۔۔ سکتا"

لان میں بیٹھی ملیحہ کو دیکھتے وہ بڑبڑایا تھا۔

ملحیہ نے اپنی نظریں ادھر اُدھر گھمائی تھی۔

پھر دوبٹے کے نیچے سے فون نکالا تھا، شکل سے ہی وہ کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔

عالہان نے اپنا سر زور سے نفی میں ہلایا تھا۔

شدید غصے میں وہ نیچے گیا تھا، ملیحہ مسلسل کسی کو فون ملا رہی تھی، عالہان کا ایک ایک قدم بہت بھاری تھا ایک بوجھ تھا جو اسکے دل پر پڑا تھا، ہر اٹھتے قدم کے ساتھ اسکی دھڑکن میں اضافہ ہو رہا تھا۔

" کاش یہ سب سچ نا ہوتا "

لیکن تصویروں میں سب واضح تھا۔ عالہان اس کے قریب پہنچا تھا وہ جو کسی کو فون ملا رہی تھی اچانک مڑی تھی سامنے عالہان کو دیکھ کر اسکا پورا خون چہرے پر اکٹھا ہوا تھا۔۔

فون ملیحہ کے ہاتھوں سے نیچے گھاس پر گرا تھا۔۔ عالہان کی سرخ آنکھیں دیکھ کر اسے خوف آ رہا تھا۔۔

"ہیلو۔۔ ہیلو۔۔"

فون سے ابھرنے والی آواز ہادی کی ہی تھی۔

عالہان کا شک یقین میں بدلا تھا۔

"وہ عالی میں سچی میں خالا کو "

عالہان کا ہاتھ اٹھا تھا اور ملیحہ کے چہرے پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا۔

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی، ایسا بھی کیا ہو گیا تھا کہ وہ اس پر ہاتھ اٹھا رہا تھا۔

"ملی۔۔ملی کیا ہوا ہے؟" ہادی کی فکر مند آواز گونجی تھی۔

" مجھے شرم آرہی ہے تمہیں اپنی بیوی کہتے ہوئے، تم کبھی نہیں بدل سکتی کبھی نہیں"

'عال۔۔عالہا"

"خبر دار جو اپنی گندی زبان سے میرا نام بھی لیا تم نے"

"تم۔۔۔"

عالہان کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اسے کیا کہے۔

" عالہان یہ تم ہو نا، کیا ہو رہا ہے ادھر ملیحہ کیوں رو رہی ہو تم؟

" آؤ اور آکر لے جاؤ اس گندگی کے ڈھیر کو یہاں سے۔۔۔"

عالہان نے بول کر فون کو اپنے پاؤں تلے کچلا تھا۔

"م۔۔م۔۔میں نے ک۔۔کیا۔۔کیا۔۔ہے؟"

" کل ہادی آیا تھا ہمارے گھر بولو؟ "

"ن۔۔نہ"

"جھوٹ مت بولنا نہیں تو میں تمہاری جان لے لوں گا ملیحہ ملک۔۔"

"ہادی یہاں آیا تھا ہاں یا نا۔۔۔"

اسکا نازک بازو دبوچتا وہ دھاڑا تھا۔۔

اس نے زور سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

بہت ضبط کرنے کے بعد بھی عالہان کی آنکھوں سے آنسو پھسلا تھا۔

" م میں آ۔۔۔ آپ کو بتانے ہی والی۔۔۔۔"

" ایک لفظ مت کہنا تم، ایک لفظ بھی نہیں سنو گا میں۔۔" عالہان نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا۔

" م۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا آپ میرے بات تو۔۔ "

عالہان کچھ نہیں بولا تھا بس فون کی سیکرین اس کے سامنے کی تھی۔

تصویریں دیکھ کر ملیحہ اپنی جگہ سے لڑکھرائی تھی، کچھ تصویروں میں وہ ہادی کی باہوں میں تھی، ایک تصویر میں ہادی بیڈ پر اس پر جھکا ہوا تھا۔۔

تصویریں سچی تھی لیکن اس کو غلط بتایا گیا تھا، تصویریں کچھ اس اینگل سے لی گئی تھی کہ صرف ہادی کی شکل واضح تھی، ایک تصویر میں وہ ہادی کے گلے لگی ہوئی تھی، ویڈیو میں صاف نظر آرہا تھا ہادی جیسے اسے کمرے میں لے کر گیا پھر واپس آیا تھا اور دروازہ بند ہوا تھا۔ عالیہان کی آنکھوں میں اس نے اپنے لئے بے یقینی دیکھی۔

" تمہارے خون میں ہی وفا شامل نہیں ہے۔۔" اس نے عالیہان کو یہ کہتے سنا تھا اسے لگا تھا زندگی بھر کی محنت رائیگاں چلی گئی، جس الزام سے بچنے کی وجہ سے اس نے اپنی ذات پر اتنے ظلم برداشت کیے تھے وہ آج کتنی آسانی سے اس پر لگ گیا تھا، ایک بدکردار کا لیبل اس کے ماتھے پر چسپاں ہو گیا تھا۔

اپنے قدموں پر رہنا اس کے لئے مشکل ہوا تھا۔

" کہہ دو کہ یہ جھوٹ ہے"

" یہ سچ ہے پر آپ غلط سمجھ۔"

ایک اور تھپڑ پڑا تھا اس دفعہ وہ لڑکھڑا کر نیچے گری تھی، اتنی توہین اسے آج تک محسوس نہیں ہوئی تھی۔

"تم اتنا بڑا دھوکہ مجھے کیسے دے سکتی ہو، تم نے میری بہن کا گھر خراب کر دیا، اور میں۔۔ میں کتنا پاگل ہوں تمہارے آنسو دیکھ کر پگھل جاتا ہوں"

" عالی میری بات۔۔ "

"بس کر دو ملیحہ ملک اور کتنا گرو گی تم اور کتنا جھوٹ بولو گی، تمہارے اس جھوٹے چہرے کا نقاب اتر چکا ہے "

عالہان اس پر چیخ رہا تھا، لہجے میں اس کے لئے حقارت تھی۔

" تم آج میری نظروں سے گر گئی ہو" عالہان کے لہجے میں بے بسی تھی۔

"م۔۔میں نے ایسا کچھ نہیں کیا میر ایقین کرو عا۔۔"

"میرے قریب بھی مت آنا تم گھن آ رہی ہے مجھے تمہارے وجود سے"

عالہان کی بات پر اس کے بڑھتے قدم رکے تھے۔

" یہ۔۔سچ نہیں ہے یہ سازش ہے لاریب نے یہ "

"او پلیز اگر اس نے یہ سب کرنا ہوتا تو وہ کل ہی مجھے بتا دیتی اس نے مجھے بتایا تھا کہ ہادی آیا ہے لیکن تم تم نے مجھ سے جھوٹ بولا اور اب یہاں تم چھپ چھپ کر اسے کالز کر رہی تھی۔۔۔۔"

"میں کچھ غلط کام نہیں "

"گناہ ہی لوگوں کی نظروں سے چھپ کر کئے جاتے ہیں اور تم بھی گنہا گار ہو پہلے تم صرف ایک قاتل تھی لیکن اب۔۔۔"

ملیحہ نے زور سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"پ۔۔پلیز ایسا کچھ مت کہنا۔۔"

وہ فریاد کر رہی تھی۔

"تم ایک بدکردار لڑکی ہو، مجھے خود سے شرم آ رہی ہے کہ میں نے تم سے رشتہ بنایا"

عالہان کی بات سن کر وہ نیچے گری تھی، اسے لگا تھا یہ الزام جب اسکی ذات پر لگے تو وہ مر جائے گی پر وہ اب بھی زندہ تھی۔

"کسی کے پیار کے نشان میں تمہارے جسم پر دیکھ چکا ہوں"

ملحیہ کا سر جھک رہا تھا اسے ان لفظوں سے شرم آ رہی تھی اس کا مجازی خدا اس پر کیسے کیسے الزام لگا رہا تھا وہ آج مکمل مٹ گئی تھی، کسی کے لفظوں نے اسے تباہ کر دیا تھا۔

"میں اب تمہیں اپنے گھر میں برداشت نہیں کروں گا کسی بھی صورت میں نہیں"

عالہان پتا نہیں کیا کیا کہہ رہا تھا لیکن اسکے ذہن میں بس ایک ہی جملہ گونج رہا تھا

"تم ایک بدکردار لڑکی ہو۔۔۔"

"میں نے اپنی آدھی زندگی اس الزام سے بچنے کے لیے وقف کر دی، ہر الزام ہر اذیت برداشت کی،

لیکن آج چند تصویروں نے میرے کردار پر سوالیہ نشان لگا دیا"

"میرے پاس اپنی صفائی میں کہنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، آپ لوگوں نے ایک یتیم کو سہارا دیا اس کا اجر اللہ آپ کو دے گا، مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے لیکن آج، آج مجھے جو میری ذات پر مان تھا وہ ٹوٹ گیا ہے،

مجھ۔۔۔مجھے لگتا تھا یہ الزام مجھ پر لگے گا تو میں مر جاؤں گی،

پر ازیتوں س۔۔سے کوئی نہیں مرتا،

اللہ کرے میری آہ آپ کو نا لگے، بہت شکریہ عالہان صاحب مجھ پر اتنا بھروسہ کرنے کے لئے آپ کے یہ الفاظ میں ساری زندگی یاد رکھوں گی، میری دعا ہے کہ ہم کبھی نا ملے۔۔۔ "

ایک آنسو بہت خاموشی سے اس کی آنکھوں سے نکلا تھا۔۔۔

اس کے الفاظ عالہان کو پتھر کر گئے تھے، وہ خاموش نظروں سے سامنے گیٹ کو دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ ابھی باہر نکلی تھی۔۔۔

ستمگر از قلم سائلہ رباب

جاں کو آفات نا آفات کو جاں چھوڑتی ہے

مجھ کو اب بھی تیری امید کہاں چھورتی ہے

زندگی تیر اتزبزب تو میری جان لے گا

تیر کو چھورتی ہے نا تو کماں چھورتی ہے

ہائے کیا آگ تھی وہ جس میں گئی جان اسکی

مرنے والے کی لہد اب بھی دھواں چھوڑتی ہے

میں تجھے چھوڑ کر آیا ہوں اسی حوصلے سے

وہ کہ جس حوصلے سے جسم کو جان چھوڑتی ہے

وہ جہاں سے نا کوئی لوٹ کہ آسکا واپس

یہ شب ہجر مجھے روز

وہاں چھوڑتی ہے

آؤ دیکھو میرے چہرے کے خدوخال کو اب سمجھ جاؤ گے محبت بھی نشان

چھوڑتی ہے

موت جس دم کہے سانس تھمادے

قائم

کہ خریدار کسی بھی لمحے اب دوکان چھوڑتی ہے

" وہ کہاں ہے عالہان؟" میں نے پوچھا ملیحہ کہاں ہے؟"

رات ہو گئی تھی، چھ گھنٹے ہو چکے تھے ملیحہ کو گھر سے باہر گئے عالہان چپ چاپ بیٹھا سامنے ٹیبل کو گھور رہا تھا۔

" بہرے ہو گئے ہو کیا؟ کہاں ہے ملی؟"

" تمہارے پاس ہی جانا تھا اس نے پر تم ادھر آ گئے جاؤ دیکھو تمہارے گھر میں ہو گی تمہاری محبوبہ۔۔"

عالہان نے سامنے پڑا ٹیبل پٹکا تھا۔

" عالہان تمہیں پتا بھی ہے تم کیا بکواس کر رہے ہو۔۔؟"

ہادی نے اسکا کالر پکڑ کر اسے جھنجوڑا تھا۔

" مجھے بہت اچھے سے پتا ہے میں کیا بکواس کر رہا ہوں اس سے پہلے کہ میرے ہاتھوں سے تمہارا قتل ہو جائے دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔"

"ایسی کونسی قیامت آگئی ہے جو تم ایسے بکواس کر رہے ہو زرا بتانا پسند کرو گے تم؟ "

"یہ دیکھو اپنے کرتوت اور دفعہ ہو جاؤ یہ گندگی اپنے گھر برداشت نہیں کروں گا میں، میرے ہی گھر میں میرے ہی بیڈ روم میں میری بیوی کے ساتھ رنگ رلیا منا کر"

ہادی کے کرارے تھپڑ نے اسکی بات مکمل نہیں ہونے دی تھی۔

"اپنی زبان کو لگام دو عالیہان آفریدی نہیں تو میں بھول جاؤں گا کہ میرا تم سے کبھی کوئی رشتہ تھا"

ہادی کی آواز آفریدی مینشن میں گونج رہی تھی۔

"تم ایسی ہزاروں تصویریں بھی اکھٹی کر لو پھر بھی تم اس پاک لڑکی کو داغ دار نہیں کر سکتے، جاننا چاہتے ہو نا کہ یہ سب کس نے کیا ہے"

"کلثوم کلثوم۔۔۔"

ہادی نے کلثوم کو آگے کیا تھا۔

بکھرے بال، چہرے پر تھپڑوں کے نشان، اس کی حالت بہت خراب تھی۔

" مجھے معاف کر دیں صاحب جی، میں۔۔نے آپ۔سے جھوٹ بولا۔۔پر میں۔۔ مجبور تھی، وہ۔۔وہ لاریب میڈم نے میرے۔۔میرے بچوں کو۔۔اغوا کر لیا تھا "

عالیہان اپنی جگہ سے لڑکھڑایا تھا۔

" انھوں نے مجھے ملحیہ میڈم کے لئے سوپ بنانے کا بولا اور اس میں بے ہوشی کی دوائی ڈال دی، میں نے وہ سوپ مل۔۔ملحیہ کو پلا دیا، انھوں نے مجھے بولا کہ میں آپ سے جھوٹ بولو، نہیں تو میرے بچے جان سے جائیں گے، اللہ کا واسطہ ہے صاحب میری کوئی غلطی نہیں تھی میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا، انھوں نے میرے بچوں پر بڑا ظلم کیا، میں مجبور ہو گئی تھی اسی لئے فون پر آپ سے جھوٹ بولا، میں نے ہادی صاحب کو جاتے جاتے اشاروں میں کچھ سمجھانے کی کوشش کی تھی، میرے گھر پر کچھ غنڈوں نے میرے بچوں کو پکڑ رکھا تھا اگر آج ہادی صاحب نا آتے تو وہ ہمیں مار دیتے"

کلثوم بات مکمل کرتے اسکے پاؤں پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔

"ہمیں معاف کر دو صاحب جی پر ملیحہ میڈم معصوم ہیں انھوں نے کچھ نہیں کیا وہ تو گل بیگم سے بات کرنا چاہتی تھی،

بس اسی لئے میرا فون"

عالہان پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔یہ اس نے کیا کر دیا تھا، آج ایک دفعہ پھر اس نے جلد بازی دکھائی تھی آج ایک دفعہ پھر وہ غصے کی ہر حد پار کر گیا تھا آج وہ پھر سے ستمگر بنا تھا وہ واقعی ستمگر تھا

اس کے وجود میں دھماکے ہو رہے تھے یہ اس نے کیا کر دیا تھا؟

غصے سے وہ سامنے گیسٹ روم کی طرف بڑھا تھا۔

"ہو گیا کام میں نے کہا تھا نا عالہان کو باتوں میں الجھانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے، وہ ہمیشہ سے جزباتی ہے جلد غصہ کر جانے والا"

عالہان کے بڑھتے قدم رکے تھے۔

"میں نے اسے بھڑکایہ اور وہ بھڑک گیا۔۔۔ "

لاریب مکروساہنسی تھی۔

"ارے نہیں زیادہ کچھ نہیں بس اس چھپکلی کے سوپ میں بے ہوشی کی دوا ملائی، اور کلثوم سے فون کروایا کہ وہ ہادی کو بلائے، پھر، پھر کیا تھا کچھ ایسے اینگلز سے تصویریں لی کہ عالہان کا بیپی شوٹ ہو گیا اور یہ ملیحہ گھر سے باہر"

کانوں میں ہینڈ فری لگائے وہ بڑے نازک انداز میں اپنے ہاتھوں پر نیل پالش لگاتی کسی سے فون پر گفتگو کر رہی تھی۔

"وہ بیچارا تو جانتا ہی نہیں کہ آفریدی صاحب کو ملیحہ نے نہیں میں نے مارا تھا"

عالہان نے دیوار کا سہارا لیا تھا۔

"بھئی میں انھیں مارنا نہیں چاہتی تھی بس غلطی سے ہاتھ لگ گیا اور وہ۔۔"

ہاہاہا۔۔۔پتا نہیں فون پر کیا بولا گیا تھا پر اس کے قہقہہ ضرور گونج رہا تھا۔

"اب عالہان کو میرا ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی، اب تو راستے کا کانٹا بھی"

لاریب بات کرتے کرتے مڑی تھی لیکن سامنے عالہان کو کھڑا دیکھ نیل پالش اس کے ہاتھوں سے گری تھی فون سے مسلسل

آواز آرہی تھی پر اب جیسے لاریب کی زبان پر کسی نے جلتے کوئلے رکھ دیے تھے۔

"ارے عالہان وہاں کیوں کھڑے ہو اندر آؤنا"

لاریب بمشکل فیس ایکسپریشن ٹھیک رکھتے بولی۔

عالہان لاریب کے قریب بڑھا تھا۔

" ک۔۔ کیا ہوا تم پریشان لگ۔۔؟"

عالہان کے تھپڑ نے اسکی بات مکمل نہیں ہونے دی تھی۔

لاریب کی خوف کے مارے زبان کنگ ہوئی تھی۔

"میں نے تمہیں وارن کیا تھا کہ اس سے دور رہو پر تم نے۔۔"

عالہان نے اب اسکی گردن دبائی تھی

"چھوڑو اسے پاگل ہو گئے ہو تم، مر جائے گی وہ عالہان چھوڑ دو اسے"

"تم نے میرے بابا کو مارا تمہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔"

وہ مسلسل گردن پر دباؤ بڑھا رہا تھا لاریب کا سانس رک گیا تھا۔

"تمہاری وجہ سے میں ملیحہ کو قصوروار سمجھتا رہا،

اور اب تم نے یہ گندہ کھیل کھیلا۔۔"

" عالہان چھوڑو اسے۔۔"

ہادی نے بہت مشکل سے اسے لاریب سے دور کیا تھا۔

"چھوڑو مجھے اسکی وجہ سے میں نے اپنی ملیحہ پر ہاتھ اٹھایا "

عالہان پھر سے اسے مارنے کے لئے آگے بڑھا تھا جو خوف کے مارے اپنا بگڑا ہوا سانس محال کر رہی تھی

" پاگل مت بنو اس وقت سب سے زیادہ ضروری ملحیہ کو ڈھونڈنا ہے رات ہو گئی ہے وہ ابھی تک گھر نہیں آئی"

ہادی کی بات پر وہ پیچھے ہٹا تھا۔

"اگر ملیحہ کو ایک خراش بھی آئی تو تمہاری خیر نہیں لاریب شہریار ملک"

عالہان کی آنکھوں میں چھلکتا غصہ دیکھ کر لاریب کو اپنی جان کے لالے پڑے تھے۔

"کلثوم یہ دروازہ بند کر دو یہاں سے بھاگنے نا پائے یہ۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ لاریب کچھ سوچتی سمجھتی دروازہ باہر سے بند ہو چکا تھا۔۔

اس نے فون کے لئے نظریں دوڑائیں تھی جو ہادی لے کر باہر جا چکا تھا۔۔

لاریب نے بے بسی سے اپنے بال نوچے تھے، اس کا کھیل اسی پر الٹا پڑ گیا تھا جیت کی خوشی میں وہ سب بھول گئی تھی۔ اسے نہیں پتا تھا کہ اللہ سب سے بہتر کھیل کھیلنے

والا ہے، ہر برائی کا انجام ہوتا ہے لاریب کا انجام بھی نزدیک تھا۔۔

اللہ نے اسکی رسی پکڑ لی تھی، اب گناہوں کے مداوے کو وقت تھا، یتیم کی بد عالگ چکی تھی اب لاریب کو تباہ ہی ہونا تھا۔

ایک ایک کر کے اسے اپنے سارے گناہ یاد آئے تھے کسی کا ہنستا بستا گھر اپنی چند خواہشوں کے لئے اجاڑ دیا اس نے۔۔

اب آگے کیا ہونا تھا؟

انھوں نے پورا شہر چھان مارا تھا لیکن ملیحہ کا نام و نشان بھی نہیں ملا تھا، ہر ہسپتال، پارک۔

پولیس اسٹیشن سے رپورٹ لکھواتے وہ باہر آئے تھے، رات کے نو بج رہے تھے، بکھرے بال، سرخ آنکھیں ، سختی سے بھینچے لب بلیک کلر کی ٹی شرٹ میں وہ کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح چل رہا تھا۔۔

اسکی چال میں واضح لرزش تھی۔

"میں نے کھو دیا اسے ؟"

ہادی اسکی بات پر اپنی آنکھیں مینچ گیا تھا۔

"وہ روتی رہی پر میں نے اسکی ایک بھی نہیں سنی "

ہادی کے بڑھتے قدم رکے تھے۔

" وہ سارے الزام چپ چاپ برداشت کرتی رہتی تھی پر میں نے آج اس پر جو الزام لگایا اس پر وہ بولی تھی۔۔

عالہان نے اپنی آنکھیں زور سے بند کی تھی وہ رونا نہیں چاہتا تھا پر۔۔

"اس نے کہا تھا کہ اب ہم کبھی نہیں ملے گے"

ہادی لب بھینچے اسے سن رہا تھا۔

"میں نے اسے کہا کہ مجھے اس سے گھن۔۔ "

عالہان نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا، دل پر بوجھ بڑھ رہا تھا۔

"وہ معصوم تھی میں نے اسکی معصومیت سے فائدہ اٹھایا، تمہیں پتا ہے اس سے بدلہ لینے کے لئے میں نے اس سے جھوٹے پیار کا ڈرامہ رچایا،

اسے سر تا پیر اپنے پیار کا عادی بنا کر چھوڑ دیا۔۔۔"

"م۔۔میں۔۔ اتنا نیچے گر گیا کہ اسے تکلیف دینے کے لئے م۔۔میں نے اسے اندھیرے میں بند کر دیا،

پھر بھی اس نے بد عا نہیں دی مجھے۔۔"

اس میں اب چلنے کی سکت نہیں تھی وہ وہی فٹ پاتھ پر بیٹھا تھا، آنسو اب آنکھوں کے راستے بہہ نکلے تھے۔

ہادی اس کے قریب بڑھا تھا۔

" اس نے مجھے دعا دی کہ مجھے اسکی آہ کبھی نا لگے۔۔۔"

وہ سسکا تھا۔

"کتنا بد قسمت ہوں میں، میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کا خون کر دیا میں نے اسے کھو دیا ہادی۔۔"

ہادی حیران و پریشان اس کے منہ سے اظہار محبت سن رہا تھا۔

"ہاں عالہان آفریدی ہار گیا، ملیحہ عالہان آفریدی کے سامنے، دیکھو آج میں نے اس سے بدلا لے لیا میں جیت گیا پر میں جیت کے بھی ہار گیا اور وہ ہار کے بھی جیت گئی۔۔۔۔۔"

عالہان آفریدی نے اپنی محبت اپنا عشق کھو دیا "

وہ چھبیس سالا مرد فٹ پاتھ کے کنارے بیٹھا ہچکیوں سے رو رہا تھا دل پر کاری ضربیں لگی تھی لوگ اسے مجنوں سمجھ رہے تھے۔

"ہم سب انسان ایک جیسے ہیں ہر انسان کے جذبات ہوتے ہیں دکھ ہر انسان کو ہوتا ہے، ہر انسان اپنی اپنی زندگی میں ہزاروں دکھ دیکھ رہا ہے، جب کوئی دل دکھاتا ہے لوگ خود کو بچانے کے لیے دوسرے کے جذبات سے کھیل جاتے ہیں، دوسروں کی زندگیوں میں کھوجتے رہتے ہیں ان کے کمزور پہلو پر، وقت پہ وار کرنا بھی نہیں بھولتے خود کو پر سکون رکھنے کے لئے دوسرے کو بے سکون کر دیتے ہیں بات بس یہ ہے کے بات جب اپنی ذات پہ آتی ہے ہم خود کو بچانے کے لیے ہر حد تک جاتے ہیں ہر کوشش کرتے ہیں کہ ہم کسی طرح بچ جائیں کسی طرح اس مشکل سے نکل آئیں ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ اللہ سب دیکھ رہا ہے، وہ حساب کرنے والا ہے ہماری زندگی میں کوئی بھی غم، مصیبت کسی اور کی وجہ

سے نہیں آتی، ہم اپنی محرومیوں کا قصوروار کسی اور کو نہیں ٹھہرا سکتے"

ہادی کی بات سن کر اس نے اپنا سر مزید جھکایا تھا۔۔

"میں اس کا گنہگار ہوں۔۔۔"

"تمہیں شروع سے اس بات پر یقین تھا کہ ملیحہ نے انکل کو نہیں مارا پر اس نے تم سے نکاح کر کے تمہاری بات نہیں مانی، تمہاری انا کو ٹھیسں پہنچائی تمہارا سو کالڈ بھرم توڑا تم سولہ سالا لڑکی سے اور کیا ایکسپکیٹ کرتے تھے؟

تم اس سے نفرت کرنا چاہتے تھے پر وہ تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور کر رہی تھی تم نے ہر طریقہ اپنا لیا اس سے دور چلے گئے لیکن اس کی کشش تمہیں واپس لے آئی، تم چاہتے تھے کہ وہ تمہارے پاس آئے اپنی غلطی کی معافی مانگے، تمہیں بتائے کہ اس نے کچھ نہیں کیا،

تم اس پر غصہ کرتے تھے چلاتے تھے اسے ہرٹ کرنے کے لئے پر وہ سوری بول کر بات ختم کر دیتی تھی"

عالہان کی ہچکیوں میں اضافہ ہوا تھا۔

"تم خود سوچو ایک سولا سالہ لڑکی جس کے سامنے اس کے ماں باپ کا قتل کر دیا ہو، جس کی عزت کو اندھیرے کمرے میں داغ دار کرنے کی کوشش کی گئی ہو وہ کیسے کسی کے سامنے بول سکتی تھی"

ہادی کی بات پر عالہان ایک جھٹکے سے اٹھائی تھی۔

یہ کیا کہہ رہا تھا وہ؟

کیا ہوا تھا ملیحہ ساتھ؟

"تم تو انکل کی وفات کے بعد سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے تھے لیکن ملیحہ پیچھے اسکی حالت بہت خراب ہو گئی تھی وہ ہر چیز سے ڈرنے لگی تھی ساری ساری رات روتی رہتی

تھی اسکو خواب میں سائے نظر آتے تھے میں نے اور پھوپھو نے اس سے بہت پوچھا لیکن وہ کچھ نہیں بتاتی تھی لیکن ایک دن اس نے خود کو ختم کرنے کی کوشش کی"

عالہان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

وہ ان سب چیزوں سے انجان کیوں تھا؟

"سائیکالوجسٹ کا کہنا تھا کہ وہ کسی چیز کو لے کر بہت ڈر گئی ہے اس پر کسی شخص کا خوف طاری ہے اسے لگتا ہے وہ شخص اسے مار دے گا "

ایک مہینہ مسلسل سائیکالوجسٹ اس کا چیک اپ کرتی رہی اس نے ملیحہ کو اپنے اعتماد میں لیا اور اسی کو ملیحہ نے ساری سچائی بتائی تھی لیکن ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اگر اس حوالے سے اس سے دوبارہ بات کی گئی تو اسکی جان بھی جا سکتی ہے کیونکہ اسکی زہنی حالت ٹھیک نہیں تھی اسی لئے ہم نے یہ ٹاپک ہمیشہ کے لئے بند کر دیا"

عالہان سانس روکے اسے سن رہا تھا وہ کیا کہتا اس سے کہ اسے کیوں بے خبر رکھا گیا؟؟

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسکی ماما نے کتنی دفعہ اسے یہ بات سمجھانے کی کوشش کی یہاں وہ جیسے اندھا ہو چکا تھا وہ سب سن کر بھی ان سنا کر دیتا تھا۔

فون کی رنگ ٹیون نے دونوں کے درمیان چھائی خاموشی توڑی تھی۔

"یہ تو لاریب کا فون ہے"

"شہریار ملک۔۔۔"ہادی کے لبوں سے سرگوشی نما آواز نکلی۔

"کہاں مر گئی تھی تم کب سے فون کر رہا ہوں، خیر آج شہریار ملک بہت خوش ہے مائی ڈیئر وائف تم نے جو کام کیا ہے اس کے بدلے میں تو میں پوری دنیا بھی تمہارے قدموں میں رکھ سکتا ہوں"

عالہان اور ہادی فون پر اسکی آواز سنتے الجھے تھے۔۔

"ملیحہ میری جان میرے قبضے میں ہے اس رات عالہان کے آنے کی وجہ سے جو کام ادھورا رہ گیا تھا وہ آج پورا ہو گا"

"پ۔۔پلیز۔۔م۔۔مجھے۔۔چھوڑ۔۔۔۔۔دو۔۔۔"

ملیحہ سسکی تھی۔

"لٹل گرل تم پر اپنی چھاپ چھوڑنے کے بعد تمہیں چھوڑ دوں گا میں۔۔"

"ہ۔۔ہاتھ۔م۔۔مت۔لگانا مجھے"

اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ وہ چیخی تھی۔

"تم بہت خوبصورت ہو اتنی کے اتنے سال گزر جانے کے بعد بھی میں تمہیں نہیں بھولا۔۔"

وہ خباثت سے مسکرایا تھا۔

"اگر تم نے اسے ہاتھ بھی لگایا تو میں تمہیں بھسم کر دوں گا شہریار ملک"

عالہان کی آواز سن کر ملیحہ تڑپی تھی۔

شہریار کو ایک دھچکا لگا تھا اس کا مطلب لاریب کی سچائی باہر آچکی تھی۔

"ع۔۔ع۔۔عالی۔۔م۔۔مجھے۔ب۔۔بچاؤ۔۔پ۔۔پلیز عالی۔۔م۔۔

مجھے۔۔لے جائیں۔۔یہاں سے۔۔عالی"

"تو آپ ہیں، خیر بچا سکتے ہو تو بچالو اپنی ملیحہ کو"

ملحیہ کی سسکیاں سن کر وہ تڑپا تھا۔۔

ہادی کی حالت بھی اس سے کم نہیں تھی۔

شہریار فون لے کر کچھ فاصلے پر گیا تھا۔

"میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا ملیحہ کچھ بھی نہیں"

"ارے ارے داماد جی حوصلہ رکھئے میں پہلی دفعہ تھوڑی تمہاری بیوی کو چھو"

"بکواس کرنا بند کرو اگر اسے ایک خراش بھی آئی تو تم مرو گے"

عالیہان اتنی زور سے چیخا تھا کہ شہریار نے فون کان سے دور کیا تھا۔

"حد ہے بھائی کتنا چیختا ہے یہ شخص"

ملیحہ کا دل کیا تھا اسے موت آجائے کیوں زندگی اس پر اتنی تنگ ہو گئی تھی۔

"تمہاری بیوی کے کندھے پر میرے نشان تو دیکھے ہوں گے تم نے"

وہ بکواس کرنے سے باز نہیں آیا تھا۔

" تم نے کہا تھا تم اپنی بیوی کا نام بھی غیر محرم کی زبان سے سننا پسند نہیں کرتے تو دیکھو آج وہ غیر محرم کیسے تمہاری بیوی کو۔۔"

ارے فون کاٹ دیا۔

"چچچ۔۔بیچارہ "

"اللہ سے ڈرو۔۔تم۔۔وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔۔"

وہ غصے سے پھنکاری تھی۔

"تم بھی بہت زیادہ چیخنے لگ پڑی ہو لٹل گرل شاید صحبت کا اثر ہے"

وہ اس کے قریب آتا اسکے بالوں سے کھیل رہا تھا۔

" تم بہت حسین ہو کیا ہو جائے گا اگر ہم کچھ حسین پل ایک ساتھ گزار لے"

" دور رہو مجھ سے میں تم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتی۔۔۔"

ملیحہ نے اپنے سر کو زور سے ہلایا تھا، اس وقت اس کے ہاتھ اور پاؤں دونوں رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔

" ارے ارے اتنا غصہ اس نازک جان پر۔۔ "

"عالہان مجھے بچا لے گے تم اپنی خیر مناؤ وہ تمہیں چھوڑے گے نہیں؟"

" ہا؟۔۔۔ اب میں کیا کرو؟ عالہان تو مجھے مار دے گا، چچ۔۔ میں چھپ جاتا ہوں کہیں۔۔ پر اس نے مجھے ڈھونڈ لیا تو۔۔ میں تو ڈر گیا تمہارے عالہان سے"

وہ ڈرنے کی اداکاری کر رہا تھا۔

"ویسے تمہیں کیا لگتا ہے وہ تمہیں بچانے آئے گا"

"تم بھی بہت معصوم ہو لٹل گرل، تمہاری سچائی جاننے کے بعد بھی کیا وہ تمہیں اپنائے گا"

"لٹل گرل اس نے فون بند کر دیا کیونکہ اسے تم سے کوئی مطلب نہیں رہا، اب ایک بد کردار لڑکی سے بھلا اسے کیا"

ملیحہ کا یقین اسکی باتوں سے ڈگمگایا تھا۔

"ج۔۔۔ جھوٹ۔۔۔۔۔ بول۔۔ رہے۔۔ ہو۔۔ تم۔۔۔۔"

"وہ آئیں گے مجھے بچانے۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے ایک گیم کھیلتے ہیں"

وہ ایک کرسی اس کے نزدیک دھکیلتا بولا تھا۔

"تمہارے پاس تین چانسز ہیں یہ لو فون جسے دل ہے فون کرو، اگر کسی ایک نے بھی اٹھالیا تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا پکا

"پرامس"

"ارے تم کیسے فون کرو گی تمہارے تو ہاتھ بندھے ہیں۔۔۔"

وہ خود ہی بات کرتا ہنستا تھا پھر اس کے ہاتھوں کو آزاد کیا تھا، پھر پاؤں کو رسیوں سے آزاد کیا تھا، نازک کلائیاں سرخ ہوئی

پڑی تھی ملیحہ نے ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھ کھینچے تھے، اور

جلدی سے اس کے ہاتھوں سے فون کھینچ کر کانپتے ہاتھوں سے ہادی کا نمبر ملایا تھا۔

"ارے میری شرط تو سن لو پہلے، اگر تین لوگوں میں

سے کسی ایک نے بھی فون نا اٹھایا تو تم؟"

"پل۔۔پل۔۔۔ہادی۔۔فون اٹھاؤ۔۔"

مسلسل بیل جا رہی تھی پر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

"لٹل گرل دوسرا نمبر ملاؤ۔۔۔"

اب کی دفعہ اس نے عالیہان کا نمبر بہت امید سے ملایا تھا۔

ایک بیل، دوسری بیل، تیسری بیل۔۔۔

کوئی دس دفعہ فون ملایا تھا پر کسی نے نہیں اٹھایا تھا۔۔

سامنے بیٹھے شخص کی گندی نظریں اسے اپنے وجود کے آر پار محسوس ہو رہی تھی۔

اب اس نے گھر کا نمبر ملایا تھا۔

پر کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا

ایک بیل۔۔۔ دوسری بیل۔۔۔ تیسری بیل۔۔

"تم گیم ہار گی لٹل گرل۔۔"

شہریار نے اس سے فون کھینچا تھا۔

"پلیز مجھے دو۔۔ ایک۔۔ دفعہ۔۔ وہ۔۔ اٹھالیں۔۔ گے فون۔۔ "

شہریار نے فون اٹھا کر سامنے والی دیوار پر مارا تھا، اس بند کمرے میں چھن کی آواز سب کچھ ہلا گئی تھی۔

"وہ نہیں آئے گا اس نے آنا ہوتا تو اب تک آجاتا، لٹل گرل بیکار میں کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو"

"ن۔۔ نہیں"

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

آج تمہیں میرا ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا، وہ اس پر جھکا تھا۔۔

ملیحہ نے پورے زور سے اسے دھکا دیا تھا، وہ لڑکھڑا کر دور

گرا تھا۔۔

"تمہاری اتنی ہمت۔۔ "

اس سے پہلے وہ اٹھتا، ملیحہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بھاگی تھی، اچانک کمرے میں اندھیرا چھایا تھا، وہ اندھا دھند بھاگتی دروازے پاس گئی تھی پاؤں میں کرچیاں چبھی تھی۔ دروازہ بند تھا۔

"کوئی ہے، دروازہ کھولو۔۔۔ب بچاؤ۔۔م۔۔مجھے۔۔"

وہ مسلسل چیختی دروازہ پیٹ رہی تھی

"ک۔۔۔کوئی ہے دروازہ کھولو۔۔"

"ع۔۔عالہان۔۔پ پلیز دروازہ کھولو۔۔۔"

دروازہ بجا بجا کر اس کے ہاتھ سرخ ہو گئے تھے دروازے میں لگے کیل ہاتھوں کو زخمی کر رہے تھے پر وہ پاگلوں کی طرح دروازہ بجا رہی تھی۔

"تمہاری آواز میرے علاوہ کوئی نہیں سنے گا لٹل گرل۔۔۔"

سایہ بالکل اس کے پیچھے تھا۔

"پ۔۔پلیز۔۔ک۔۔ک۔۔کھولو"

"میری جان بیکار کی کوشش کا کیا فائدہ؟"

اسے شہریار کے ہاتھ اپنے پیٹ پر رینگتے محسوس ہوئے تھے۔

"تمہارا عالہان نہیں آئے گا لٹل گرل تو کیوں نا تم آج کی رات مجھے اپنا عالہان۔۔۔"

شہریار کی بات ملیحہ کے تھپڑ نے پوری نہیں ہونے دی تھی۔

"میں نے کہا نا مجھ سے دور رہو"

"تمہاری اتنی ہمت۔۔"

شہریار نے اسے بالوں سے پکڑا تھا

"تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی نا"

ایک زور دار تھپڑ سے ملیحہ منہ کے بل زمین پر گری تھی۔

"بہت پر نکل آئے ہیں نا تمہارے لٹل گرل پر"

وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

"مجھے پر کاٹنے آتے ہیں۔۔۔۔"

"م۔۔میں۔۔ن۔۔نے کیا بگاڑا ہے تمہارا

پلیز۔م۔۔مجھے ج۔۔جا۔۔نے دو۔۔"

"تمہیں پتا ہے تمہارے ماں باپ کو کس نے مارا تھا؟"

شہریار کی بات پر اس کے آنسو تھمے تھے۔

"میں نے شہریار ملک نے مارا تھا تمہارے ماں باپ کو تو تمہیں کیسے بخش دوں میں، تمہاری ماں بھی ایسے ہی روئی تھی، میرے سامنے پر میں نے چاقو سے۔۔"

"پ۔۔۔پلیز۔پلیز۔۔۔"

ملحیہ کو سامنے بیٹھے اس شخص سے نفرت محسوس ہوئی تھی کیا اس شخص کا کوئی انجام نہیں تھا؟

کیا گناہگار ہوں ہی کھلے عام آزادی کی زندگی گزارتے ہیں؟

"تم نے کچھ نہیں بگاڑا میر اپر، تمہارے باپ نے تمہاری ماں سے شادی کر کے ملکوں کی عزت مٹی میں ملا دی، اور پھر پتا ہے کیا ہوا جس لڑکی سے تمہارے باپ نے شادی کرنی تھی اس کو میری ماں کی سوتن بنا دیا گیا، میری ماں مالک ہو کر نوکرانیوں کی زندگی گزارتی رہی اور تمہاری ماں"

شہریار نے اس کا منہ دبوچا تھا۔

"اور پھر ساری جائیداد بھی تمہارے نام کر دی، ہمیں کیا ملا؟

اتنی قربانیاں دے کر آدھے سے بھی کم جائیداد، میں نے اسے کتنی دھمکیاں دی، کتنا بولا کے چاچا جان یہ جائیداد چھوڑ دیں پر وہ ڈٹے رہے میری بات نہیں مانی اور پھر، مجبوراً مجھے۔۔"

"ڈرو اس وقت سے شہریار ملک جب اللہ حساب کرے گا، تمہیں اپنے ایک ایک گناہ کا حساب دینا ہو گا"

وہ غصے، اور درد سے چیخی تھی کتنی بے بس تھی وہ اپنے باپ کے قاتل کے سامنے بیٹھی اس سے اپنی عزت کی بھیک مانگ رہی تھی۔

"اونچی آواز میں آج تک میرے باپ نے بھی مجھ سے بات نہیں کی۔۔"

ایک تھپڑ اور اس کے بعد پتا نہیں کتنے تھپڑ پڑے تھے اسے دوبٹہ گلے سے اتار کر پھینکا تھا، بے بسی ہی بے بسی تھی

"بلاؤنا اپنے عالہان کو جس کی وجہ سے تم آج اس مقام پر ہو۔۔۔"

"ع۔۔عالہان۔۔"

وہ اسے بچانے نہیں آیا۔۔ آنسو لڑیوں کی طرح بہہ رہے تھے۔

"بہت مان تھا نا تمہیں اپنی خالا پر اپنے عالی پر دیکھو آج تمہیں کوئی بچانے نہیں آئے گا۔۔ "

"ایک بدکردار لڑکی کا لیبل تم پر لگا کر گھر سے نکال دیا اس نے تمہیں۔۔"

کسی کا کہا جملہ اسے اپنے آس پاس محسوس ہوا تھا۔۔

"پل۔۔۔پلیز۔۔م۔۔مجھے۔۔ج۔۔جانے د۔۔دو۔۔"

اس نے اب باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے۔

شاید یہ اسکی بے بسی کی حد تھی اس بزدلی کی زندگی کا اس نے خود انتخاب کیا تھا۔

"تم ایک بدکردار لڑکی ہو" کانوں میں مسلسل اس کے کہے جملے گونج رہے تھے۔

شہریار کا ہر اٹھتا قدم اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔۔

"میری جان لے لو پر پلیز۔۔۔م۔۔م۔مجھے ج۔۔جانے دو۔۔"

وہ ہاتھ جوڑتی بھیک مانگ رہی تھی۔

"لٹل گرل تم روتے ہوئے اور پیاری لگتی ہو'

وہ بالکل اس کے قریب آکر رکا تھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ اس پر جھکتا دروازہ دھڑام سے کھلا تھا۔۔

"ایسے کوئی آتا ہے کیا عالیہان افریدی بندے کی کوئی پرائیویسی بھی ہوتی ہے۔۔۔؟"

شہریار بالکل ریلکس موڈ میں تھا جیسے اسے یقین ہو کہ اس نے آنا ہی ہے۔۔

"عالی"

مدھم سی آواز ملیحہ کے زخمی لبوں سے نکلی تھی۔ چہرے پر جابجا تھپڑوں کے نشان، گردن پر کس کی درندگی کے نشانات، دوپٹے سے آزاد کانپتا وجود، روئی، روئی سرخ آنکھیں۔

وہ بے بسی کی مورت بنی اس کے سامنے کھڑی اس پر قیامت گزار رہی تھی۔

"م۔۔مل۔۔ملیحہ۔۔"

بہت آہستگی سے لبوں نے حرکت کی تھی۔

"آؤنا عالہان آفریدی رک کیوں گئے"

شہریار کا ہاتھ ملیحہ کے چہرے کی جانب بڑھا تھا۔

"ہاتھ مت لگانا اسے۔۔"

عالہان آفریدی دھاڑا تھا۔

"میں تو لگاؤ گا کچھ کر سکتے ہو تو کر لو؟"

عالہان آفریدی کے آگے بڑھنے سے پہلے ہی غنڈوں نے اسے گھیر ا تھا۔

وہ سب اس پر چھپٹ پڑے تھے، عالہان ایک تھا اور وہ بارہ وہ انکا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا، کوئی ہاکی سے اسے مار رہا تھا، کسی کے ہاتھوں میں چھری تھی۔

وہ گھیر کر اسے مار رہے تھے۔

وہ زخمی زخمی نظروں سے اپنی متاع جان کو دیکھ رہا تھا، ایک ضرب کمر پر لگی تھی وہ منہ کے بل نیچے گرا تھا۔

"عالہان"

ملحیہ چیختی آگے بڑھی تھی پر شہریار نے سختی سے اسے تھاما تھا۔

"ریلکس۔۔ریلکس لٹل گرل"

"چ۔۔چھوڑ۔۔د۔۔دو اسے۔۔پل۔۔پلیز۔۔"

ملحیہ چینخی تھی۔

"لٹل گرل چلو مل کر لڑائی دیکھتے ہیں"

شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی عالہان نے ایک ایک کر کے غنڈوں کو مارنا شروع کیا تھا،وہ کسی زخمی شیر کی طرح ان پر جھپٹ پڑا تھا۔۔

ایک لڑکا چاقو لے کر عالہان کی جانب بڑھا تھا اس سے پہلے وہ اسے مارتا کسی نے ایک زور دار ڈنڈہ اس کے سر پر مارا تھا۔

" ہ۔۔ہادی۔۔"

وہ دونوں مل کر اب ان کی دھلائی کر رہے تھے،شہریار کے ماتھے پر اب ڈر کے مارے پسینے آئے تھے۔

"ارے یہ تو ہیرو نکلا۔۔۔"

شہریار نے ہونٹوں کو 0 شیپ میں کر کے سیٹی بجائی تھی۔

" عالیہان آفریدی وہی رک جاؤ۔۔"

بندوق کی نوک پر ملیحہ افریدی آئی تھی۔

"شہریار ملک تمہاری موت آج میرے ہاتھوں لکھی ہے۔۔"

"میں نے کہا تھا اسے ہاتھ مت لگانا تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے چھونے کی۔۔۔"

ٹریگر پر رکھا شہریار کا ہاتھ کانپا تھا۔

"م۔۔میرے قریب مت آنا نہیں تو مار دوں گا می۔۔میں اسے"

وہ بناڈرے اس کے قریب آیا تھا ملیحہ کو اپنی باہوں کے گھیرے میں لے کر پیچھے کیا تھا۔

"نامرد ہو تم، بزدل ہو۔۔"

ایک زوردار مکا شہریار کے منہ پر پڑا تھا، پسٹل اس کے ہاتھوں سے گرا تھا۔

"تم نے جسے ہاتھ لگایا ہے نا وہ میری روح میں بستی ہے۔۔"

ایک شاندار تھپڑ اسے پڑا تھا اب کی دفعہ وہ نیچے گرا تھا۔

"بہت شوق ہے نا تمہیں اپنی مردانگی دکھانے کا"

پاس پڑا لوہے کا ڈنڈہ عالہان نے اٹھایا تھا۔

"میں تمہیں تباہ کر دوں گا۔۔"

"اگر تم زندہ بچ گئے تو یہ کوشش بھی کر لینا۔۔"

وہ مسلسل اسے مار رہا تھا۔

"عالہان چھوڑو اسے، مر جائے گا وہ۔"

ہادی نے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی۔

"اسے آج ختم کر دوں گا میں، چھوڑو مجھے وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔

شہریار زمین پر لیٹا کراہ رہا تھا، اس کی نظریں اپنے سے کچھ فاصلے پر پڑے پسٹل پر پڑی تھی۔

"پاگل مت بنو عالہان چھوڑو اسے"

ٹھیک اسی وقت ملیحہ نے بھی اسکے نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔

اس سے پہلے وہ آگے بڑھتا ملحیہ وہ پسٹل اٹھا چکی تھی۔

"ملیحہ"

ہادی چینخا تھا۔

" بس کر دیں آپ لوگ بس کر دیں خدارا"

وہ اتنا زور سے چینخی تھی کہ عالہان تڑپ کر اسکی طرف بڑھا تھا۔

"پاس مت آنا میرے، پسٹل کی نوک اس نے سیدھا اپنے سر پر رکھی تھی"

" ملیحہ۔۔"

ہادی اور عالہان یک آواز سے بولے تھے۔

" میں مر جاؤں گی تو سارا قصہ تمام ہو جائے گا"

" ن۔۔ نہیں ملی۔۔پ۔پلیز "

"مجھے لگتا تھا مرنا بہت تکلیف داہ ہوتا ہے۔ "

اس نے ٹریگر پر انگلی رکھی تھی۔

" Don't do this Maleha....dont.."

عالہان چینخا تھا۔

"لیکن اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ جینا بہت تکلیف دیتا ہے۔۔"

"وہ طنزیہ ہنسی تھی، ضبط سے عالہان نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔

"مرنے سے تو سارے دکھ سارے درد ختم ہو جاتے ہیں۔۔"

"نہیں گڑیا تم ایسا نہیں کرو گی، دیکھو ہم شہریار کو مار دیں گے"

" اسے مارنے سے کیا ہو گا کیا میرے پر بد کردار کا لگا داغ مٹ جائے گا۔۔ "

وہ آج بول رہی تھی بغیر بکلائے بغیر خوف کے۔

عالہان کے ہاتھوں سے ڈنڈہ گرا تھا۔

"تم نے کہا تھا تم مجھے موت کی بھیک مانگنے پر مجبور کر دو گے، دیکھو عالہان آفریدی تم جیت گئے۔۔ "

"م۔۔ملیحہ۔پلیز۔۔''

"تمہیں تو خوش ہونا چاہیے تمہارا بدلا پورا ہو گیا۔۔"

"عالہان آفریدی تم نے اپنا بدلا پورا کر لیا تم کیوں رو رہے ہو اب۔۔۔؟"

اسکی آواز اونچی ہوئی تھی۔

"تم نے اپنے لفظوں سے مار دیا مجھے عالیہان دیکھو میں تباہ ہو گئی۔۔ "

وہ ہنسی تھی۔

" پلیز ملیحہ اسے چھوڑ دو مجھے جو سزا دینی ہے وہ دے لو پر پلیز۔۔"

وہ آگے بڑھا تھا۔

" خبر دار جو ایک قدم بھی آگے بڑھایا، نہیں تو جان لے لوں گی میں اپنی" وہ چیخی تھی۔

" مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا تھا، مجھے لگتا تھا میں اندھیرے میں مر جاؤں گی، پر اب مجھے لگتا ہے اندھیرا اچھا ہوتا ہے یہ سب چھپا لیتا ہے سسکیاں، نشان اور انسان بھی،

جب آنکھیں بند ہو جاتی ہیں تو سامنے اندھیرا ہوتا ہے،

اور سارے غم مٹ جاتے ہیں کوئی دکھ کوئی تکلیف نہیں ہوتی،

موت انسان کے سارے دکھ ختم کر دیتی ہے"

اسکی باتیں ان دونوں کو خوف میں مبتلا کر رہی تھی وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی۔

"ٹھیک ہے مار دو خود کو"

"ک۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو تم ہادی"

عالہان تڑپ ہی گیا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہا ہوں مار دو خود کو قصہ تمام کرو، لیکن تمہارے مرنے سے کسی کو فرق نہیں پڑے گا،

یقین جانوں کچھ دنوں میں سب بھول جائے

گے کوئی کسی کے لئے نہیں مرتا یہاں، تم ایسے مٹ جاؤں گی جیسے کبھی اس دنیا میں آئی ہی نہیں تھی"

"ہادی بس کر دو پلیز۔۔۔"

عالہان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا ملیحہ کانپ رہی تھی۔۔۔

"اگر مرنا ہی ہے تو شان سے مرو اس طرح بزدلی سے نہیں"

"تم تو مر جاؤ گی لیکن تمہارے سامنے جو یہ گندگی کا ڈھیر بیٹھا ہے نا وہ نہیں مرے گا اس جیسے ہزار پیدا ہوں گے

اور تم جیسی ہزاروں اسی طرح بزدلی سے مریں گی "

"خدارا بس کر دو ہادی تم دیکھ نہیں رہے اسکی کیا حالت ہے"

"اپنی اس حالت کی ذمہ دار یہ خود ہے اس نے بزدلی کی یہ زندگی خود اختیار کی ہے

"تمہارا قصوروار شہریار ملک ہے"

Shoot him

"اس نے تمہیں برباد کیا ہے"

Shoot him

"تمہارے ماما بابا کو بے رحمی سے مارا ہے یہ قاتل ہے تمہارے والدین کا، اس نے تمہاری عزت کو داغ دار"

ٹھا کی آواز سے فضا میں خاموشی چھا گئی تھی۔

عمر بھر محبت کا بوجھ اُٹھایا نہ گیا

اِک تعلق ہم دونوں سے نبھایا نہ گیا

اگر وہ آواز دیتا تو پلٹ جاتا میں

اُس کی جانب سے مگر بلایا نہ گیا

میں یہ بزم چھوڑ کے چلا جاؤں گا

اب اگر تیرے پہلو میں بٹھایا نہ گیا

وہ مدت بعد ملا بھی تو جلدی میں

جبیں چومی نہ گئی، گلے لگایا نہ گیا

تم سب بھول گئے وقت کی رفتار کے ساتھ

مجھ سے تو اک شخص بھی بھلایا نہ گیا

اس وقت سب کی نظریں سامنے ایمرجینسی روم کی طرف تھی، وہاں بیٹھے وہ دونوں نفوس ایک ہی دعا کر رہے تھے۔

"اسے کچھ نا ہو" اچانک گرین لائٹ آن ہوئی تھی ڈاکٹر باہر آیا تھا۔

"How's she"?

"She is not fine..we are trying our best, But."

"کیا مطلب ٹھیک نہیں ہے وہ آپ ڈاکٹر ہیں بچائے اسے، وہ کیوں ٹھیک نہیں ہے آپ کو پتا ہونا چاہیے نا۔۔؟؟

"عالہان پلیز۔۔۔"

"کیا عالہان؟ تم نے سنا نہیں یہ کیا کہہ رہا ہے یہ کہہ رہا ہے میری ملی ٹھیک نہیں ہے۔۔"

"Please you should calm down first it is hospital, second patient is not giving us any response, sorry to say Mr Alhan but it is impossible for us to save her bcz she don't wana live"..

)آپ کو پہلے حوصلہ رکھنا چاہیے یہ ہسپتال ہے اور دوسری بات وہ کسی بھی قسم کا رسپناس نہیں دے رہی معاف کیجئے گا مسٹر عالہان پر ان کو بچانا ہمارے لئے ناممکن ہے کیونکہ وہ خود جینا نہیں چاہتی(

"بکواس کر رہے ہو تم، میں تمہیں کہہ رہا ہوں نا ٹھیک ہے وہ تم ڈاکٹر ہو تم اسے ٹھیک کرو گے"

" پلیز عالہان فار گاڈ سیک بس کرو۔۔۔"ہادی کی اونچی آواز پر وہ پیچھے ہٹا تھا۔

"ڈاکٹر بتائیں اسے کیا ہوا ہے؟"

"انھیں نروس بریک ڈاون ہوا ہے، انھوں نے کسی چیز کا بہت گہرا صدمہ لیا ہے، عموما کچھ کیسز میں ایسا ہوتا ہے کہ مریض خود ہی جینا نہیں چاہتا اسی لئے اسکی باڈی کسی قسم کا رسپناس نہیں دیتی۔۔۔۔"

“What should we do doctor?”

"اگر ایسا ہی رہا تو وہ قوما میں جا سکتی ہیں، اگلے چوبیس گھنٹے انھیں ابزرویشن میں رکھا جائے گا

آپ بس دعا کریں۔۔"

ڈاکٹر صاف لفظوں میں بتاتا چلا گیا تھا۔

"میں نے مار دیا اسے، قاتل ہوں میں اسکا"

" پلیز عالہان بس کر دو یار دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی"

"تو نے سنا نہیں ڈاکٹر کیا کہہ رہا تھا "

آنسو اسکی پلکوں پر جمع ہو رہے تھے بہت ہمت سے وہ بول رہا تھا۔

"وہ کہہ رہا تھا وہ جینا نہیں چاہتی۔۔"

ہادی نے تڑپ کر اسے سینے سے لگایا تھا۔

"ہادی تو، تو یار ہے نا میر امیری بات مان اسے واپس لے آ میں مر جاؤں گا یار"

"عالہان بس کر دے اب۔۔۔"

"وہ تمہاری بات مان لیتی ہے نا اسے بول اٹھ جائے۔۔۔"

"وہ ٹھیک ہ۔۔۔ ہو ج۔۔ جائے گی عالہان۔۔۔"

ہادی کی آواز میں بے یقینی واضح تھی

"وہ نہیں ہو گی ٹھیک سب کی طرح وہ بھی چلی جائے گی مجھے چھوڑ کر"

وہ بے بسی میں چیخا تھا۔

"وہ اللہ سب دیکھ رہا ہے جا مانگ اس سے، تو نے سنا نہیں ڈاکٹر نے بولا اسے دعا کی ضرورت ہے جا اور اس کے آگے رو جو،

عطا کرنے والا ہے، جو تھام لیتا ہے ہمیں، ہمارے

گناہوں کو ڈھانپ لیتا ہے۔۔"

اس کے آگے رو جا کر وہ تجھے تیری ملیحہ واپس کر سکتا۔

کچھ رشتے ہوتے ہیں ایسے جنھیں ہم بے وجہ بے لوث محبت کرتے ہیں ہادی مرزا بھی ایسی ہی بے لوث محبت کرتا تھا عالیہان آفریدی سے۔

" میں نے ایک بے بس بے گناہ لڑکی پر ظلم کئے ہیں وہ کیوں میری فریاد سنے گا۔۔؟

"مسجد کی طرف بڑھتے قدموں کے ساتھ ایک سوچ آئی تھی۔

ترجمہ:

"پس تم یتیم کے ساتھ سختی مت کرنا "

میں نے بنا کچ۔ کچھ سوچے سمجھے اس پر بہتان لگایا۔

وہ مسجد کے سامنے آکر رکا تھا۔

ترجمہ:

"کیوں تم نے نہیں کہا کہ یہ کھلم کھلا بہتان ہے "

میں نے لاریب کی باتوں میں آکر اسے سزا دی لاریب کا کھیل میرے سامنے نا آتا تو میں۔۔

پاؤں کو جوتے سے آزاد کر کے وہ وضو کرنے بڑھا تھا۔

ترجمہ:

"اللہ خیانت کار کی چال کی رہنمائی نہیں کرتا"

میں نے اس پر کتنی زیادتیاں کی، میں بھول گیا کے قسمت کے فیصلوں میں اسکا کیا عمل دخل ہے، اس نے مجھے بدعا نہیں دی پر مجھے اس کی آہ لگ گئی اسکی سسکیاں مجھے برباد کر گئی۔

آنسو اسکی آنکھوں سے رواں تھے جو پانی کے چھینٹوں ساتھ نیچے آرہے تھے۔

ترجمہ:

"اور آپ کا رب تو اے حبیب کسی پر زیادتی نہیں کرتا"

سورت کہف آیت نمبر انچاس

"میں کیسے بھول گیا کے اللہ دیکھ رہا ہے"

ترجمہ :

"اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے" سورت العمران آیت نمبر ایک سو اسی۔

"اللہ اکبر"

عشاء کی نماز کی گونج پورے شہر میں تھی، مسجد میں نمازیوں کا ہجوم بڑھنے لگا تھا۔

وہ آخری صف میں آکر کھڑا ہوا تھا، ٹانگوں میں واضح لرزش تھی۔

"اللہ اکبر"

"اللہ سب سے بڑا ہے"

میں کیوں اس کا خدا بن بیٹھا تھا۔

"اے اللہ پاک ہیں آپ اپنی تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے آپ کا نام اور بہت بلند ہے آپکی شان اور بجز آپ کے کوئی معبود نہیں "

م۔۔میری اوقات ہی کیا ہے، بلند شان تو صرف اللہ کی ہے، سارا جہاں اسکے اشاروں پر چلتا ہے، وہ پاک ہے ہر عیب سے۔۔

زبن مختلف سوچوں میں منتشر ہو رہا تھا اسے لگا تھا وہ آگے بڑھ نہیں پائے گا، یہ نماز کیسی حقیقت بیان کر رہی تھی اسکے سامنے، ایسے آئنے میں وہ خود کو دیکھ کر صرف شرمندہ ہو رہا تھا۔

" سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے دو جہانوں کا جو رحمان ہے رحیم ہے"

م۔۔میرے اللہ تو مجھ پر بھی رحم فرما، تو رحمان ہے ساری کائنات کا۔

لیکن کیا میں نے رحم کیا تھا اس پر۔۔۔؟ وہ میرے سامنے روتی رہی صفایاں پیش کرتی رہی پر میں نے اس پر زرا رحم نہیں کھایا۔

"وہ مالک ہے جزا کے دن کا"

جزا کا دن،

جب حساب ہو گا اس دن وہ خدا کے سامنے بولے گی کہ اس کا گنہگار میں ہوں۔

آنسو نیچے مسلے پر گرتے جا رہے تھے دل پر بوجھ بڑھ رہا تھا، میں کیا کروں اب؟

کس منہ سے بولو کہ جس لڑکی پر میں نے اتنے ظلم ڈھائے میں اسکے عشق میں گرفتار ہو گیا ہوں اب، میری بے سکونی بڑھتی جا رہی ہے۔

"ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں"

بندگی، ہم نے کب کی اسکی بندگی، اپنی زندگی میں اتنے الجھ گئے، اتنے مصروف ہو گئے کہ جس نے ہمیں زندگی دی اسے ہی بھول گئے؟

ہم نے شکر ہی کب کیا ہمیں تو صبر کے تقاضوں کا پتا ہی نہیں ہم تو زمین پر خدا بن بیٹھے، پھر آ جا کے اس کے سامنے ہی جھکنے آئے ہیں کیونکہ یہ یقین ساتھ ہے کہ مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

" ہم کو سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا جن پر تو نے احسان کیا اور نا بتا ہم کو ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نا انکی راہ جو گمراہ ہوئے، ہماری یہ دعا قبول فرما آمین "

وہ اپنے راستے سے کیوں بھٹک گیا اس نے صراط مستقیم کو چھوڑ دیا، تو کیا وہ گمراہ ہو گیا؟

" کہہ دیجئے اے محمد وہ اللہ پاک ہے اللہ بے نیاز ہے نہیں جنا اس نے اور نا وہ جنا گیا ہے اور نہیں ہے کوئی اس کی برابری کرنے والا "

ہاں وہ اللہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ یہ پوری دنیا اس کی محتاج ہے اس خدا کی برابری کوئی نہیں کر سکتا کوئی بھی نہیں

--

یا اللہ مجھے بخش دے، میری مدد فرما، تو مجھے بھٹکے ہوؤں میں سے نا کرنا۔

""""میرا رب عظیم بہت پاک ہے""""

اگلی آیت نے جیسے مرہم کا کام کیا تھا

وہ رکوع میں کھڑا تھا

کندھے اور سر جھکائے، سارا غرور ساری انا ختم ہو گئی تھی، اسے لگا تھا وہ اب کبھی اٹھ نہیں پائے گا، وہ نا کھڑا تھا نا بیٹھا اسکا وجود آسمان اور زمین کے درمیان معلق تھا۔

ہم لوگ کتنے خود غرض ہیں فائدے کا سودہ کرتے ہیں، اور جب گھاٹا ملتا ہے تو آجاتے ہیں خدا کے سامنے رونے کے لئے،

لیکن؟

وہ پھر بھی یہ نہیں کہتا کہ اب آگئی میری یاد پہلے کہاں تھے تم؟

وہ تو اتنا عظیم ہے کہ ہماری آنکھوں میں ایک آنسو دیکھ کر پچھلے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

ہمارے سارے زخموں پر مرہم رکھ دیتا ہے بے شک وہ بہت پاک ہے، لیکن ہم انسان دوسروں کو خون کے آنسو رلاتے ہیں کسی پر ترس نہیں کھاتے۔

"سن لیا اللہ نے اس شخص کو جس نے تعریف اس کی بیان کی اے ہمارے رب سب تعریف آپ ہی کے ہیں"

آنسوؤں سے گلہ روندھ گیا تھا، وہ جب روتی ہو گی اللہ کو پکارتی ہو گی تو کیا وہ اسے نہیں سنتا،

بے شک وہ سنتا ہے اور وہ حساب بھی کرتا ہے اللہ اب اس کی بھی پکار کو سنے گا،

اسے اب نیچے جائے نماز نظر نہیں آرہی تھی، ضمیر پر بوجھ بڑھ رہا تھا لیکن نماز جیسے سارے زخموں پر مرہم رکھ رہی تھی۔

"پاک ہے میرا رب برتر"

سجدے میں پہنچتے ہی جیسے ایک ایک کر کے سارے گناہ یاد آئے تھے، کسی کی سسکیاں، کسی کی آہیں، وہ خود کیا تھا؟

خود اس نے کتنی عبادتیں کر رکھی تھی، آخری دفعہ وہ کب جھکا تھا اللہ کے سامنے، وہ خدا پاک ہے سب سے برتر ہے،

گناہوں کو ڈھانپنے والا، خاموشی کی آواز

سمجھنے والا، اس سے مانگو تو وہ دے دیتا ہے منع نہیں کرتا۔

اس کا دل کر رہا تھا یہیں سجدے میں اسکی جان نکل جائے۔

اگر ملیحہ کو کچھ ہو گیا تو وہ؟

"اللہ اکبر۔۔"

"اللہ سب سے بڑا ہے"

"اللہ سب سے بڑا ہے"

ہاں وہ مدد کرے گا اسکی وہ کچھ بھی کر سکتا ہے، دل کو جیسے سکون ملا تھا۔

"میری ساری قولی و بدنی عبادت صرف اللہ کے لئے خاص ہے

،اے نبی آپ (صلہ علیہ والہ وسلم) پہ اللہ تعالی کی رحمت و سلامتی اور برکتیں ہوں،

اور ہم پر اور اللہ کے نیک

بندوں پر بھی سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد (صلہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں"

بے شک۔۔۔دل سے آواز آئی تھی

حضرت محمد صلہ علیہ وآلہ وسلم وہ جن جیسا نا کوئی ہے نا کوئی آئے گا وہ جو ہمارے لئے سجدوں میں روتے رہے وہ جن کی ساری زندگی ایک شفاف آئنہ ہے وہ جن کی تعریف بیان کرنا ہمارے بس کا کام نہیں وہ جنھوں نے کہا تھا کہ سب برابر ہیں

میرے بعد قرآن پاک اور میری سنت کو نا

چھوڑنا، وہ جن کی بدولت یہ دین زندہ ہے، وہ جن پر خدا اور اسکے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں، ان پر سلامتی ہو ان پر برکتیں ہوں۔۔۔"

درود ابراہیمی پڑھنے کے بعد ربی جعلنی پڑھی تو جیسے دل کو سکون مل گیا۔

"اے میرے رب مجھے بنایں نماز کا پابند اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرمائیں"

اے ہمارے رب مجھے معاف کر دے اور میرے والدین کو بھی اور تمام مومنوں کو، حساب کے کھڑے ہونے کے دن تک"

نماز پڑھتے ہوئے وہ صرف اور صرف خود کو آئنے میں دیکھ رہا تھا؟

تو کیا یہی اوقات تھی اسکی کہ جس سے وہ نفرت کا دعوے دار تھا اللہ نے اسی کے لئے اسکے دل میں محبت ڈال دی تھی۔

لوگ نماز ادا کر کے جاتے جا رہے تھے، صفیں خالی ہو گئی تھی، لیکن ایک وجود ابھی تک وہاں بیٹھا رو رہا تھا۔

"یا اللہ میں بھٹک گیا تھا۔۔م۔۔مجھے بخش دے۔۔"

"وہ۔۔م۔۔میری روح میں شامل ہو گئی ہے"

"ڈاکٹر کو بلاؤ پیشینٹ رسپناس کر رہا ہے"

"مجھے میری ملیحہ واپس کر دے"

انجیکشن فل کرو، ہری آپ۔۔"

ایمرجینسی روم میں ہلچل مچی تھی۔

"اس ک۔۔کی سانسیں۔۔رکی۔۔ت۔تو م۔۔میں م۔۔مر جاؤں گا۔ "

وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی باہر بیٹھے لوگوں کا سانس گلے میں اٹکا تھا۔۔

"پھو پھو۔۔ہماری ملیحہ ٹھیک ہو جائے گی "

"م۔۔میرا دل ب۔۔بے سکون ہے۔۔۔م۔۔میری آنکھوں کے آگے سے اس کا چہرہ نہیں جاتا۔۔یا۔۔اللہ اسے زندگی دے دے۔۔۔م۔۔میری فریاد سن لے۔۔میرے اللہ"

"ما۔۔ما۔۔"

نازک لبوں سے سسکی نکلی تھی۔

"پیشینٹ کو سانس لینے میں دشواری پیش ہو رہی ہے ہری آپ آکسیجن ماسک لگاؤ۔۔"

ڈاکٹرز اور نرسز اس کے ارد گرد تھے۔

"میں سر تا پیر اس کے عشق میں گرفتار ہوں تو جانتا ہے اسے د۔۔دکھ دے کر میرا دل کبھی پر سکون ن۔۔نہیں رہا۔۔"

"ع۔۔عالی۔۔"

"آپ ابھی کچھ نا بولئے۔۔"

ڈاکٹر نے انجیکشن پکڑا تھا۔

"تجھے تیرے حبیب کا واسطہ میرے اللہ اسے مجھ سے۔۔۔۔۔دور م۔۔مت کرنا"

وہ اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی،روشنی کے کچھ پردے آنکھوں کے سامنے تھے۔

"میرے گناہوں کی ا۔۔اتنی اتنی بڑی سزا نا دینام۔۔مجھے۔۔م۔۔میں نہیں سہہ پاؤں گا"

"پیشینٹ کو ہوش آرہا ہے سر۔۔"

"یا اللہ میری بچی کی حفاظت فرما،اسے بچا

لے میں اسے ظالموں سے نہیں بچا پائی۔۔"

"ماما۔۔م۔۔ملی ٹھیک ہو جائے گی۔۔"

"تم لوگ خوش ہو جاؤ، تم لوگ کیوں رو رہے ہو دیکھو مر رہی ہے وہ اسکی سانسوں کی ڈور الجھ رہی ہے جاؤ نویرا آفریدی جشن مناؤ، تمہارے باپ کی قاتلہ مر رہی ہے بدلا پورا ہوا تمہارا۔۔۔"

گل بیگم چلائی تھی۔۔

"ماما سنبھالے خود کو۔۔۔"

علی نے آگے بڑھ کر انھیں باہوں کے گھیرے میں لیا تھا۔

"میں کہتی رہی کہ اسکا کوئی قصور نہیں وہ معصوم ہے پر انکے دل موم نہیں ہوئے۔۔۔"

گل بیگم کی ہر بات نینا کو چھب رہی تھی۔

"میں نے ا۔۔اس۔۔۔پ۔۔پر ظلم۔۔کئے ہیں۔۔مجھے

اسکی اتنی بڑی سزا نا دینا۔۔اسے بچالے میرے اللہ"

وہ سجدے میں گرا مسلسل اسکی سلامتی کی دعا کر رہا تھا۔

"مجھے پتا ہوتا کہ م۔۔میرے پیچھے م۔،میری۔۔بچی کا۔۔۔۔۔۔یہ حال ہو۔۔گا۔۔۔۔تو میں کبھی نا جاتی "

"ماما آپ اس طرح اپنی صحت خراب کرلے گی پلیز۔۔"

نینا نے ایک قدم پیچھے بڑھایا تھا۔

"سچ ہی تو کہہ رہی تھی ماما ہم نے اس معصوم پر کتنے ظلم ڈھائے ہیں،

طنز کے تیر، جلی کڑوی باتیں دھتکار،

لیکن اب پچھتاوے کے علاوہ کیا بچا تھا، ایک لڑکی ہو کر وہ ایک لڑکی کو سمجھ نہیں سکی۔۔۔"

ہم انسانوں میں دو خاصیتیں پائی جاتی ہیں ہم بہت ناشکرے اور بہت ناقدرے ہوتے ہیں، جو چیزیں ہمارے پاس موجود ہوتی ہیں ہم انکا شکر ادا نہیں کرتی اور جن چیزوں کی ہمیں چاہ ہوتی ہے انھیں حاصل کرنے کے بعد انکی ناقدری کرتی ہیں لیکن قدر ہمیں ہمیشہ تب ہوتی ہے جب ہم اس چیز کو کھو دیتے ہیں جب کوئی نعمت ہم سے چھن جاتی ہے تب ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ یہ معمولی سی چیز جسکی ہم نے نا کبھی قدر کی ناشکر ادا کیا وہ کتنی ضروری تھی ہمارے لئے ؟

لیکن چیزوں کو کھو دینے کے بعد انکی قدر کا فایدہ؟

دراصل ہم اپنے پچھتاوے کو چھپانے کے لئے اسے قدر کا نام دے دیتے ہیں اصل میں

جب ہم سے کچھ چھن جاتا ہے تو ہمیں اسکی قدر نہیں ہوتی ہمیں پچھتاوا ہوتا ہے کہ کاش ہم نے اس چیز کی قدر کی ہوتی۔

بے شک انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔

آنسو ایک ایک کر کے باہر آ رہے تھے۔

نینا لڑکھرائی تھی۔

ہادی اسکی طرف بڑھا تھا۔

"وہ ملیحہ میں نے اس۔۔ک۔۔کے ساتھ

"وہ ٹھیک ہو جائے گی"

ہادی بہت ضبط کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

وہ وجود جو کسی کے لئے بھی کبھی ضروری نہیں رہا آج سب اس کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔

"ہادی۔۔میں نے ملیحہ ساتھ"

"جو ہو گیا ہے ہم اسے بدل نہیں سکتے نینا اس وقت ہمیں سب کو سنبھالنا ہے۔۔"

ہادی نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں لے کر اسکے آنسو صاف کئے تھے۔

"ع۔۔عالیہان بھائی۔۔ک۔۔کہاں ہے وہ؟"

"وہ مانگنے گیا ہی اسکی زندگی اس سے جس کے ہاتھ میں سب کی سانسوں کی ڈور ہے"

"یا اللہ اگر آج اسے کچھ ہو گیا تو عالہان آفریدی کبھی خود سے نظر نہیں ملا پائے گا"

کبھی کبھی کچھ بھی نہیں بچتا ہمارے پاس، سوائے خالی ہتھیلیوں کے جن پہ چہرہ رکھ کر ہم پھوٹ پھوٹ کر رو دیتے ہیں اور شاید یہی بے بسی کی آخری حد ہے۔۔

"ع۔۔عالہان۔۔"

"پوری آنکھیں کھلی تھی۔

آس پاس نرسوں کا ہجوم اپنے وجود سے اسے خود میں ہلچل محسوس ہو رہی تھی۔

تو وہ بچ گئی تھی موت نے اسے گلے نہیں لگایا دو آنسو پلکوں سے ٹوٹ کر نیچے گرے تھے۔

" اب تو گھبرا کر کہتے ہیں کہ مر جائے گے

اگر مر کے بھی چین نا پایا تو کدھر جائے گے "

گرین لائٹ آن ہوتے ہی ڈاکٹر باہر آیا۔

"کیسی ہ۔۔ہے وہ۔۔"؟

پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے مرزا صاحب وہ اب خطرے سے باہر ہیں۔۔"

"سجدے طویل کرنے سے مشکلیں قلیل ہو جاتی ہیں۔۔"

کسی کی آواز پر اس نے سر اٹھایا تھا۔۔

آنکھیں رو رو کر سرخ ہو گئی تھی بکھرے بال، ماتھے پر لگی چوٹ، قمیض پر بھی کہیں خون کے داغ لگے تھے وہ کسی ہارے ہوئے جواری کی مانند خاموش بیٹھا رو رہا تھا۔

" لگتا ہے کوئی بہت اپنا ہے جس کے لئے اتنا رو رہے ہو"

فقیر کی بات پر اس نے سر جھکایا تھا۔

"تیری آنکھوں میں جو عشق کی چنگاری ہے وہ بجھنے مت دینا،

مرد کبھی نہیں روتا لیکن اگر مرد کسی کے لئے رو دے تو وہ بہت خوش نصیب ہے کیونکہ روتے ہوئے مرد اپنی مردانگی، اپنی انا، اپنی غیرت کے دائرے سے باہر نکل آتا ہے اور تو جس کے آگے رو رہا ہے نا وہ تو ہمارا ایک آنسو دیکھ کر پگھل جاتا ہے، وہ تیری دعا سنے گا بچے خود کو ہلکان مت کر، صبر کا دامن مظبوطی سے پکڑ لے وہ تجھے اتنا نوازے گا کہ تجھ سے سبنھالا نہیں جائے گا۔۔"

فقیر کی باتیں اسے سکون دے رہی تھی۔

گرین لائٹ آن ہوئی تھی ان سب نے امید

بھری نظروں سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا تھا۔

"وہ اب خطرے سے باہر ہیں۔۔"

ڈاکٹر کے الفاظ نے جیسے ان کے بے جان جسم میں روح پھونک دی تھی۔۔۔۔

"تھوڑی دیر بعد انھیں روم میں شفٹ کر دیا

جائے گا پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں

"ڈاکٹر صاحب بہت شکریہ۔۔"

"ملیحہ۔۔۔"

گل بیگم اسکی طرف بڑھی تھی۔

" خ۔۔خالا"

" میری بچی، دیکھو آنکھیں کھولو میں ہوں تمہارے پاس "

ملیحہ کی آنکھوں میں حرکت ہوئی تھی۔

وہ دیوانہ وار اسے چوم رہی تھی، ماتھے پر چوٹ لگی تھی ہونٹ کا کنارہ زخمی تھا، ہاتھوں پر بھی بینڈیج کی گئی تھی۔

زہن کے پردوں پر کچھ لہرایا تھا۔

"ملیحہ اس نے تمہاری ماما کو چاقو سے زخمی کیا تھا"

Shoot him

"یہ سب بربادیوں کی وجہ ہے"

Shoot him

"کیا سوچ رہی ہو ملیحہ اس نے تمہارے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا، یاد کرو جب تم اس سے بھیک مانگ رہی تھی، یہ بھیڑیا ہے اس پر رحم مت کھاؤ"

Shoot him

ملیحہ کے ہاتھ کانپے تھے وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

"میں نے کہا تھا نا تم بزدل ہو، تمہیں اپنے خوف سے لڑنا نہیں آتا"

"پلیز ہادی کیا کہہ رہے ہو تم یہ۔۔"

عالہان نے ہادی کو سائیڈ پر کیا تھا۔

"سچ کہہ رہا ہوں میں یہ بزدل ہے،

کوئی اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا جب تک یہ خود نہیں کرے گی"

"ہادی پلیز وہ پہلے ہی بہت اپ سیٹ ہے۔۔"

عالہان چیخا تھا۔

"مارنا چاہتی ہو نا خود کو تو مارو، لیکن اگر مرنا ہی ہے تو اس شخص کا نام و نشان بھی مٹا دو ملیحہ،

اگر مرنا ہے تو شان سے مرو اس طرح بزدلی سے نہیں،

اس کے سامنے اسکے ماں باپ کو مار دیا اس شخص نے،

اسکا بچپن جوانی سب اسکی وجہ سے خوف میں گزرا،

اور یہ اب بھی اس"

اچانک گولی چلنے کی آواز گونجی تھی گولی سیدھا شہریار کے سینے میں پیوست ہوئی تھی اور پسٹل بھی اس کے ہاتھوں سے نیچے گرا تھا۔

خوف سے اب تک اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھی، شہریار کی سانسیں الجھ رہی تھی، خون ہی خون پھیل گیا تھا۔

ملیحہ نے اپنے سر میں بہت زیادہ درد محسوس کیا تھا۔

"آج تمہارے سارے ڈر سارے خوف ختم ہو گئے"

"ملیحہ تم نے ان سے نجات پالی۔۔۔"

ہادی اس کے قریب آ رہا تھا۔

عالہان بت بنا اسے دیکھ رہا تھا۔

"م۔۔میں نے۔۔ا۔۔سے ما۔۔مار دیا"

" نہیں گڑیا تم نے اپنے والدین کے قاتل کو مارا ہے تم نے ایک لٹیرے کو مارا ہے وہ بھیڑیا تھا انسانی روپ میں چھپا ایک بھیڑیا"

"ہ۔۔ہادی۔۔"

چکراتے سر کو وہ سنبھال نہیں پا رہی تھی، اس سے پہلے وہ نیچے گرتی عالہان اس کے پاس پہنچا تھا۔

"ملیحہ۔۔۔" وہ نازک وجود اس کی باہوں میں جھول گیا تھا۔

بند ہوتی آنکھوں سے اس نے جو آخری چہرہ دیکھا تھا وہ عالہان کا تھا، اسکی تڑپتی آواز، اسکا درد بھرا لہجہ، لیکن اب وہ اسکا چہرہ کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

حال

"کیسا فیل کر رہی ہیں آپ؟"

"بہتر"

"آپ کے شوہر عالہان وہ کہاں ہیں انھوں نے تو پورا ہسپٹل؟"

" وہ میرے شوہر نہیں ہیں اور نا میں انکو جانتی ہوں"

اس کے لہجے میں مظبوطی تھی۔

وہاں پر موجود سارے لوگوں کے سر جھکے تھے،

اس کی بات پر عالہان کے بڑھتے قدم رکے تھے، سانس لینا بہت دشوار ہوا تھا۔

"لیکن مجھے لگا وہ جو رو رہے تھے وہ آپ کے۔۔"

"آپ کو غلط لگا وہ میرے کچھ نہیں لگتے"

ڈاکٹر نے حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھا تھا وہ سب ہی ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔

"اوکے آپ اپنا خیال رکھیں۔۔"

ڈاکٹر دروازے پر عالیہان کو کھڑا دیکھ رکی تھی۔

پتا نہیں کیوں پر اسے اس پر ترس آیا تھا۔

"گھر جانا ہے خالا"

"ابھی نہیں گڑیا تمہیں آج کی رات ادھر ہی رکنا ہو گا۔۔۔"

"پر کیوں میں ٹھیک ہوں اب۔۔"

وہ چڑچڑی ہو رہی تھی۔

" شکر ہے تمہیں ہوش آگیا سچی نہیں تو میں یہاں کی نرسوں کو دیکھ کر بور ہو گیا تھا، قسم سے ایک بھی نرس پیاری نہیں، اور غصب خدا کا جو پیاری ہے اسے سسٹر بلانا پڑتا ہے،

جیجا جی تمہیں اور کوئی پسپٹل نہیں ملا تھا؟"

علی کی چک چک شروع ہو چکی تھی۔

"سالے صاحب آپ جو ابھی لیڈی ڈاکٹر کو گھور رہے تھے وہ سب نے دیکھا ہے"

"ہاں تو جیجے اس میں اعتراض ہی کیا ہے"

"نہیں اعتراض تو کوئی نہیں ہے، پر اخلاق سے گری ہوئی حرکت اگر تم نہیں کرو گے تو کون کرے گا؟"

"ماما دیکھ لیجیے اپنے جوائی کو بجائے اس کے کہ یہ میری سیٹینگ کروائے مجھ پر طنز کر رہا یہ"

"تم باز نہیں آؤ گے نا علی۔"

گل بیگم نے اس گھورا تھا۔

ملیحہ کے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ بکھری تھی۔

وہ شیشے کے پار اسے دیکھ رہا تھا۔

اندر جانے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔

"اگر آپ میری شادی کروادیں گی تو میں اچھا بچہ بن جاؤں گا پرامس۔۔"

"تم اور وہ بھی اچھے بچے جاو منہ دھو کر آؤ"

"جیجے مجھے منہ دھونے کی ضرورت نہیں میں ویسے ہی اتنا پیارا ہوں کیوں ملی

علی آکر اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا۔

" ملی میری بہن ہے اٹھو یہاں سے۔۔۔"

ہادی بھی اسکی دوسری طرف آکر بیٹھا تھا۔

"جی نہیں ملی کا بھائی اتنا خوفناک تو نہیں ہو سکتا"

علی نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔

"تمہاری شکل دیکھ کر مجھے بھی یہ ہی خیال آیا تھا۔۔۔"

وہ دونوں اسے ہنسنے پر مجبور کر رہے تھے۔

"تم دونوں ایک منٹ کے اندر پھوٹو یہاں سے ملیحہ میری بہن ہے"

نینا کی بات پر ملیحہ نے نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔۔

نینا نے اس کا کیا بگاڑا تھا وہ تو بات ہی نہیں کرتی تھی اس سے اور اگر کرتی تھی تو جلی کڑی پر جیسے اس کی خاموشی نے سب کو یہ سمجھنے پر مجبور کیا تھا کہ وہی قاتل ہے، اسی

طرح نینا نے بھی یہ ہی سمجھا تھا، سچ تو یہ تھا کہ اسے کسی سے شکایت نہیں تھی، شکایتیں تھی تو اس شخص سے جو اس کی ذات پر کتنے داغ لگا گیا تھا، وہ چاہ کر بھی اس کے الفاظ، اس کا رویہ نہیں بھول پا رہی تھی۔۔

نینا اس کے قریب آئی تھی وہ زخمی سا مسکرائی تھی۔

"تو ہم اس کے کیا لگتے ہیں؟"

"پھٹے پر لون۔۔"

علی نے ہادی کی بات کا جواب کافی ڈرامائی انداز میں دیا تھا۔

ملیحہ کے لب مسکرائے تھے ساتھ بیٹھی نینا نے اس کے گرد اپنی باہیں پھیلائی تھی۔

ملیحہ کو اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تھی اس نے ایک پل کو نظریں اٹھائی تھیں۔

وہ آنکھوں میں حسرت لئے اسے دیکھ رہا تھا، ایک پل کو ملیحہ کا دل ڈگمگایا تھا پھر اس نے نظروں کا زاویہ ہی بدل دیا تھا۔

ایک چھبن سی ہوئی تھی عالہان کے دل میں۔

لیڈی ڈاکٹر دوبارہ کمرے میں آئی تھی علی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھری تھی۔

"تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے سالے۔۔"

"یہ میری ہی یونیورسٹی میں میری سنیر تھی، دیکھو یہ ڈاکٹر بن گئی"

"اور تم ابھی تک اسی کلاس میں ہو تین سمیسٹر میں لگاتار فیل ہو چکے ہو آفس بھی تم نہیں جاتے، فالتو انسان"

بادی نے صاف لفظوں میں اسکی اصلیت بتائی تھی۔

"جیجے اگر بندے کا منہ اچھا نا ہو تو وہ بات ہی اچھی کر لیتا ہے۔۔"

علی نے دانت پیسے تھے۔

"بالکل سالے میرا منہ اچھا ہے اس لئے دیکھو میں نے بات بھی کتنی اچھی کی ہے۔۔"

ہادی نے دانتوں کی نمائش کی تھی۔

"پلیز آپ شور نہیں کریں اور یہ ہجوم بھی ہٹائے انھیں ہسپٹل میں اس لئے رکھا ہے کہ یہ ریسٹ کرے۔۔"

ڈاکٹر عالیہ کی بات پر وہ خاموش ہوا۔

"میں نے انھیں نیند کا انجیکشن دے دیا ہے کیونکہ انھیں آرام کی ضرورت ہے اور جہاں علی آفریدی موجود ہو وہاں سکون تو ہو نہیں سکتا۔۔"

ڈاکٹر عالیہ کی بات سن کر سب ہنسے تھے۔

"آپ کیسے جانتی ہیں اس شیطان کو"

"میری ماں نے مجھے جدھر بھی کروایا ہے بے عزت ہی کروایا ہے"

"یہ میری ہی یونی میں پڑھتے تھے کافی مشہور تھے،

ویسے اب تک تو یہ فارغ ہو چکے ہوں گے نا؟"

جی ہاں فارغ ہو چکے ہیں مگر دماغ سے"

"نہیں ابھی تو انکے 2 سال اور لگیں گے۔۔"

ہادی نے بتیس سی کی نمائش کی تھی۔

"لیکن بی ایس میں تو چار سال لگتے ہیں نے۔۔"

"ایکچیلی میں اب پی ایچ ڈی کر رہا ہوں اسی لئے۔۔"

اب کی دفعہ علی بولا تھا اور ان سب کی حالت ایسی تھی کہ ابھی ہارٹ اٹیک آ جائے گا۔

"او مجھے لگا اب تک آپ اپنا بزنس سیٹل کر چکے ہوں گے خیر بیسٹ آف لک"

"بس کر دے چلی گئی ہے وہ۔۔"

ہادی نے اس کا منہ پکڑ کر اپنی طرف کیا تھا۔

"دیکھ ہادی اگر تو نے میری سیٹینگ خراب کی نا تو"

"تو کیا کر لے گا تو بتا زرا۔۔"

"بیٹا تیری یونیورسٹی کے سارے کرتوت تیری بیوی کے سامنے رکھوں گا۔۔۔"

"ارے تو تو غصہ ہی کر گیا،

چل کر میرے بھائی۔۔"

ہادی جلدی سے واپس پٹڑی پر آیا تھا۔

" تم دونوں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو؟ "

"وہ میں بتا رہا تھا کہ ڈاکٹر عالیہ کی کلاس فیلو کے ساتھ ہادی"

" ارے بیگم تم چھوڑو اسے ہم لوگ باہر چلتے ہیں۔۔ "

ہادی نے علی کو گھورا تھا۔

"ہاں چلو سو گئی ہے وہ آرام کرنے دو اسکو۔۔ "

کوئی تم سے پوچھے کون ہوں میں؟؟؟

تم کہہ دینا کوئی خاص نہیں اک دوست ہے کچا پکا سا

اک جھوٹ ہے آدھا سچا سا

اک خواب ادھورا پورا سا

اک پھول روکھا سوکھا سا

اک سپنا ہے بن سوچا سا

ایک اپنا ہے اندیکھا سا

اک رشتہ ہے انجانا سا

حقیقت میں افسانہ سا

کچھ پاگل سا کچھ دیوانہ سا

ہے کوئی انجانا سا

جیون کا ایسا ساتھی ہے

جو دور ہو تو کچھ پاس نہیں

کوئی تم سے پوچھے کون ہوں میں

تم کہہ دینا کوئی خاص نہیں

ہسپٹل کے روم میں زیرو لائٹ بلب آن تھا، وہ نازک وجود آنکھیں بند کر کے دنیا جہاں سے بے خبر تھا۔

عالیہان کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

اسے لگا تھا وہ گھر چھوڑ کر کبھی نہیں جائے گی،

اگر جائے گی بھی تو ہادی کے گھر، لیکن اگر اسے پتا ہوتا کہ اسکے ساتھ یہ کچھ ہو سکتا ہے،

تو وہ خواب میں بھی اسے گھر سے نکالنے کا نا سوچتا، ان کچھ گھنٹوں سے وہ جس اذیت سے گزرا تھا وہ لفظوں میں بیان کرنا بہت مشکل تھا۔

" عالہان آفریدی میرے کچھ نہیں لگتے "

اسکا کہا جملہ ابھی تک اس کے آس پاس گونج رہا تھا۔

"دیکھو عالہان آفریدی میں تباہ ہو گئی"

آہستگی سے وہ اس کے قریب آکر بیڈ پر بیٹھا تھا، اس کی آنکھیں بند تھی، عالہان نے بہت احتیاط سے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

"م۔۔مجھے پتا ہے میں نے۔۔ت۔۔ تمہارا بہت دل دکھایا ہے، م۔۔ میں نہیں جانتا میں انکا مداوا کیسے کروں، پ۔۔پر۔۔۔۔۔ تمہاری بے رخی۔۔ یہ بہت اذیت ناک ہے، پ۔۔ پلیز۔۔ اپنے۔۔ع۔۔عالی۔۔ کو ۔۔معاف کر دو جاناں "

عالہان نے تڑپ کر اسے پکارا تھا پر وہ پر سکون نیند سو رہی تھی۔۔

"آنکھیں ک۔۔ک۔۔ کھولو جاناں۔۔"

عالہان نے بہت محبت سے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔

"مجھے جو چاہے سزا دو پر مجھ سے بات کرو۔۔"

اس نے اپنا سر اسکے سر سے ٹکایا تھا۔ آنکھوں میں نمی اُتر رہی تھی۔

"مجھے۔پ۔پتا ہی نہیں چلا کب میر ادل تمہاری محبت میں مبتلا ہو گیا،

میں ہمیشہ سوچتا تھا کہ کیوں تمہیں دکھ دے کر میر ادل بے سکون رہتا ہے، کیوں تمہاری خاموشی میں بہت شور محسوس ہوتا تھا مجھے، تمہارے آنسو میرے دل پر کیوں گرتے تھے، کیوں تمہیں دیکھ کر میر ادل دھڑکتا تھا م۔۔مجھے۔۔م۔۔میرے س۔۔سارے سوالوں ک۔۔کے جواب مل گئے،

میر ادل ہار گیا، عالہان کو تم سے بہت محبت ہے جاناں عالہان آفریدی کو تم سے عشق تھا، ہمیشہ سے۔۔۔"

اظہار محبت کرتے کرتے اس کی پلکوں سے آنسو گرتے ملیحہ کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے۔

"اگر آج تمہیں کچھ ہو جاتا تو عالہان آفریدی کا جینا محال تھا"

"آنکھیں کھولو۔۔جاناں۔۔مجھ۔۔۔س۔۔سے۔۔بات کرو"

"اگر تم اس شہریار کو نامارتی تو اسکی موت میرے ہاتھ تہہ تھی وہ اب اس حالت میں ہے کہ ناجی سکتا ہے نامر سکتا ہے"

وہ اسکے ماتھے پر لگی پٹی کو چھو رہا تھا۔

"کاش یہ لمحے تھم جائیں"

اس کے ہاتھوں کو چھوتا وہ اس میں گم ہو جانا چاہتا تھا نیند سے اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھی کل سے اسنے کچھ نہیں کھایا تھا، سر میں شدید درد تھا، آنکھیں نیند سے بوجھل تھی، وہ بے سکونی میں مبتلا تھا پر اب جیسے ساری پریشانیاں ختم ہو گئی تھی، وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔

پتا نہیں دل کیوں نہیں بھر رہا تھا۔

"س۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا"

پتا نہیں کیوں وہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔

"تم سانسوں میں شامل ہو چکی ہو تمہاری دوری کا خیال بہت جان لیوا ہے"

عالیہان آفریدی کی آواز مدھم ہوتی جا رہی تھی نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں نے آخری چہرہ ملیحہ کا دیکھا تھا۔

رات سنتی رہی میں سناتا رہا

درد کی داستان میں بتاتا رہا

لوگ لوگوں سے چاہت نبھاتے رہے

ایک وہ تھا میرا دل دکھاتا رہا

دھوپ چھاؤں سی اس کی طبیعت رہی

نگاہیں ملاتا چراتا رہا

ایک میں ہی پیاسا میرے دوستوں

لوگ پیتے رہے میں پلاتا رہا

دل کے مہمان خانے میں رونق رہی

کوئی آتا رہا کوئی جاتا رہا

ہم مکتب نے سارے سبق پڑھ لئے

میں تیرا نام لکھتا مٹاتا رہا

****

آج تین دن بعد وہ دوبارہ اسی گھر میں قدم رکھ رہی تھی جہاں قدم قدم پر اس شخص نے اسے زلیل کیا تھا۔ کیسے بھول جاتی وہ اس شخص کی اتنی کڑوی باتیں وہ تو انسانیت کے درجے سے بھی نیچے گر گیا تھا۔

وہ حال کے دروازے سے اندر آئی ہی تھی کہ سامنے ایک دم سے پارٹی بمب اٹھے تھے کسی نے اس پر پھولوں کی بارش کی تھی پھول اس پر مسلسل گر رہے تھے جس کی وجہ سے اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

سامنے ہی وہ سارے اس کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔

"ویلکم ویلکم مائی ڈیئر سسٹر"

علی نے مسکراتے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا جسے وہ مسکرا کر تھامنے ہی والی تھی کہ نینا پھرتی سے ملی کا ہاتھ پکڑ گئی تھی۔

"ویلکم مائی ڈیئر بیسٹ فرینڈ"

"کتنی میسنی ہو تم نینا وہ میری بہن ہے"

"چلو پھوٹو یہاں سے"

نینا نے اسے جھڑکا تھا وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا تھا۔

وہ صبح سے سارا گھر سجا رہا تھا اور اب کریڈٹ سارا نینا لے رہی تھی۔

"قسم سے ہادی میری طرف سے اجازت ہے تمہیں اسے آج ہی رخصت کر کے لے جاؤ"

"تم سے اجازت مانگ کون رہا ہے میری بیوی جب مرضی ہے لے جاؤں گا میں"

"ماما میں گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا اگر اب آپ نے میری شادی نا کی تو"

"بیٹا وہ سامنے راستہ ہے تم جا سکتے ہو"

علی کا منہ پورے کا پورا کھلا تھا جبکہ حال قہقہوں سے گونج اٹھا تھا۔

عالہان تو جیسے وہاں تھا ہی نہیں وہ بس اس دشمن جاناں کو دیکھ رہا تھا جو اسکی دیکھینا بھی پسند نہیں کرتی تھی، دو دن سے ایک بار بھی ملیحہ سے بات نہیں کر پایا تھا وہ ہادی اسے صاف لفظوں میں بتا چکا تھا کہ ملیحہ اب اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔

ملیحہ انکی نوک جھونک پر ہنس رہی تھی اسے اب علی پر ترس آ رہا تھا۔

"آپ لوگ میرے بھائی کو تنگ نہیں کریں پلیز"

"شکر ہے کسی کو تو مجھ غریب پر ترس آیا"

عالہان غور سے اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا وہ لوگ اب کیک کٹ کر رہے تھے نینا کے اشارے پر ملیحہ نے علی کے منہ پر کیک لگایا تھا اور نینا نے بھی کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی اب کیا تھا علی کیک پکڑے ان دونوں کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

ملیحہ کا پاؤں یکدم کارپٹ میں الجھا تھا اس سے پہلے وہ گرتی عالہان اسے تھام چکا تھا۔

وہ آنکھیں مینچی کھڑی تھی اسے پتا تھا اب وہ اسے ڈانٹے گا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے علی تمہیں نہیں پتا اسکی حالت کا؟"

وہ علی پر بھڑک اٹھا تھا جبکہ ملیحہ نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا تھا۔

"بھائی وہ۔۔"

"رکھو اس کیک کو واپس"

وہ اس پر بھڑکا ہی تو تھا۔

علی آرام سے کیک رکھتا وہاں سے کھسک گیا تھا۔

"اور تم نینا چھوٹی بچی ہو تم؟"

"تو کیک کے ساتھ کھیلنے کی کیا تک بنتی ہے؟"

"بھائی وہ"

"میں کھانا لگواتی ہوں ٹیبل پر"

نینا بھی اپنی عزت افزائی پر کھسکی تھی۔

عالیان ابھی تک اس کے دونوں ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔

"تم ٹھیک ہو نا؟"

وہ آنکھوں میں ڈھیر ساری فکر لئے اس سے پوچھ رہا تھا۔

"سب چلے گئے ہیں اب یہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے"

ملیحہ نے بہت آرام سے اپنے ہاتھوں کو اس کے ہاتھوں سے آزاد کروایا تھا۔

وہ اب دوبارہ اس پر اعتبار نہیں کر پائے گی کتنی سفاکی سے اس کا بھروسہ، مان، اعتبار، سب توڑ دیا تھا اس نے۔

وہ ابھی تک اداس نظروں سے سامنے دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ ابھی گئی تھی۔

کیا رہوں بے قرار؟۔۔۔جی بہتر

ہر گھڑی اشکبار؟۔۔جی بہتر

کیا کہا ایک بار پھر سے کروں؟

آپ کا اعتبار۔۔۔جی بہتر

"ماما پلیز مجھ سے بات کریں"

دو دن سے گل بیگم نے اس سے بات نہیں کی تھی اسکی اب بس ہو چکی تھی۔

"ماما میرے سے غلطی ہو گئی پلیز آپ"

"غلطی نہیں تم نے گناہ کیا ہے عالہان، کسی معصوم پر بہتان لگانا کتنا بڑا گناہ ہے کیا یہ مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت ہے؟"

"ماما۔۔۔"

"نہیں ہوں میں تمہاری ماں نا تم میرے بیٹے ہو میں نے اپنے بیٹے کی ایسی تربیت نہیں کی تھی۔۔"

ان کے لہجے میں شکایت تھی وہ سر جھکائے مجرموں کی طرح کھڑا تھا۔

"مجھے لگا تم آفریدی جیسے ہو پر تم تو انکے سائے جیسے بھی نہیں بن پائے"

"پ۔۔پلیز ماما"

"وہ بہت صابر تھے آج تک مجھ سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی انھوں نے، اور تم اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھاتے رہے۔۔"

عالہان کا سر شرمندگی سے مزید جھکا تھا مطلب ملیحہ انھیں سب بتا چکی تھی۔

"تم نے اس کے جذبات سے کھیلا اس سے جھوٹے پیار کا ڈرامہ رچایا تمہیں یہ سب کرتے ہوئے زرا شرم نہیں آئی؟"

"پلیز ماما میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں میرے سے غلطی۔۔۔"

"یہ پیار ہے یا پچھتاوا؟۔۔ لیکن وہ مجھے صاف لفظوں میں بتا چکی ہے وہ اب تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی"

"کیا مطلب۔۔؟"

عالیان الجھا تھا۔

"وہ طلاق چاہتی ہے۔۔"

"ایسا مر کر بھی کبھی نہیں ہو گا۔۔"

اس کی آواز یکدم بلند ہوئی تھی۔

"میں ملیحہ ساتھ اب مزید ناانصافی نہیں ہونے دوں گی"

"تو کیا بیٹے کی کوئی فکر نہیں آپکو؟"

"تمہاری فکر تھی اسی لئے تمہیں بتا دیا آگے جو کرنا ہے تم نے کرنا ہے میرا اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔۔"

گل بیگم اسے چھوڑتی آگے بڑھی تھی اپنے بیٹے کی یہ بکھری حالت دیکھنا ان کے لئے بہت مشکل تھا۔

"تو آپ مجھے معاف نہیں کریں گی؟"

اس کی آواز میں نمی شامل تھی گل بیگم کا دل تڑپا تھا۔

"جب تک ملیحہ تمہیں معاف نہیں کر دیتی میں بھی نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ پیچھے نہیں مڑی تھی بس رکی تھی اور بات کر کے آگے چلی گئی تھی اگر پیچھے دیکھ لیتی تو ممتا کا پلڑا بھاری ہو جاتا اور وہ اس وقت صرف ملیحہ کی بھلائی چاہتی تھی۔

خط کے چھوٹے سے تراشے میں نہیں آئیں گے

غم زیادہ ہے لفافے میں نہیں آئیں گے

ہم نا مجنوں نا فرہاد کے کچھ لگتے ہیں

ہم کسی دشت کے تماشے میں نہیں آئیں گے

مختصر وقت میں یہ بات ہو نہیں سکتی

درد اتنے ہیں خلاصے میں نہیں آئیں گے

اس کی کچھ خیر خبر ہو تو بتاؤ یارو

ہم کسی اور دلاسے میں نہیں آئیں گے

جس طرح آپ نے بیمار سے رخصت لی ہے

صاف لگتا ہے جنازے میں نہیں آئیں گے

"رات بہت ہو گئی ہے چلو سب اب آرام کرو"

"ہاں مجھے بھی بہت نیند آ رہی ہے"

"نیند کا تو بہانہ ہے اندر جا کر بہنوئی سے بات کرنے ہے تم نے"

علی اکتا کر بولا تھا۔

"تم کیوں جل ککڑے بن رہے ہو اب تمہیں ڈاکٹر عالیہ منہ نہیں لگاتی تو اس میں میرا کیا قصور کیوں ملیحہ"

"ہاں بالکل ویسے وہ تھی بہت پیاری"

ملیحہ نے تعریف کی تھی۔

"ہائے پیاری تو وہ سچ میں بہت ہے مجھے تو پہلی ہی نظر میں اس سے پیار ہو گیا"

"سچ میں آپکو پیار ہو گیا ان سے ؟"

"ارے ملی ڈرامے کر رہا ایسا پیار اسے یونیورسٹی کی ہر پیاری لڑکی دیکھ کر ہو جاتا ہے"

"نہیں نینا اس دفعہ مجھے اس سے سچا پیار ہوا ہے، میں آنکھیں بند کرتا ہوں تو اس کی کاجل سے لبریز آنکھیں میرے سامنے آجاتی ہیں"

"پھر آنکھیں کھول کر تم اپنا چہرہ دیکھتے ہو اور ڈر کر چیختے ہو"

نینا کی بات پر ملیحہ ہنسی تھی جب کے علی سخت بدمزہ ہوا تھا۔

"دیکھ لینا اسے اپنی دولہن بنا کر اس گھر میں لاؤں گا میں۔۔۔"

علی تو جزباتی ہی ہو گیا تھا اور ملیحہ کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔

"ہاں دیکھ لیں گے ابھی تم جا کر اپنا منہ دیکھو شیشے میں پھر بات کرنا"

وہ دونوں لڑتے ڑتے اپنے کمروں میں جا چکیں تھے۔

"ملیحہ تم بھی اپنے روم میں جاؤ بچے آرام کرو"

"تمہارا کمرہ اوپر ہے ملیحہ۔۔"

عالہان کی آواز پر اپنے کمرے کی طرف جاتے اس کے قدم رکے تھے۔

گل بیگم وہاں سے چلی گئی تھی یہ اب ان دونوں کا ہی معاملہ تھا حل بھی انھیں ہی کرنا تھا۔

ملیحہ نے اسکی بات کا جواب نہیں دیا تھا اور قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائیں تھے جہاں وہ شروع سے رہتی تھی

۔

"ملی اپنے روم میں چلو"

عالہان اسکے پیچھے کمرے میں آیا تھا۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔"

وہ جیسے بھری بیٹھی تھی۔

"ٹھیک ہے پر تم روم میں چلو"

"میرا یہی کمرہ ہے اور میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی"

"پلیز ملیحہ مجھے تنگ نہیں کرو۔۔"

وہ اب تھک چکا تھا۔

"یہاں پر کوئی نہیں ہے تو پھر یہ ڈرامہ کیوں کر رہیں ہیں آپ؟"

"میں کوئی۔۔"

"آپ کو اب یہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے خالا کو بول دیا ہے کہ مجھے آپ سے طلاق۔۔"

"ملیحہ۔۔۔"

عالیان دھاڑا تھا۔

"چینخنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے میں وہ ملیحہ نہیں ہوں جو آپ سے ڈرتی گھبراتی سب برداشت کرتی رہتی تھی"

ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔

"ملی میری بات۔۔"

وہ اس کے قریب آیا تھا۔

"میں نے کہانا مجھے آپ سے کوئی رشتہ ہی نہیں رکھنا تو میں کیوں سنوں آپکی بات؟"

وہ آج پہلی دفعہ اس سے اونچی آواز میں بات کر رہی تھی۔

"میں مر کر بھی تمہیں اس رشتے سے آزاد نہیں کروں گا ملیحہ عالہان آفریدی"

اسکے لہجے میں سختی تھی، ملیحہ کو خوف آیا تھا پر اب وہ مزید اس سے ڈر کر زندگی نہیں گزار سکتی تھی۔

"تو ٹھیک ہے میں مر جاتی ہوں پھر۔۔"

"ملیحہ میرے صبر کا امتحان مت لو۔۔"

وہ یکدم اسے چھوڑتا دھاڑا تھا۔

"کیوں کیا ابھی کوئی اور الزام رہتا ہے جو مجھ پر لگانا چاہتے ہیں آپ۔۔"

وہ اس سے دور ہوتی بولی تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے ملیحہ میری بات۔۔"

"کیا ابھی تک آپکا بدلا پورا نہیں ہوا؟"

آنسو اسکی پلکوں سے ٹوٹ کر نیچے گر رہے تھے عالہان تڑپا تھا۔

"ملیحہ۔۔"

"اگر آپ کے بدلے کی آگ اب تک ٹھنڈی نہیں ہوئی تو لے لیجئے بدلہ، آپ کے سامنے ہوں میں۔۔"

"ملیحہ مجھے سمجھنے کی کوشش کرو۔۔"

عالہان آگے بڑھا تھا۔

"لگائے الزام بول دیجئے کہ اب میرا چکر آپ کے بھائی علی ساتھ۔۔"

"پلیز ملیحہ کچھ مت بولو خدارا"

وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا اس کی یہ باتیں وہ ان باتوں سے خود کو مزید ہرٹ کر رہی تھی اور اسے سے زیادہ عالہان کو۔

"کیوں چھبن ہو رہی ہے کیا؟"

وہ طنزیہ ہنسی تھی۔

"میں تو آپکی نظروں سے گر گئی تھی نا تو پھر کیوں آئے ہیں یہاں آزاد کر دیجئے نا آخر میں ایک بد کردار۔۔۔"

"میں چلا جاتا ہوں یہاں سے پر پلیز آج کے بعد خود کے لئے ایسے الفاظ استعمال مت کرنا"

الفاظ کے جھوٹے بندھن میں

آغاز کے گہرے پردوں میں

ستمگر از قلم سائلہ رباب

ہر شخص محبت کرتا ہے

حالانکہ محبت کچھ بھی نہیں

سب جھوٹے رشتے ناتے ہیں

سب دل رکھنے کی باتیں ہیں

کب کون کسی کا ہوتا ہے

سب اصلی روپ چھپاتے ہیں

احساس سے خالی لوگ یہاں

لفظوں کے تیر چلاتے ہیں

اک بار نظر میں آ کر وہ

پھر ساری عمر رلاتے ہیں

خلوص و محبت، مہر و وفا

سب رسمی رسمی باتیں ہیں

ہر شخص خودی کی مستی میں

بس اپنی خاطر جیتا ہے

"میں اب آپ کا کبھی اعتبار نہیں کروں گی عالہان کبھی نہیں۔۔"

آنسو بہت خاموشی سے آنکھوں سے گرتے جا رہے تھے وہ بے سدھ ہو کر بستر پر گری تھی۔

"میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا پر تم ریت کی طرح میرے ہاتھوں سے پھسلتی جا رہی ہو۔۔"

عالہان نے سیگریٹ سلگایا تھا آج کی رات پھر بھاری تھی۔

"آپ نے مجھے میری نظروں سے بھی گرا دیا عالی۔۔"

"کاش میں اپنے الفاظ واپس لے سکتا کاش۔۔"

"میں نے جس الزام سے بچنے کے لئے اپنا سب کچھ وار دیا وہ آپ نے کتنی آسانی سے۔۔"

وہ رونا نہیں چاہتی تھی پر آنسو رک نہیں رہے تھے۔

"کاش میں اپنے گناہوں کا مداوا کر سکتا۔۔"

"آپ سے بے رخی برتنا بہت مشکل ہے"

"تمہاری بے رخی بہت اذیت دیتی ہے جاناں، میں ایسا کیا کروں کے سب ٹھیک ہو جائے۔۔"

"اب کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔"

نیند سے آنکھیں بھاری ہو رہی تھی شاید میڈیسنز کا اثر تھا لیکن دوسری طرف وہ سیگریٹ پر سیگریٹ سلگا رہا تھا لیکن سکون کہیں نہیں تھا اسے اپنے ہی کمرے سے وحشت ہو رہی تھی۔

کچھ خود بھی تھے افسردہ سے

کچھ تم بھی ہم سے روٹھ گئے

کچھ خود بھی زخموں کے عادی تھے

کچھ شیشے ہاتھ سے چھوٹ گئے

کچھ خود بھی تھے حساس بہت

کچھ اپنے مقدر روٹھ گئے

کچھ تم کو سچ سے نفرت تھی

کچھ ہم سے بولے نا جھوٹ گئے

کچھ لوگوں نے اکسایا تمہیں

کچھ اپنے مقدر پھوٹ گئے

کچھ خود بھی اتنے محتاط نہ تھے

کچھ لوگ بھی ہم کو لوٹ گئے

عالہان اپنے دفتر میں بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا جب انٹر کام سے کال آئی تھی۔

"سر ہادی مرزا آئیں ہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔"

"بھیج دو۔۔"

عالہان نے فائک کو ایک طرف رکھا تھا۔

"آج خیر ہے ہادی مرزا اجازت طلب کر کے آئے ہیں اندر۔۔"

عالہان گرمجوشی سے اسے ملا تھا۔

"ہاں میں نے کہا کبھی کبھی تمیز کا بھی مظاہرہ کر لینا چاہیے۔۔"

"ویسے تم پر تمیز سوٹ نہیں کرتی۔۔"

عالہان نے اپنی سیٹ سنبھالی تھی۔

"ملی۔۔ کیا ہم کچھ بات کر سکتے ہیں۔۔"

"ہاں علی بھائی پلیز۔۔"

"ادھر نہیں لان میں چلتے ہیں آج نینا چائے بنا رہی ہے"

"اللہ خیر"

ملیحہ بے ساختہ ہنسی تھی۔

"تو نے بات کی اس سے؟"

"کس سے بات کرنی تھی مجھے؟"

عالہان انجان بنا تھا۔

"عالی۔۔۔"

"وہ میری کوئی بات سننے کو تیار نہیں"

"تو سمجھا اسے وہ سمجھ جائے گی"

ہادی اپنے دوست کی یہ حالت نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

"بھائی کو سمجھو ملی وہ"

"مجھے انکی کوئی بات نہیں سمجھنی علی بھائی۔۔"

"وہ بہت غصے میں ہے میرے میں ہمت نہیں ہے اسکا سامنے کرنے کی"

عالیہان نے بے بسی سے سر ہاتھوں میں لیا تھا۔

"انھوں نے میرے بارے میں جو کچھ بولا ہے وہ میں کبھی نہیں بھول سکتی۔۔"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی رو پڑی تھی۔

"لیکن ایسے تو نہیں چلے گا نا یار عالی"

"میں بہت شرمندہ ہوں یار"

ہادی نے دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں نمی تھی۔

"انکی شرمندگی میرے کردار پر لگے وہ داغ نہیں مٹا سکتی جو انکے مرہون منت ہیں"

علی کے پاس الفاظ نہیں بچے تھے ایک طرف ملی تھی دوسری طرف عالہان۔

"غلطی تو تجھ سے ہوئی ہے، یقیں کرو مجھے خود تم پر بہت غصہ ہے لیکن میں چاہ کر بھی تجھے اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا"

"تو بھی چلا جا میں اسی قابل ہوں، میں نے غصے میں آکر یہ بھی نہیں دیکھا کہ جس پر میں الزام لگا رہا ہوں وہ میری بیوی۔۔"

"پلیز عالہان خود کو ازیت دینے سے کیا ہو گا؟"

"سر میں آجاؤں؟"

"ہاں آجاؤ"

عالہان نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا تھا۔

"گرما گرم چائے۔۔۔"

"یہ کیا ملی رو رہی ہے؟"

"ہاں۔۔ میں نے اسے بتایا کہ تم چائے بنا رہی ہو"

"پھر؟"

نینا نے چائے کپ میں ڈالتے ہوئے نا سمجھیں سے پوچھا تھا۔

"پھر کیا یہ رونے لگ پڑی نہیں میں اتنی جلدی مرنا نہیں چاہتی۔۔"

علی میں پھر کسی لڑکی کی روح آچکی تھی پھر کیا تھا پورے لان میں نینا جوتا لے کر علی کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور ملیحہ انھیں دیکھ کر ہنس رہی تھی۔

"تم نے جو کرنا تھا کر لیا اب تمہیں پہلے والا عالیہان بننا ہو گا"

"کیا مطلب؟"

"مطلب تمہیں میں سمجھاتا ہوں"

ہادی کا لہجہ پر اسرار تھا۔

****

"جاناں اٹھ بھی جاؤ اب کتنا سونا ہے تم نے؟"

"یار دیکھو تین بجے تم سوئی تھی اب آٹھ بج رہے ہیں اٹھ جاؤنا"

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر تا بہت پیار سے بولا تھا

"اٹھ جاؤ نہیں تو مجھے ں ا کہنا میں نے یہ کیوں کیا؟"

کسی کی آواز بہت قریب سے آئی تھی۔

"او کے لاسٹ وارنگ"

کسی کی سانسوں کی تپش اسے اپنے قریب محسوس ہوئی تھی اس نے پٹ آنکھیں کھولی تھی۔

"آپ؟"

اس سے پہلے وہ چینختی عالہان نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

"ایسے چینخوں گی تو سب سمجھے گے کہ میں؟"

بہت آرام سے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھا کر تا وہ بات ادھوری چھوڑ گیا تھا۔

ایک سیکینڈ میں ملیحہ کا چہرہ سرخ ہوا تھا غصہ اسکی آنکھوں میں چھلکا تھا پر اس شخص کی قربت میں وہ کب کچھ بول پائی تھی آج بھی لب بولنے س انکاری تھی۔

وہ اس سے دور ہوتا جا کر صوفے پر بیٹھا تھا۔

"آپ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں؟"

اپنے اوپر شاک اوڑھتی وہ اتنے زور سے چیخی تھی کہ عالہان نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

"آہستہ لڑکی میرے کان سلامت ہیں۔۔"

"آپ جائیں یہاں سے"

"جاناں جلدی آجاؤ کھانا ٹھنڈا ہو رہا"

وہ بالکل ریلکس سا صوفے پر بیٹھا اور بلا رہا تھا جیسے اس کی کوئی بات سنی ہی نا ہو۔

"آپ میرے کمرے سے جا رہے ہیں یا نہیں۔۔"

وہ اب اس کے قریب آئی تھی غصے سے آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔

"جاناں جلدی بیٹھو بہت بھوک لگ رہی مجھے"

عالہان نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرنے کی ہر حد ختم کی تھی۔

"ایسے گھٹیا ناموں سے مجھے بلانا بند کیجئے اور جائیں یہاں سے"

وہ جتنا اس پر چیخ رہی تھی وہ اتنا ہی ریلکس انداز میں اس سے بات کر رہا تھا۔

"تو تم بتا دو کہ کس نام سے پکاروں تمہیں سویٹ ہارٹ، ڈارلنگ، اور جانم کیسا رہے گا۔۔"

عالہان نے کہتے ہوئے ایک آنکھ دبائی تھی۔

ملیحہ کی آنکھیں پوری ہی کھلی تھی اسکی بکواس کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

"یہ ڈرامہ کر کے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔۔"

"یہی کہ میں ایک بہت اچھا شوہر ہوں لیکن تم بہت بری بیوی ہو۔۔۔"

"ہاں بری ہوں میں میرا آپکے کزن کے ساتھ افیئر چل رہا ہے جو آپکی بہن کا شوہر"

"ملیحہ پلیز کھانا لے کر آیا ہوں وہ کھاؤ تم"

"کیوں کیا ہوا؟ ارے میں ہوں ملیحہ جس کو اپنی بیوی کہتے ہوئے آپکو شرم آتی ہے۔۔"

عالہان کا سر جھکا تھا بولنے کے لئے کچھ بچا ہی نہیں تھا جیسے۔

"بھول گئے آپ میں آپکو یاد دلا دیتی ہوں، میں ملیحہ ملک ہوں میرا خون ہی گندہ ہے ارے میری ماں بھی ایسی ہی تھی جیسے انھوں نے۔۔"

آنسوؤں کا گولہ گلے میں اٹکا تھا۔

"یہ ساری باتیں کر کے تم خود کو اور مجھے صرف ازیت دے رہی ہو ملی"

"ازیت۔۔اس کا مطلب بھی پتا ہے آپکو عالہان آفریدی۔۔"

"ازیت تو تب ہوتی ں اجب میں آپکی بہن کو اسکے شوہر کے سامنے بد کردار۔۔۔"

"ملیحہ۔۔"

عالہان چیخا تھا یہ سب اس کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

"میں معافی مانگ تو رہا ہوں تم سے اور بتاؤ ایسا کیا کروں کہ تم راضی ہو جاؤ مجھ سے۔۔"

وہ تھک گیا تھا اب، اس نے ملیحہ کے دونوں ہاتھ تھامے تھے۔

بس نفرت کرنا ہی آسان ہوتا ہے کسی کی نفرت برداشت کرنا بہت مشکل اور ازیت ناک ہوتا ہے۔

"مجھے طلاق دے دیں"

وہ آج اس کی طرح پتھر دل بن رہی تھی۔

"یہ کبھی نہیں ہو گا"

اس کے ہاتھ چھوڑتا وہ اسکے بیڈ پر جا کر لیٹا تھا۔

اس شخص کے سامنے آنے سے جیسے سارے زخم تازہ ہو جاتے تھے وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی اگر اس دفعہ یہ ایک ڈرامہ ہوا تو اس کے مان ہی نہیں وہ بھی ٹوٹ جائے گے اب کچھ سہنے کی ہمت نہیں تھی وہ چاہ کر بھی اسکی باتوں کو نہیں بھول پا رہی تھی اسکی کہی ایک ایک بات جیسے دل پر نقش ہو گئی تھی۔

"آپ میرے بیڈ پر کیوں سو رہے ہیں جائیں اپنے کمرے میں۔۔"

اس کی ڈھٹائی پر تو است حول ہی اٹھ رہے تھے۔

لیکن وہ پر سکون سا خود پر بلینکیٹ لیتا آنکھیں بند کر گیا تھا۔

"میری بات سن رہے ہیں آپ؟"

عالہان نے اب منہ پر کشن رکھا تھا تا کہ اسکی آواز نا آئے۔

ملیحہ کا دل کر رہا تھا اسکا گلہ دبا دے۔

"میں آپکے ان ڈراموں میں اب نہیں آنے والی اسلئے شرافت سے نکل جائیں یہاں سے"

"اس وقت نا مجھے بہت نیند آئی ہوئی ہے بھوک تو ویسے ہی مر گئی میری تم کھانا کھاؤ اور آ کر سو جاؤ۔۔۔"

اس نے چہرے سے کشن ہٹایا تھا اور واپس آنکھیں بند کر گیا تھا۔

"ٹھیک ہے تو پھر میں ہی باہر چلی جاتی ہوں"

"شوق سے جاؤ"

عالیہان کچھ اکتا کر بولا تھا۔

ملیحہ نے زور سے پیر پٹکے تھے اور دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

ایک

دو

تین

"یہ دروازہ کیوں نہیں کھل رہا؟"

اسکی چیخ پر وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا تھا۔

"دروازے سے پوچھو کیوں نہیں کھل رہا؟"

وہ معصوم بنا تھا۔

ملیحہ نے ایک غصے بھری نظر اس پر ڈال کر دوبارہ دروازہ کھولنے کی کوشش کی تھی پر وہ تو تھا ہی لاک کیسے کھلتا؟

"میں سب جانتی ہوں یہ آپ نے کیا ہے کھولیے اسے"

"اگر جانتی ہو تو کیوں ضد کر رہی ہو آ کر سو جاؤ۔۔"

"میں آپکے ساتھ ایک سیکینڈ بھی نہیں رہ سکتی کیا اتنی سی بات آپ کو سمجھ نہیں آ رہی"

وہ اپنی زندگی میں شاید پہلی دفعہ اتنا غصہ کر رہی تھی۔

"جانم اتنا غصہ کرنا صحت کے لئے اچھا نہیں ہے"

ملیحہ نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"میرا مطلب آرام سے ڈانٹ لو مجھے تم"

"یہ بدتمیزی ہے۔۔"

وہ اب تنگ آ چکی تھی اس سے۔

"جان من بدتمیزی میں لے ابھی کی ہی کہاں ہے؟"

عالیہان نے شرارت سے ایک آنکھ دبائی تھی۔

"مجھے چابی چاہیے اسکی، دیں مجھے اور خود اسی کمرے میں رہیں جب تک آپکا دل کرے پر میں یہاں نہیں رہنے والی۔۔"

"چابی کہاں ہے یار۔۔۔؟"

عالہان کی ایکٹنگ کو وہ خوب سمجھ رہی تھی۔

"ارے یہ مل گئی کشن کے نیچے پڑی ہوئی تھی۔

ملیحہ چابی لینے اسکی طرف بڑھی تھی لیکن وہ اس سے پہلے ہی چابی کو پینٹ کی پاکٹ میں ڈال چکا تھا۔

"آجاؤ نکال کر لے جاؤ"

ملیحہ چابی لینے اسکی طرف بڑھی تھی لیکن وہ اس سے پہلے ہی چابی کو پاکٹ میں ڈال چکا تھا"

"آجاؤ نکال کر لے جاؤ"

صاف چیلینج تھا اسکے لہجے میں۔

عجیب ہی شوخی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا وہ کبھی اس کے قریب نہیں آئے گی۔

"آپ ایک انتہائی اعلی درجے کے بدتمیز بے شرم اور ڈھیٹ انسان ہیں۔۔۔"

"یہ تو آپکی کرم نوازش ہے جاناں ورنہ ہم اس تعریف کے لائق کہاں۔۔۔۔"

تنگ آکر اس نے ساری لائٹس آف کی تھی اور جا کر صوفے پر بیٹھی تھی کمرے میں خاموشی بڑھنے لگی تھی۔

"مت کرو ایسا جاناں ایک بار میرا یقین کر لو۔۔"

اس نے اندھیرے میں اسکا عکس ڈھونڈا تھا۔

اس کا سر پھٹ رہا تھا وہ کیوں نہیں سمجھ رہا تھا یہ سب کر کے وہ مزید اسے خود سے دور کر رہا ہے۔

"میں آپ پر کبھی یقین نہیں کروں گی، یقین شیشے کے گلاس کی مانند ہوتا ہے جو ایک بار ٹوٹ جائے تو واپس جڑتا نہیں ہے"

اس کا یقین بھی ٹوٹ گیا تھا، کسی کی باتوں میں آکر وہ اس پر کتنے گھٹیا الزام لگا گیا،

آنسو بہہ رہے تھے وہ صوفے پر لیٹی تھی بازو سر پر رکھا تھا۔

"ملیحہ۔۔"

"میں جانتا ہوں میری غلطی ہے پر تمہارا یہ رویہ برداشت نہیں ہو رہا"

وہ بیڈ پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔

"میں آپکو کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی نہیں"

"میں تمہیں ہر صورت میں منا کر رہوں گا"

وہ خود سے عہد کر رہا تھا۔

صبح کے 8 بجے اسکی آنکھ کھلی تھی۔

خود کو بیڈ پر پا کہ وہ حیران نہیں ہوئی تھی وہ جانتی تھی یہ اسکی ہی حرکت ہے۔

وہ حسب معمول بیڈ سے اترتی واش روم کی جانب بڑھی تھی لیکن سامنے صوفے پر عالہان کو آڑا ترچھا لیٹا دیکھ کر کل کی رات یاد آئی تھی۔

بغیر بلینکٹ کے وہ سردی میں ایسے ہی سو رہا تھا،

آدھی ٹانگیں صوفے سے باہر تھی،

ایک پل کو اس کے دل میں درد اٹھا تھا، لیکن خود پر ضبط کرتے وہ واش روم میں گھسی تھی گرم پانی سے شاور لینے سے دماغ فریش ہوا تھا کوئی دس منٹ بعد وہ باہر نکلی تھی لمبے بال کمر پر بکھرے پڑے تھے وہ ابھی تک ایسے ہی سو رہا تھا۔

اتنی دیر تو وہ کبھی نہیں سویا تھا سنڈے کو بھی جلدی اٹھ جاتا تھا اسے فکر لاحق ہوئی تھی، پر پھر سے اسے اگنور کرتے اس نے برش اٹھایا تھا کنگی کرنے کے بعد ہیئر برش پٹکا تھا پر اسے کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ شو پیس اٹھا کر زور سے واپس رکھ رہی تھی تا کہ وہ شور سے اٹھ جائے پھر بھی وہ سو رہا تھا۔

اس نے کمرے کی ساری سیٹینگ چینج کر دی تھی،

کبھی بیڈ کو جھاڑ رہی تھی تو کبھی ڈریسنگ کو 9 بجنے والے تھے باہر گھر والے کیا سوچ رہے ہوں گے کہ میں ابھی تک باہر کیوں نہیں آئی؟

دروازہ بھی لاک تھا اور چابی موصوف کی جیب میں تھی۔

تنگ آ کر اس نے اپنے قدم صوفے کی طرف بڑھائے تھے۔

وہ بالکل اس کے قریب آ کر رکی۔۔

"کیا پتا کشن کے نیچے رکھ دی ہو۔۔"

اس نے کانپتے ہاتھ عالیان کے سر کے نیچے رکھے کشن کی طرف بڑھائے تھے۔

اتنی سی کوشش میں ماتھے پر پسینہ آ گیا تھا۔

"اگر وہ اٹھ گئے تو؟"

اپنا ہاتھ کشن کے تھوڑا آگے لے جانے سے وہ اس پر تھوڑا جھکی تھی اسے پتا نہیں چلا تھا پر اس کے نم بال عالیہان کے چہرے پر بکھر رہے تھے۔۔

کشن کے نیچے ہی چابی تھی وہ آرام سے چابی نکال کر پیچھے ہونے لگی تھی۔

"جاناں"

نیند کے خمار میں ڈوبی آواز سن کر ملیحہ کا دل کانپا تھا۔

"پلیز۔۔مجھے معاف کر دو۔۔"

وہ شاید نیند میں تھا۔

ملیحہ نے بے اختیار اسے دیکھا تھا وہ اسے خواب سمجھ رہا تھا۔

وہ آنکھیں نہیں کھولنا چاہتا تھا اگر یہ خواب ہوا تو؟

آواز بہت قریب سے آرہی تھی نیند سے بھری آنکھوں کو اس نے بمشکل تھوڑا سا کھولا تھا۔

یہ واقعے خواب تھا۔۔لبوں پر بہت مدھم سی مسکراہٹ بکھری تھی۔

" تمہاری یہ۔۔۔یہ۔۔ آنکھیں۔۔مجھے سونے نہیں دیتی جاناں "

وہ نیند سے ڈوبی آواز میں آنکھوں کو بمشکل کھولتا بولا رہا تھا۔

"پ۔۔پ۔۔پلیز۔۔"

ملیحہ نے زور سے اپنے ناخن اس کی گردن میں گاڑے تھے وہ دونوں لڑکھڑا کر دھرام صوفے سے نیچے گرے تھے صد شکر کہ نیچے نرم قالین تھی نہیں تو ابھی تک ملیحہ کا سر پھٹ چکا ہوتا۔۔

جتنی بے دردی سے اس نے ناخن مارے تھے عالہان کی ساری نیند اڑ چکی تھی "پیچھے ہٹیئے۔۔۔ "

وہ دونوں ہاتھوں سے اسے پیچھے کرتی غصے سے چیخی تھی اب اتنا وزن برداشت کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

"تمہیں شرم نہیں آتی کیا؟ "

"یہ بات مجھے کہنی چاہیے اس سے دور ہوتی وہ کھڑی ہوئی تھی۔

"یہ ایسے ناخن کون مارتا ہے؟"

"شکر کرے ناخن مارے ہیں دل تو کر رہا تھا گردن دبا دوں؟"

"میں۔۔۔"

عالہان تو اسکی زبان کے جوہر دیکھ کر حیران تھا۔

کہاں وہ ڈر پھوک سی ملیحہ جو اس کی زرا سی اونچی آواز پر ڈر جاتی تھی اور اب۔۔

"تو کس نے کہا تھا صبح صبح اتنے قریب آنے کو۔۔؟"

عالہان کی بات پر اس نے پہلو بدلا تھا

"اب تم خود سراپا قیامت بن کر سامنے آؤ گی تو میں تو"

عالہان کا اشارہ اس کے نم بالوں کی طرف تھا دوبٹہ بھی نیچے گر چکا تھا۔۔

"آپ کو زرا شرم حیاء نہیں ہے کسی لڑکی سے بات کرنے کی"

"اب بیوی سے کیسی شرم؟"

"ویسے سچ سچ بتاؤ میرے اتنے قریب کیوں آئی تم؟"

عالہان کی بات پر وہ سر سے لے کر پیروں تک سرخ پڑی،

وہ بالکل اس کے قریب آ کر رکا تھا۔

"یہ اتنا بلش کیوں کر رہی ہو ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔

وہ تو اسکی بے شرمی دیکھ کر حیران تھی۔

اس سے پہلے وہ کوئی اور بکواس کرتا وہ چابی لیتی وہاں سے واک آوٹ کر گئی تھی جبکہ اپنے پیچھے عالہان کا قہقہ اسے ضرور سنائی دیا تھا۔

Δ_____Δ_____Δ

"مجھے نہیں پتا مجھے شادی کرنی ہے ماما"

"بیٹا جاؤ جا کر کر لو اگر کسی نے تمہیں اپنی بیٹی دے دی تو"

گل بیگم کی بات پر جہاں وہ سب ہنسے تھے وہی علی نے منہ بنایا۔

"ماما آپ یہ اچھا نہیں کر رہی یہ چھپکلی مجھ سے چھوٹی ہے اس کا تو نکاح کر دیا"

"نکاح ہی کیا ہے رخصتی تو نہیں ہوئی نا"

"دیکھیے ماما کتنی جلدی اسے رخصتی کی"

علی نے دہائی دی۔

"بیٹا شادی کرنے کے لئے پہلے کچھ کمانا پڑتا ہے کل کو کوئی رشتہ دیکھنے آجائے تو میں کیا بتاؤں گی کہ میرا بیٹا 6 سال سے بی ایس کر رہا ہے"

"ماما یہ میری محنت کا نتیجہ ہے"

"محنت کی بات تم نا ہی کرو کریلے اگر یونیورسٹی میں لڑکیاں تاڑنے کے علاوہ کوئی کام کیا ہوتا تو آج یہ نوبت نا آتی ۔۔"

"تم کیوں جلتی پر تیل چھڑک رہی ہو میں ماما سے بات کر رہا ہوں تم سے نہیں"

علی نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا۔

"تو میں بھی اپنی ماما سے ہی بات کر رہی ہوں، سمجھے تم"

"لیکن پہلے میں بات کر رہا تھا"

"تم ابھی آئے ہو میں آدھے گھنٹے سے ماما کے پاس بیٹھی ہوں"

نینا بھی کرسی سے اٹھی تھی۔

"تم چاہتی ہی نہیں ہو میری شادی ہو لیکن دیکھنا وہ ڈاکٹر عالیہ اس ہی سے شادی کروں گا میں۔۔۔۔"

علی کی بات پر اب نینا اور گل بیگم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"اوو میرا پیارا بھائی تم بھی کیسے کیسے خواب دیکھتے ہو؟"

نینا نے پیار سے اسکے گال کھینچے تھے۔ علی نے گھور کر گل بیگم کو دیکھا تھا جو اب ہنسی ضبط کر رہی تھی۔

"ہنس لیں آپ، آج مجھے یقین آ گیا ہے مجھے کسی یتیم کھانے سے ہی لیا تھا آپ نے۔۔"

علی تو جذباتی ہی ہو گیا تھا۔

"اگر یتیم کھانے سے ہی لینا ہوتا تو ہم کوئی اچھا پیس نا لے لیتے۔۔"

نینا کی زبان کہاں چپ رہ سکتی تھی۔

"تم میری بہن ہی نہیں ہو میری بہن ملی ہے، ملیحہ ادھر آؤ جلدی"

علی کو اب ملیحہ نظر آ گئی تھی اس لئے جلدی سے اسکی طرف ہوا۔

"کیا ہوا علی بھائی؟"

وہ ازلی معصومیت سے بولی تھی۔

"مجھے شادی کرنی ہے؟"

"لیکن آپ سے شادی کون کرے گا؟"

ملحیہ نے نارمل بات کی تھی پر پیچھے سے آتے عالہان کے قہقے نے لان میں جلترنگ بکھیرے تھے، گل بیگم اور نینا بھی ہنستے ہنستے بے حال ہوئی تھی آج علی کی قسمت ہی خراب چل رہی تھی۔

"میرا مطلب تھا کہ کس سے شادی کریں گے آپ؟"

علی کا آف موڈ دیکھتے اس نے اپنی بات کو درست کیا

"ڈاکٹر عالیہ سے۔۔"

"ملی بیٹھو تم چھوڑو اسے"

گل بیگم کی بات سنتے اس نے ایک نظر عالہان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا صبح سے،

وہ اس کے ارد گرد پایا جا رہا تھا ملیحہ کی برداشت کی حد ختم ہو رہی تھی۔

"کھڑی کیوں ہوں بیٹھو نا"

"ج۔۔جی بیٹھ رہی"

"اسلام و علیکم؟"

"لو جی دواڈی ہی کٹر سی؟"

"شرم کرو سالے اس گھر کا اکلوتا جوائی ہوں میں۔۔"

ہادی نے علی کی کمر میں ایک تھپر جڑا تھا اور عالہان کے گلے ملا تھا۔۔

ملیحہ کو تھوڑی سی حیرانگی ہوئی تھی کہاں وہ اس سے بات کرنے کا روادار نہیں تھا اور اب گلے ملا جا رہا تھا۔

"یہ پاکستان اور انڈیا کی دوستی کب ہوئی"

"جی نہیں ہماری دوستی تو پاکستان اور چائنہ کی طرح ہے"

ہادی کافی گرمجوشی سے سب کو مل رہا تھا۔

اس کے سامنے آتے ہی جیسے ملی کو وہ ساری تصویریں عالہان کے لگائے الزام، شہریار کی باتیں ایک ایک کر کے سب یاد آیا تھا۔

"کیسی ہو گڑیا؟"

"ملی یار تم سے بات کر رہا ہوں کیسی ہو؟"

اسے جواب نا دیتے دیکھ ہادی پھر سے بولا

"ٹھیک۔۔"

ایک لفظی جواب دیتے وہ وہاں سے واک آوٹ کر گئی تھی، اور وہ لان جہاں کچھ دیر پہلے قہقہے گونج رہے تھے اب وہاں

وہ سب ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔۔

عالیہان کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

وہ جنتی کوششیں کر رہا تھا سب ناکام ہی جا رہی تھی۔۔

تو خود بتا کیا تیرا مسکرانا بنتا ہے؟

میں رو رہا ہوں تیرا چپ کرانا بنتا ہے

انگلیاں پھیر کر بھی جب مسئلے کا حل نا نکلے

ایسے حالات میں سر دبانا تو بنتا ہے

تم جو کہتے ہو ہر بے وفا پہ لعنت ہو

ایسے تو پھر آپکا بھی منہ چھپانا بنتا ہے

Δ_____Δ_____Δ

"پلیز ملیحہ ایک دفعہ اسے معاف کر دو میرے لئے ہی سہی۔۔"

ہادی اس کے سامنے بیٹھا کب سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔

جنوری کی ٹھنڈی رات وہ اپنے گرد شال لپیٹے بالکنی میں جھولے پر بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔

"ایک وقت آتا ہے جب انسان کو سب سے نفرت ہو جاتی ہے وہ سب سے دور چلا جانا چاہتا ہے جہاں کوئی بھی پرانی تلخ یادیں نا ہوں، جہاں کسی کی یاد نا آئے بس انسان ہو اور اسکی تنہائی،

میں نے زندگی کو جانا ہے تو مجھے لگا ہے مرنے سے زیادہ جینا مشکل ہوتا ہے میں فرشتہ نہیں ہوں، مجھے بھی درد ہوتا ہے،

مجھے بھی لوگوں کی باتیں یاد رہتی ہیں میرے ساتھ جو ہوا اسکا قصوروار میں کسی کو نہیں سمجھتی، پر اس شخص نے مجھ پر زندگی اتنی تنگ کر دی کہ مجھے اپنا وجود بے معنی سا لگنے لگا، میں اتنی خاموش ہو گئی کہ مجھے لگا میں شاید بولنا ہی بھول گئی ہوں، ان کے لہجے میں میرے لئے جو نفرت ہوتی تھی

مجھے لگا شاید میں اسی سلوک کی مستحق ہوں، میری خاموشی کو میرا اقرار سمجھا گیا مجھے میرا آپ مجرم لگنے لگا تھا، میں اب خود کو ایک قاتل ہی سمجھتی تھی"

" لیکن میں کبھی ان سے نہیں پوچھ سکی تھی کہ جب 4 سال پہلے وہ ایک سولہ سالا لڑکی کے پاس رات کے سائے میں گئے تو اسکی حالت دیکھ کر کیا انھیں اندازہ نہیں ہوا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے؟

کیا اس ڈری سہمی لڑکی پر انھیں ترس نہیں آیا؟

وہ جو اسے اپنا مسیحہ سمجھ کر اپنی حالت بتا رہی تھی، کیا اسے اس لڑکی کے چہرے پر نیل، اس کی پھٹی قمیض منہ پر تھپڑوں کے نشان کیا وہ یہ سب نہیں دیکھ پایا یا دیکھ کر بھی انجان بنا رہا "

عالہان بالکنی کے پاس ہی رکا تھا۔

"ایک خود غرض لڑکی جس نے اپنی غرض کے لئے عالہان آفریدی کا ہنستا بستہ آشیانہ اجاڑ دیا، اس کے زہریلے جملے ہر وقت میرے کانوں میں گونجتے رہتے تھے، وہ مجھ سے بدلا لینا چاہتا تھا تو مجھے قتل کر دیتا، قتل کا بدلہ تو قتل ہوتا ہے نا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اس نے ایک لڑکی کو اپنے پیار کے جال میں پھنسایا اس سے وعدے کئے کہ پہلے جو کچھ بھی ہوا اسے بھول جاؤ اور ایک نئی شروعات کرتے ہیں، مجھے جب جب لگا کہ یہ سب ایک ڈرامہ ہے اس نے مجھے غلط ثابت کر دیا، ملیحہ خوش رہنے لگی"

"رات کو میں سوتی تو آنے والی زندگی کے بارے میں ہزاروں خواب بنتی، میں خود کو ہواؤں میں تصور کرتی، میری ساری رات جاگتے سوتے خواب دیکھتے گزر جاتی"

وہ سانس لینے کو رکی تھی۔

"مجھے خوابوں میں ڈر آتا تھا اندھیرے میں سائے نظر آتے تھے بارش میں اپنے ماں باپ کے قاتل نظر آتے تھے لیکن اس وقت، میرے حواسوں پر صرف عالہان آفریدی چھا گیا۔۔۔اسکی شرارتیں اسکی باتیں، اسکا مجھے اہمیت دینا یہ سب تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا میں نے، وہ جب میرا خیال رکھتا تو میں سب بھول جاتی، وہ ایک دفعہ پیار سے بلا لیتا تو ملیحہ کے چہرے پر ہزاروں رنگ بکھر جاتے"

وہ بات کرتے کرتے ہنسی تھی، ہادی کی آنکھوں میں نمی اتری تھی جب کے عالہان کو لگا تھا کہ اب اس سے آگے وہ برداشت نہیں کر پائے گا۔

"پھر ہزاروں خواب آنکھوں میں بسا کر مجھے اسکی دولہن بنایا گیا اسکی بے تابیاں اسکے شوخ جملے مجھے کمرے میں سنائی دیتے تو میں سمٹ جاتی وہ کمال کا فن جانتا تھا لوگوں کو بہلانے کا پھر اس دولہن کو ایک خود غرض بے وفا لڑکی بولا گیا، اس نے سمجھایا یہ سب مذاق ہے لیکن جب پہلا تھپڑ پڑا تو سب سمجھ آگئی ایک پل لگا تھا اور ہزاروں خواب آنکھوں کے سامنے ٹوٹ کر کرچیاں کرچیاں ہو گئے اور ان کرچیوں کی چبھن اب تک مجھے اذیت دیتی ہے"

"ایک وقت آیا جب مجھے لگنے لگا کہ عالہان ویسا نہیں ہے جیسے بنتا ہے لیکن وہ بھی میری خام خیالی نکلی مجھے لگتا تھا، عالہان کچھ بھی ہو جائے میرے کریکٹر پر اگر بات آئے تو برداشت نہیں کرے گا وہ غصہ کرتا تھا طنز مارتا

،اذیت دیتا لیکن پتا نہیں کیوں مجھے یہ لگتا تھا وہ یہ سب کرنا نہیں چاہتا وہ اندر سے ایسا نہیں ہے لیکن میں نے کہا نہیں یہ میری خام خیالی تھی، چند تصویریں دیکھی اس نے اور بنا کچھ سوچے سمجھے بول دیا کہ میں ملیحہ ملک ایک گندی نالی کا گندہ کیڑہ ہوں،

"غصے میں بنا سچائی جانے بنا ایک بار مجھ سے پوچھے صرف الزام لگایا کیونکہ انکے پاس ثبوت تھے انھیں یہ بھی پتا نہیں چلا کہ تصویروں میں جو لڑکی موجود ہے وہ انکے بیوی کے رتبے پر فائز ہے، میں نے جس الزام سے بچنے کے لئے ساری زندگی اذیتیں جھیلی، وہ ایک لمحے میں مجھ پر لگا دیا گیا مجھ سے میری صفائی بھی نہیں مانگی گئی مجھے بولا گیا کہ میں ایک بدکردار لڑکی ہوں اور وہ مجھے اب برداشت نہیں کرسکتے اور پھر جب میں گھر سے باہر جا رہی تھی تو یہ پتا ہونے کے باوجود کہ میں نے اتنے سالوں سے باہر کی دنیا نہیں دیکھی میں جیسی بھی تھی انکی نظروں میں لیکن تھی تو ایک لڑکی نا انھوں نے ایک دفعہ نہیں پکارا نا مجھے روکا"

آنسوؤں کا دامن ٹوٹا تھا لیکن وہ بے دردی سے انھیں صاف کر گئی تھی۔

"پھر کہانی میں ٹیوسٹ آیا ہادی مرزا نے عالہان آفریدی کو بتایا کہ اسکی بیوی پارسا ہے وہ ایسی نہیں ہو سکتی، پھر عالہان کے سامنے لاریب کی سچائی آئی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا، اسے لگا کہ وہ تو ملیحہ سے پیار کرتا ہے اور یہ جو کچھ ہوا وہ ویسا کرنا نہیں چاہتا تھا بس غصے میں آکر کر دیا، غصے میں آکر اس نے ڈرنک کی حالت میں ایک لڑکی جو بے شک اسکی بیوی تھی اس کے ساتھ زبردستی کی"

عالہان نے زور سے اپنی آنکھیں مینچی تھی۔

غصے میں آکر اس نے اپنی بیوی کو اندھیرے کمرے میں بند کر دیا یہ جانتے ہوئے بھی اسکی بیوی کو اندھیرے سے فوبیا ہے، وہ زیادہ دیر اندھیرے میں رہے تو مر بھی سکتی ہے، غصے میں آکر وہ اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھاتا ہے، اسے غصے میں یہ بھی پتا نہیں چلتا کہ کوئی دو دن سے بھوکا ہے یا چار دن سے، اسے غصے میں یہ بھی پتا نہیں چلتا کہ وہ جو بول رہا ہے اس سے کس کو کتنی اذیت پہنچ رہی ہے، پھر شہریار واپس آتا ہے ملیحہ کو پکڑ لیتا ہے عالہان اسے بچاتا ہے اور کہتا ہے جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ میں نے غلطی کر دی"

"ایک غلطی جس کی وجہ سے ایک جیتا جاگتا انسان خود سے نفرت کرنے پر مجبور ہو گیا ایک انسان خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا، اس پر زندگی اتنی تنگ ہو گئی وہ تھک کر مرنے چلا تھا لیکن کیونکہ اب اسے غلطی کا احساس ہو گیا ہے،

اور کیونکہ گزرا وقت واپس نہیں آسکتا اسی لئے میں یعنی ملیحہ ملک جس پر ایک بد کردار، خود غرض، اور قاتلہ کا الزام

فائز تھا، وہ اب مٹ گیا ہے اس لئے میں سب بھول کر اسے معاف کر دوں کیونکہ اس کے علاوہ میرا کوئی والی وارث نہیں ہے، نا میرا باپ ہے نا میری ماں جو سمجھ سکے کہ اس شخص نے انکی بیٹی کی زندگی برباد کر دی اور اب وہ اسے اس کے ساتھ نہیں رہنے دیں گے"

ہادی کا سر مزید جھک گیا تھا ملیحہ کا ایک ایک لفظ سچا تھا۔

وہ چپ چاپ جھولے سے اٹھتی جا کر جنگلے کے پاس کھڑی ہوئی تھی شاید وہ خود کو مظبوط ظاہر کرنے کے لئے ہادی کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔

"آپ نے کبھی بھائی ہونے کا فرض ادا نہیں کیا، آپ میرے بھائی کبھی بنے ہی نہیں آپ ہمیشہ عالہان آفریدی کے دوست رہے،

بتایئے اگر میری جگہ آپکی سگی بہن ہوتی تو کیا آپ تب بھی اسے کہتے کہ سمجھوتا کر لو اس شخص کو معاف کر دو؟

ملیحہ کے سوالوں نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔

وہ واقعے پہلے والی ملیحہ نہیں رہی تھی اسے اب بولنا آ گیا تھا اپنے لئے لڑنا آ گیا تھا۔

ہادی کچھ نہیں بولا تھا اس کے پاس بولنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔۔

وہ باہر بڑھا تھا ایک نظر عالہان کو دیکھا تھا وہ بے شک اسکا جگری یار تھا پر واقعے اس نے غلطی کی تھی اور اب وہ اس

غلطی کو سدھار نہیں سکتا تھا۔۔

عالہان نے ایک بے بس نظر اٹھائی تھی پر وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا نفی میں سر ہلا گیا تھا۔

ایک آنسو بہت خاموشی سے نیچے گرا تھا۔

وہ ملیحہ کی طرف بڑھا تھا لیکن ہادی نے اس کا ہاتھ تھام کر پھر سے نفی میں سر ہلایا

تھا۔

ایک بے بس نظر اس پر ڈالتے جو ستاروں کی کھوج میں مصروف تھی عالہان کو پتا تھا وہ اس وقت رو رہی ہے، اپنی ماما اپنے بابا سے شکوے کر رہی ہے کہ وہ اسے اس ظالم دنیا میں کیوں چھوڑ کر چلے گئے پر وہ آگے نہیں بڑھ سکتا تھا، گناہوں کا کوئی کفارہ ادا نہیں کیا جا سکتا تھا اس نے ملیحہ کو کھو دیا تھا اس کے حصے میں اب ہجر ہی تھا۔۔

"چلو عالی۔۔"

ہادی کی آواز آئی تھی ملیحہ کو پر وہ مڑ کر نہیں دیکھنا چاہتی تھی اسے پتا تھا وہ اب رو رہا ہے جو کبھی پتھر دل تھا ، لیکن وہ بھی تو اب پتھر دل بن چکی تھی جس کا دل موم نہیں ہو سکتا تھا۔

"م۔۔م ایک دفعہ ملیحہ سے بات"

"میں نے کہا چلو عالی۔۔۔"

ہادی اسے کھینچ کر باہر لے گیا تھا۔

وہ سسکی تھی اب سارے آنسوؤں کے بندھن ٹوٹے تھے سینے میں کہی درد اٹھا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی یہی اس کی بے بسی تھی۔

اس درد کی دنیا سے گزر کیوں نہیں جاتے

یہ لوگ بھی کیا لوگ ہیں مر کیوں نہیں جاتے

ہے کون زمانے میں میرا پوچھنے والا؟

ناداں ہیں جو کہتے ہیں گھر کیوں نہیں جاتے

شعلے ہیں تو کیوں انھیں بھڑکتے نہیں دیکھا

ہیں خاک تو راہوں میں بکھر کیوں نہیں جاتے؟

آنسو بھی ہیں آنکھوں میں، دعائیں بھی ہیں لب پر

بگڑے ہوئے حالات سنور کیوں نہیں جاتے؟

Δ_____Δ_____Δ

بھائی آپ کیوں جا رہے ہیں؟ "

"وہ یہی چاہتی ہے"

عالہان نے سر صوفے کی پشت سے ٹکایا تھا۔

تین دن سے وہ اس دشمن جاناں سے بھاگ رہا تھا، خود کو مصروف ظاہر کر رہا تھا، وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا تھا اس لیے اس سے دور جا رہا تھا، شاید یہی بہتر تھا۔

"وہ ابھی غصے میں ہے وہ آپ کو معاف کر دے گی"

"میں نہیں چاہتا وہ مجھے معاف کرے"

"پر بھائی"

" مجھے میری سزا کاٹنے دو نینا نہیں تو میں ساری زندگی سر اٹھا کر اس سے بات نہیں کر سکوں گا"

" میں آپکے بغیر کیسے؟ "

عالہان کچھ نہیں بولا تھا بس چپ چاپ اسے گلے لگایا تھا۔

"ہادی تمہارا خیال رکھے گا "

" اور اگر علی نے تنگ کیا تو مجھے بتانا اس گدھے کو دیکھ لوں گا میں۔۔۔"

نینا اسکی بات پر ہلکا سا ہنسی تھی

"اگر میں نے کبھی پکارا تو واپس آئیں گے۔۔۔؟"

کچھ دیر کے لئے وہ چپ ہوا تھا۔

"یہ دل اب بس اسکی پکار سن کر رکے گا میری ساری زندگی اس امید میں ہی بسر ہو گی کہ وہ ایک دن مجھے پکارے گی"

آنکھیں نم ہو رہی تھی لیکن وہ بہن کے سامنے رو کر کمزور نہیں بننا چاہتا تھا۔

"رات بہت ہو گئی ہے سو جاؤ "

وہ اسکے بال سہلاتے وہاں سے اٹھا تھا۔

الجھے تو تلخیوں کی بھی حد گزر گئے

ٹوٹے تو کرچیوں کی بھی حد سے گزر گئے

نفرت ہوئی کسی سے تو بے انتہا ہوئی

چاہا تو چاہتوں کی بھی حد سے گزر گئے

ہم نے تو خدا سے کچھ بھی نا مانگا

مگر اسے مانگا تو سسکیوں کی بھی حد سے گزر گئے

ہم نے بھی زندگی کو تماشہ ہی بنا دیا

اس سے گزر گئے کبھی خود سے گزر گئے

Δ_____Δ_____Δ

رات کے بارہ بج رہے تھے جب کوئی ملیحہ کے کمرے میں آیا تھا۔

اسے پتا تھا وہ آج سو نہیں رہی ہو گی اور ایسا ہی تھا وہ سامنے ہی صوفے پر سر گھٹنوں میں دیئے کئی سوچوں میں گم تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سر اٹھایا تھا آج تین دنوں بعد وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"آپ۔۔؟"

"تھوڑی دیر کے لئے آیا ہوں چلا جاؤں گا۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی عالہان پہلے ہی بول اٹھا تھا۔

ملحیہ نے غور سے اسے دیکھا تھا بڑھی شیو، سرخ آنکھیں سختی سے بھینچے ہوئے ہونٹ، اس نے نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔

"بہت اچھا کیا تم نے مجھے معاف نہیں کیا۔۔۔ "

وہ جا کر صوفے پر بیٹھا تھا۔

"میں معافی کے لائق تھا بھی نہیں"

تم کھڑی کیوں ہو بیٹھو نا پلیز"

اسے لگا تھا وہ معافی مانگے گا لیکن وہ تو بالکل نارمل بات کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

وہ چپ کر کے ایک طرف بیٹھ گئی تھی۔ نظریں زمین پر گرائی تھی جب کے خود پر اس کی نظریں وہ مسلسل محسوس کر رہی تھی۔

پانچ منٹ ہو گئے تھے وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔

کمرے میں پر اسرار خاموشی قائم تھی۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا بولوں؟"

کچھ دیر بعد اس کی آواز گونجی تھی۔

" پہلے میں کتنی آسانی سے تم سے بات کر لیتا تھا نا، غصہ ہی تو کرنا ہوتا تھا الزام لگانے ہوتے تھے اذیت پہنچانی ہوتی تھی، وہ سب کتنی آسانی سے بنا سوچے سمجھے بول دیتا تھا۔۔"

وہ بات کرتے کرتے ہنسا تھا عجیب ہنسی تھی شاید سب کچھ کھو دینے کے غم کی ہنسی۔

"لیکن اب سب بدل گیا، میں اپنی غلطیوں کی صفائیاں دینے نہیں آیا، مجھے اندازہ ہے میرے گناہوں کا کوئی کفارہ ادا نہیں ہو سکتا،

ایک بات کہنی تھی بس۔۔"

اس کی نظریں مسلسل ملیحہ پر تھی جیسے ہٹائی تو گناہ ہو گا۔

"میں چاہ کر بھی تمہیں اذیت پہنچا کر خوش نہیں ہو سکا"

ملیحہ نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے دوبارہ نظریں زمین پر گرائی تھی۔

" ہاں مجھے لگتا تھا میں تم سے بدلہ لے لوں گا، تو مجھے خوشی ہو گی لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا مجھے چار سال پہلے بھی تمہاری کانچ بھری آنکھیں اذیت دیتی تھی اور آج بھی دیتی ہیں۔۔۔"

اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔ جیسے آنسو ضبط کر رہا ہو۔

"تم سے دور جا رہا ہوں، کیونکہ تمہیں چھوڑ نہیں سکتا۔۔"

"ہاں تمہیں یہ سب دھوکہ لگے گا ایک ڈرامہ لگے گا اگر میں بھی تمہاری جگہ ہوتا تو شاید میں بھی ایسے ہی کرتا، لیکن تمہیں دکھ پہنچا کر مجھے جو سکون ملنا چاہیے تھا وہ نہیں مل سکا میں ہمیشہ بے سکون رہا، تنگ آ کر میں نے تم سے الجھنا شروع کر دیا اپنا رویہ اور تلخ کر دیا کیونکہ میں مرد تھا، مجھ میں انا تھی میں یہ قبول ہی نہیں کر سکتا تھا کہ میرا دل جھک جائے، پر دیکھو اللہ نے مجھے کیسی سزا دی کہ میں جسے سزا دیتا رہا اذیت پہنچاتا رہا اس سے ہی عشق ہو گیا"

ملیحہ نے ایک دم سے اپنی نظریں اٹھائی تھی اس کا دل کیا تھا یقین کر لو یہ لہجہ جھوٹا نہیں ہے پر۔

"تمہیں یقین نہیں آئے گا پر یہ ہی سچ ہے میں یہ باتیں اس لئے نہیں کر رہا کہ میں تمہاری نظروں میں اچھا بننا چاہتا ہوں میں اس لیے سب بتا رہا ہوں کیونکہ۔۔۔"

وہ پھر سے رکا تھا اسکے لہجے میں نمی شامل ہو رہی تھی۔

"کیونکہ شاید آج کے بعدہ۔۔۔ہم کبھی نا مل سکے"

یہ بات کرنا اسکے لئے بہت مشکل ہو رہا تھا، وہ آج کوئی صفائی نہیں دے رہا تھا آج وہ اپنے قصور بتانے آیا تھا۔

"میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تم میرے دل میں آنے والی پہلی لڑکی ہو تم نے ہمیشہ یہ ہی سمجھا کہ میں لاریب سے محبت کرتا ہوں جب کہ مجھے اس سے کبھی محبت تھی ہی نہیں، لیکن مجھے بابا سے محبت تھی وہ شروع سے میرے ساتھ پڑھتی تھی میری اچھی دوست تھی لیکن اس سے شادی کرنے کا کبھی نہیں سوچا میں نے مجھے لگتا تھا اس میں وہ خوبیاں نہیں ہیں جو میں اپنی لائف پارٹنر کے لئے سوچتا تھا، پر بابا میرے بیسٹ فرینڈ، انکی یہ خواہش تھی کیونکہ انکی ایک ہی بہن تھی وہ اپنا رشتہ مظبوط کرنا چاہتے تھے، انھوں نے مجھ پر اپنی مرضی مسلط نہیں کی تھی، بس اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا اور مجھے انکا مان رکھنا تھا انھیں پتا تھا عالیہان انکی کوئی بات نہیں ٹالتا میں انکا یہ مان نہیں توڑنا چاہتا تھا"

وہ یکدم صوفے سے اٹھا تھا ملیحہ نے اس کی پشت دیکھی تھی۔

کیا یہ سب سچ تھا۔۔۔؟؟

"مجھے لگا تھا میں تم سے نکاح کر کے انکا مان توڑ دوں گا، وہ لڑکی جو میرے نام سے شاید بچپن سے منسوب تھی میں اسے دھوکہ نہیں دے سکتا تھا، پر میں نے پوری تیاری کی تھی تمہیں بچانے کی بہت مشکل سے پولیس کو

اپنے ساتھ جانے کے لئے تیار کیا تھا، وکیل سے کسٹڈی پیپر بھی تیار کروا لیے تھے مجھے یقین تھا تم انکار کر دو گی اور اگر ان لوگوں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی تو پولیس تو میرے ساتھ تھی ہی ہمارا کیس مظبوط ہو گا اور تمہاری کسٹڈی ہمیں مل جائے گی، مجھے تمہارے چہرے پر اس حیوان کے نشانات بھی نظر آئے تھے میں نے اپنی طرف سے پوری تیاری کی تھی لیکن۔۔

ملیحہ سانس روکے اسے سن رہی تھی یہ سب اس کے لئے نیا تھا۔

" سب الٹا ہو گیا۔۔۔"

"پھر میں نے ماما کو بولا کہ وہ بابا کو سچائی بتا دیں میں دھوکے باز نہیں بننا چاہتا تھا پر میں بن گیا، لاریب نے اتنے لوگوں میں مجھے ایک دھوکے باز بول دیا "

"میں خود کو اس کا قصوروار سمجھنے لگا مجھے لگا میں نے اسکی زندگی برباد کر دی میں تمہیں نہیں جانتا تھا پر میں اسے جانتا تھا میں نے اسکی بات کا یقین کیا۔۔۔"

ملیحہ نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھی۔

"مجھے تم پر غصہ تھا پر مجھے یہ بھی پتا تھا تم بابا کو کبھی نہیں مار سکتی، اپنی ساری بربادی کا سبب میں خود تھا لیکن الزام تم پر لگا دیا میں نے۔۔۔"

"تمہاری خاموشی مجھے کھٹکتی تھی تم سے شادی کا ڈرامہ کیا مجھے لگا ہادی "

ملحیہ نے زور سے اپنی آنکھیں مینچی۔

" لاریب کے بارے میں سب پتا تھا وہ مجھے دھوکہ دے رہی تھی لیکن وہ تھی ایک لڑکی میں اسے اتنی بکھری حالت میں گھر سے نہیں نکال سکتا تھا،

لیکن میں تمہیں اس سے دور رکھنا چاہتا تھا وہ جنونی تھی مجھے لگا تھا وہ تمہیں نقصان پہنچائے گی کلثوم کو میں نے بولا تھا وہ لاریب پر نظر رکھے۔۔۔"

اس کا مطلب لاریب ان دونوں کے درمیاں بد گمانیاں پیدا کر رہی تھی عالہان اس سے شادی نہیں کرنے والا تھا۔

"اس دن مجھے بتایا گیا کہ ہادی گھر آیا ہے پر تم نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ وہ نہیں آیا، ہادی میرا دوست تھا بھائیوں جیسا لیکن میں اپنی چیزوں کو لے کر بہت جذباتی ہوں جس دن ہادی نے تم سے شادی۔۔۔ "

وہ پل بھر کے لئے رکا تھا یہ بات ہی تکلیف دا تھی .

"شادی کرنے کی بات کی مجھے اس دن ہی اس سے نفرت ہو گئی تھی، مجھے لگا وہ تمہیں مجھ سے چھین لے گا میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا تھا"

"وہ تم سے اٹیچ تھا تم اس سے باتیں کرتی تھی اس کی باتیں مانتی تھی، تمہیں اس سے ڈر نہیں لگتا تھا، مجھے لگا کہ اگر ماما

تمہیں مجھے چھوڑ کر اسے اپنانے کا۔۔"

"ایم سوری۔۔ میں پھر وہ ہی باتیں کر رہا ہوں جس سے تمہیں اذیت پہنچی ہے، لیکن۔۔ عالہان آفریدی نے ہمیشہ تمہیں اذیت ہی پہنچائی ہے تم کبھی معاف مت کرنا مجھے"

وہ دو قدم چل کر اسکے قریب آیا تھا۔

"شاید میری یہ ہی سزا ہے کہ میں جس سے محبت کر بیٹھا ہوں وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے"

"تم سے دور جا کر میں خود کو بہت بڑی سزا دے رہا ہوں، تمہیں اس زبردستی کے رشتے سے آزادی نا دے کر میں پھر سے خود غرض بن رہا ہوں، لیکن بہت جلد میں تمہیں اس رشتے سے آزاد کر دوں گا۔۔"

وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا آنسو اسکی پلکوں سے گر رہے تھے۔

وہ اپنا ضبط کھو رہا تھا اس سے ملنے کے لیے وہ آگے بڑھا تھا لیکن وہ دو قدم پیچھے ہو گئی تھی۔۔

عالہان نے زور سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی، آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کر کے ایک قدم پیچھے بڑھایا تھا۔

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے، میرے جانے سے تمہیں خوشی ہوئی ہے میں اس خوشی کو برقرار رکھوں گا۔۔۔۔"

" کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤ گا مر کر بھی نہیں، یاد رکھنا عالیہان آفریدی نے تمہاری بات کا مان رکھ لیا ہے، اور یہ مان میں کبھی نہیں توڑوں گا"

ملیحہ اسکی طرف نہیں دیکھ پا رہی تھی وہ دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی

"تم نے مجھے بہت بڑی سزا دے دی ہے یہ بہت اذیت دے گی لیکن میں جانتا ہوں میں اسی لائق ہوں، کاش آج کی رات ختم نا ہو میں تمہیں یونہی دیکھتا رہوں کیونکہ کل سے تمہارا یہ چہرہ کبھی"

آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔

ملحیہ نے زور سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی وہ گردن جھکائے کھڑی تھی اسے پتا تھا وہ اسکی طرف نہیں دیکھ سکے گی۔

"یہ ایسی سزا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی کاش محبتوں میں بھی سزائے موت دی جاتی یہ عمر بھر ہجر کی سزا کاٹنا بہت مشکل ہے۔۔۔"

وہ کب کا جا چکا تھا پتا نہیں کتنی دیر وہ کھڑا اسے دیکھتا رہا کہ وہ کچھ بولے پر ملیحہ کی چپ نہیں ٹوٹی تھی۔

لیکن عالیہان آفریدی ٹوٹ گیا وہ کمرے میں پہنچتا بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیا وہ اپنی محبت سے دور چلا جائے گا وہ آخری بار اس سے ملی بھی نہیں اس کی تو

چھوٹی سی چوٹ دیکھ کر وہ پریشان ہو جاتی تھی کسی کے بھی آنسوؤں سے پگھل جاتی تھی لیکن آج اسکی تڑپ اسکے آنسو وہ کسی چیز سے کمزور نہیں پڑی۔۔

وہ ابھی تک خالی خالی نظروں سے کمرے کو دیکھ رہی تھی۔

اسے دو دن پہلے اپنی اور لاریب کی ملاقات یاد آئی تھی۔

"ملیحہ یہ تمہاری قصوروار ہے اسکو سزا بھی تم ہی دو گی"

ہادی کی آواز پر اس نے سر اٹھایا تھا۔

آج لاریب کی گردن جھکی ہوئی تھی اسکی اکڑ، وہ غرور، وہ شوخی، وہ آنکھوں میں ہر چیز حاصل کرنے کا جنون کچھ بھی تو نہیں رہا تھا۔

آج ملیحہ اس کے سامنے سر اٹھا کے کھڑی تھی، ملیحہ کے پیچھے کتنے لوگ تھے،

ایک وقت تھا جب وہ اکیلی تھی اور لاریب سے سب ہمدردیاں

کرتے تھے اسے آج وہ خواب یاد آیا تھا۔

وہ نورانی چہرہ اسکی ماما اسے تسلی دینے آئی تھی اسے بتانے آئی تھی کہ اللہ سب دیکھ رہا ہے ایک دن آئے گا وہ انصاف کرے گا وہ حساب کرے گا اور اسے حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔۔

"پتا ہے لاریب جب میں نے پہلی دفعہ تمہیں دیکھا تو میں اپنی نظریں تمہارے چہرے سے ہٹا نہیں سکی،

میں بے یقینی سے تمہیں دیکھ رہی تھی کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے؟

مجھے لگا تم پری ہو کوئی یا شہزادی تمہیں ہی عالیہان کی دولہن بننا چاہیے۔۔۔۔"

"لیکن اس دن مجھے پتا چلا کہ حسین چہروں کے پیچھے زہریلے سانپ چھپے ہوتے ہیں، اس دن مجھے احساس ہوا کہ چہروں کی خوبصورتی کوئی اہمیت نہیں رکھتی، کیونکہ اس رات کے بعد میں نے جب بھی تمہیں دیکھا مجھے تم سے نفرت محسوس ہوئی، تمہارا خوبصورت چہرہ بہت بھیانک نظر آتا تھا۔۔۔"

لاریب کارپٹ پر گری تھی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔

"مجھے معاف کر دو میں بھٹک گئی تھی، مجھے جو چاہے سزا دے لو"

"معاف، سزا؟ مجھے کیا ملے گا تمہیں سزا دے کر، ہاں معاف کرنے سے اللہ تعالی اجر دیں گے مجھے لیکن سزا دینے سے کچھ نہیں ملے گا ناسکون نا اجر"

اسکی آنکھوں میں عجیب چمک تھی وہ بہادر بن گئی تھی اور بہادر لوگ سزا نہیں دیتے۔

وہ بول رہی تھی اور اسکے الفاظ عالہان آفریدی کے دل پر گہرا وار کر رہے تھے۔

"مجھے آج تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ بدلہ لے کر لوگوں کو کیا حاصل ہوتا ہے؟"

عالہان کو لگا تھا وہ لاریب کو نہیں اسے باتیں سنا رہی۔

"خدا کی قسم لاریب،

اگر تمہیں سزا دینے سے میرے ماں باپ لوٹ آتے میرا بچپن لوٹ آتا میں اپنا ماضی بھول جاتی اپنے اوپر ہوئے ستموں کو بھول جاتی تو میں تمہیں ضرور سزا دیتی، تمہیں کبھی نا بخشتی، میں نے تمہیں معاف کیا لاریب پتا کیوں؟ "

لاریب نے نم پلکیں اٹھائی پ تھی۔

"کیونکہ میرے اللہ نے مجھے نوازا ہے میرے صبر کا اجر مجھے دیا ہے دیکھو آج میرے پاس سب کچھ ہے ایک وقت تھا جب یہ سب تمہارے پاس تھا آج تمہارے پاس کیا ہے؟

ناشوہر،ناماں باپ،نا فیملی "

لاریب کی ہچکیاں سب کو سنائی تھی۔

"مجھے سزا دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑی اللہ نے حساب کر دیا اور بے شک وہ بہتر حساب کرنے والا ہے۔۔۔"0

"اللہ سے کہو کہ وہ تمہیں معاف کر دے "

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

" مجھے معاف نا کرو مجھے سزا دو مجھے مار دو میں اب جی کر کیا کروں گی؟"

لاریب کی آواز پر وہ رکی تھی۔

" مر تو تم بہت پہلے گئی تھی لاریب اب زندہ ہونے کا وقت ہے اب گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کا وقت ہے اپنی آخرت سنوارنے کا وقت ہے

وہ جاتے جاتے لاریب کو شاید جینے کی امنگ دے گئی تھی پتا نہیں وہ کیا چیز تھی ہادی ٹھیک کہتا تھا وہ کسی پرستاں کی پری تھی جو بھول کر اس ظالم دنیا میں آگئی تھی۔۔۔

حال

دور کہیں سے فجر کی اذانیں گونجی تھی وہ بارہ بجے کمرے میں آیا تھا دو گھنٹے وہ دروازے پر کھڑا صرف اسے دیکھتا رہا پاگلوں کی طرح دیوانوں کی طرح اسے بولا بھی کہ تم سو جاؤ، میں چلا جاؤں گا تھوڑی دیر میں، ملیحہ صوفے پر بیٹھی رہی اور وہ دروازے پر کھڑا رہا۔

وہ اسے سننا چاہتا تھا لیکن وہ نہیں بولی اسکی چپ نہیں ٹوٹی۔

"عا۔۔لہا۔۔ن "

بہت آہستگی سے لبوں نے جنبش دی تھی "میں نے آج آپ کو بھی کھو دیا۔۔ "

صدائیں دیتے ہوئے اور خاک اڑاتے ہوئے میں اپنے آپ سے گزارا ہوں تجھ تک آتے ہوئے

پھر اس کے بعد زمانے نے روند ڈالا مجھے میں گر پڑا تھا کسی اور کو اٹھاتے ہوئے کہانی ختم ہوئی اور ایسے ختم ہوئی کہ لوگ رونے لگے تالیاں بجاتے ہوئے

Δ_____Δ_____Δ

اپنی پیکنگ کرتا وہ نیچے بڑھا تھا سامنے ہی اس دشمن جاناں کا کمرہ تھا وہ کچھ پل وہاں رکا تھا،

اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی۔

"ملیحہ "

لبوں نے بہت ہلکی سی جنبش کی تھی۔

دروازے کے اس پار کسی کا دل بے چین ہوا تھا اسے لگا تھا کسی نے اسے پکارا ہے وہ تڑپی تھی پر کیوں؟

"ہم کبھی نا ملنے کے لئے بچھڑ رہے ہیں جاناں۔۔ "

منظر دھندلا ہونے لگا تھا، کاش وہ اسے روک لے۔

دل میں ایک ادھوری خواہش جاگی تھی جو کبھی پوری نہیں ہونی تھی۔

"بھائی چلئے"

علی کی آواز میں سوگواریت تھی اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ صبح صبح نکل رہا ہے سوائے علی اور ہادی کے۔

صبح ہو گئی اسلام آباد میں آج بھی دھند کا راج تھا سرد موسم ہر طرف سرد ہوائیں موسم میں عجیب ہے چینی تھی۔۔

وہ جہاں جہاں سے گزر رہا تھا وہ اسے نظر آ رہی تھی اس نے ایک نظر ہال کو دیکھا تھا وہ ہال پر بیٹھے صوفوں پر علی سے لڑتے ہوئے نظر آئی،

سیڑھیوں پر بھاگتی عالہان سے چھپتی پھرتی نظر آئی، کچن کے دروازے کے پیچھے اسکا وہ سرمئی آنچل نظر آیا۔

کچن میں ڈری سہمی وہ عالہان کے لئے کھانا نکالتی نظر آئی۔

"عالی مت جائے نا۔۔"

اپنے پیچھے سے اسے آواز آئی تھی، یکدم چہرہ کھل اٹھا تھا وہ اسے بلا رہی تھی روک رہی تھی، دل دھڑک اٹھا تھا وہ اسکی ملیحہ تھی وہ معصوم تھی اسے معاف کرنا آتا تھا دل سے جیسے کوئی بوجھ ہٹا تھا

"ملیحہ۔۔"

وہ واپس مڑا تھا، لیکن وہاں کوئی نہیں تھا اس نے بے چین ہو کر ادھر اُدھر دیکھا تھا، لیکن وہ کہیں نہیں تھی تو یہ اسکا خیال تھا۔

"کیا ہوا بھائی؟"

" ک۔۔کچھ نہیں چلو۔۔ "

عالہان سر جھٹک کر آگے بڑھا تھا گھر کی دہلیز ختم ہو گئی تھی۔

" عالہان آپ کبھی بدلے گے تو نہیں۔۔۔"

یہی چاندنی رات میں کھڑے ہو کر وہ پتا نہیں کس خدشے کے لاحق بولی تھی۔

" عالہان مجھے کبھی مت چھوڑئے گا میرے پاس آپکے علاوہ کچھ نہیں ہے"

اس کی آوازیں لان میں بکھری تھی۔

Happy birthday to You happy birthday dear Maleha

وہ یہیں تو تھی اس رات کتنی خوش تھی لیکن اس کے بعد وہ کبھی خوش نہیں ہوئی

اس رات کتنے خواب بنے تھے اس نے۔۔

"عالہان ایک دفعہ میری بات سنئے پلیز یہ سب مت بولیں"

"میری دعا ہے کہ آپ کو کبھی میری آہ نا لگے"

عالہان نے زور سے اپنی آنکھیں مینچی تھی ایک آخری نظر اپنے گھر پر تھی پھر نظر دروازے پر گئی تھی گل بیگم کھڑی تھی،

نینا بھی ساتھ تھی پتا نہیں انکو کیسے پتا چل گیا لیکن جنھیں نیند ہی نا آئی ہو پوری رات وہ کیا کرتی۔۔؟

عالہان نے مسکرا کر ہاتھ ہوا میں بلند کیا تھا وہ دشمن جاناں نہیں آئی تھی وہ سچ میں پتھر بن گئی تھی۔

علی نے گاری سٹارٹ کر دی تھی ایک ایک قدم بھاری تھا۔

وہ کبھی نا آنے کے لئے جا رہا تھا اور وہ سب جانتے تھے جب تک ملیحہ اسے نہیں بلائے گی وہ واپس نہیں آئے گا۔۔

ملیحہ کی بے چینی بڑھی تھی، وہ ایک دم سے کمرے سے باہر نکلی تھی پر پورا گھر خاموش پڑا تھا صبح صبح کون اٹھے گا۔۔

بوجھل قدم اس نے کچن کی طرف بڑھائے تھے پر باہر سے عالہان کی گاڑی کی آواز آئی تھی صبح پانچ بجے وہ کہاں جا رہا تھا؟

گاڑی آہستگی سے آگے بڑھی تھی اسے ابھی تک اسکی آوازیں آ رہی تھی تنگ آ کر اس نے میوزک پلیئر آن کیا تھا اور آنکھیں بند کر تا سیٹ سے ٹیک لگائی تھی۔

ناچین سے جینے دے گی

ناچین سے مرنے دے گی

ہاں چلو لے چلوں تمہیں تاروں کے شہر میں دھرتی پہ یہ دنیا ہمیں پیار نا کرنے دے گی

" ماما بھائی چلے گئے انھیں روک لیتی ملیحہ وہ رک جاتے آپ ایک دفعہ بولئے اسے وہ آپکی بات مان جائے گی پلیز ۔۔"

نینا کی نظروں سے گاڑی دور ہو گئی تھی۔

"خالا

"ملیحہ کا سانس پھولا ہوا تھا ایسا لگا تھا جیسے وہ وہ بھاگ کر آئی ہو۔

"وہ۔۔ع۔۔عالہان۔۔"

لب کانپے تھے۔

"چلا گیا ہے وہ اب کبھی نہیں آئے گا آجاؤ اندر باہر سردی ہے زیادہ"

گل بیگم کی بات سن کر وہ لڑکھڑائی تھی تو وہ واقعے چلا گیا تھا۔

"ملیحہ روک لو انھیں پلیز نہیں تو وہ کبھی واپس نہیں آئیں گے"

نینا سسکی تھی۔

" خالا۔۔ع۔۔عالیہان۔۔ "

وہ دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

"ملیحہ رکو بچے"

"خالا۔۔و۔۔وہ ع عالی چلے گئے م۔۔میں نے انھیں ہرٹ کیا وہ رو رہے

"اچھا اندر چلو آؤ"

"ن۔۔ نہیں مجھے انھیں روکنا ہے انھوں نے بولا تھا میں روکوں گی تو وہ رک ج۔۔جائیں گے۔۔۔"

وہ باہر بڑھ رہی تھی۔

"تم چلے جاؤ علی میری فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔"

عالیہان نے اپنا سامان پکڑا تھا۔

"مت جائیں نا۔۔"

علی شاید آج پہلی دفعہ اتنا سیریس تھا۔

"ملیحہ کا خیال رکھنا اسے بہت خوش رکھنا اسے اپنی یونی لے جانا اسے کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو تم مجھے بتاؤ گے، وہ آگے پڑھنا چاہتی ہے تم اسکے ساتھ رہنا۔۔"

بھائی وہ ابھی غصے میں ہے آپ ایک دفعہ "

" شاید اس نے زندگی میں پہلی دفعہ کوئی صحیح فیصلہ کیا ہے،

عالہان آفریدی اسے ڈیزرو ہی نہیں کرتا۔۔"

علی کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا وہ چیک آوٹ کرنے کے لئے بڑھ رہا تھا۔۔

"میں جا رہا ہوں کبھی نا واپس آنے کے لئے۔۔"

عالہان کی باتیں ایک ایک کر کے یاد آئی۔

جب ایک دم ہادی کی گاڑی سامنے آئی تھی۔ "ملیحہ تم پاگل ہو گئی ہو اس طرح کوئی سامنے آتا ہے کیا؟"

"ہ۔۔ہادی و۔۔وہ۔۔عالہان۔۔"

"کیا ہوا عالہان کو؟"

"ائرپورٹ"

ہادی نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اور گاڑی میں بیٹھینے کا اشارہ کیا تھا۔

" میں اپنی غلطیوں کی صفائیاں دینے نہیں آیا، مجھے اندازہ ہے میرے گناہوں کا کوئی کفارہ ادا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس کی ایک ایک بات ذہن میں گونج رہی تھی۔

"پلیز ملی ہم اسے روک لیں گے۔۔"

ہادی نے اسے حوصلہ دیا تھا گاڑی فل سپیڈ پر تھی۔

"اللہ وہ مجھ سے جدا نا ہوں اگر آج ہم جدا ہو گئے تو پھر کبھی نہیں ملے گے۔۔۔"

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی ایئرپورٹ لوگوں سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا۔۔

اس کا سر چکرایا تھا ہر طرف لوگ تھے وہ عالہان کو کیسے ڈھونڈے گی۔

"عالی۔۔۔"

وہ ادھر ادھر پاگلوں کی طرح بھاگتی اسے پکار رہی تھی۔

"میں تم سے دور جا رہا ہوں، کیونکہ تمہیں چھوڑ نہیں سکتا۔"

"عالیہان۔۔"

"شاید آج کے بعد۔۔۔۔ہم کبھی نا مل سکے "

"عالیہان۔۔"

اسے اتنے ہجوم میں بھی صرف عالیہان کی باتیں سنائی دے رہی تھی۔

وہ لوگوں کے ہجوم میں تھی لیکن کوئی ڈر کوئی خوف نہیں تھا بس ایک ہی خوف حاوی تھا کہ اگر وہ چلا گیا تو۔

" بہت اچھا کیا تم نے مجھے معاف نہیں کیا میں معافی کے لائق تھا بھی نہیں"

" عالیہان کہاں ہیں آپ؟

"پلیز میں نے معاف کیا آپ کو واپس آ جائیں عالی۔۔۔"

لوگ اسے پاگل سمجھ رہے تھے وہ کسی کی دیوانی تھی۔

ہادی کے لیے اسے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔

" عالی"

ہادی کی نظر اس پر پڑی تھی۔

ملیحہ کی نظریں بھی اسکی طرف اٹھی تھی وہ بھاگ کر اس کے پاس پہنچی تھی۔

"ع۔۔عالیہان؟"

علی نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

اور جیسے دنیا ہی ختم ہو گئی ہے تھی وہ اپنے قدموں سے لڑکھڑائی تھی۔

ہادی اور علی دونوں اسکی طرف بڑھے تھے۔

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے، میرے جانے سے تمہیں

خوشی ہوئی ہے میں اس خوشی کو برقرار رکھوں گا،

کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤں گا مر کر بھی نہیں۔۔۔

یاد رکھنا عالیہان آفریدی نے تمہاری بات کا مان رکھ لیا ہے"

کانوں میں جیسے اس کے ہی جملے گونج رہے تھے آنسو آج کسی صورت نہیں تھم رہے تھے زہن ماؤف ہو رہا تھا

آج واقعے اس نے اپنی زندگی کا آخری رشتہ بھی کھو دیا تھا۔

"تم سے دور جا کر میں خود کو بہت بڑی سزا دے رہا ہوں۔۔۔"

وہ خالی خالی نظروں سے علی کو دیکھ رہی تھی۔۔

"کاش محبتوں میں بھی سزائے موت دی جاتی یہ عمر بھر ہجر کی سزا کاٹنا بہت مشکل ہے"

"عا۔۔لہا۔۔ن۔۔لب ہلے تھے۔۔۔"

"وہ اب پانچ دس سال تک واپس نہیں آسکتے ملی"

علی کی باتوں سے اسکا سر چکرا رہا تھا

" تم نے دیر کر دی۔۔۔"

اس نے واقع دیر کر دی تھی۔

"وہ خود کو سزا دینے کے لئے تم سے دور چلے گئے اب شاید تمہاری پکار پر بھی واپس نہیں آئیں گے۔۔۔"

وہ سہارا لیتے بینچ پر بیٹھی تھی جیسے ساری طاقت ختم ہو گئی تھی اس کی زندگی میں کوئی خوشی نہیں تھی، دل بہت آہستگی سے دھڑک رہا تھا۔

" میں نے آپ کو کھو دیا۔۔۔۔عالیہان ہم بچھڑ گئے"

غم زندگی تیری راہ میں

شب آرزو تیری چاہ میں

جو اجڑ گیا وہ بسا نہیں

جو بچھڑ گیا وہ ملا نہیں

پانچ سال بعد

" میں بنت حوا جب گھر سے باہر نکلو تو ہزاروں لوگوں کی نظروں کا مرکز بن جاتی ہوں ایسا لگتا ہے بازار میں سب مجھے دیکھنے آتے ہیں"

"میں کسی کی بدتمیزی پر اسے تھپڑ ماروں

تو میرے اوپر تیزاب پھینک دیا جاتا ہے

میں کسی دفتر یا کسی ادارے میں کام کروں تو تلخ و طنزیہ باتیں مجھے برداشت کرنی ہوتی ہیں۔۔"

"میں سات پدوں میں بھی چھپ جاؤں تو بھی میرا کردار داغ دار بنانے میں لوگ ایک پل نہیں لگاتے۔۔۔"

" میں باپ کی دہلیز پر بیٹھی بوڑھی ہو جاتی ہوں، کیونکہ میرا جہیز تیار نہیں ہوا، اور جہیز تو فرض ہے شادی کے لئے، بدقسمتی سے میرا تعلق اس معاشرے سے ہے جو جہیز کو لعنت نہیں فرض سمجھتا ہے اور یہ فرض نکاح کے تین بولوں اور

رخصتی سے زیادہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔"

"میں بنت حوا ماں کی آنکھوں کا نور، باپ کی شہزادی بھائیوں کی لاڈلی آج سسرال میں دن رات شوہر کے ہاتھوں مار کھاتی ہوں، میں جو کسی کی اونچی آواز برداشت نہیں کرتی تھی آج ساس کی طنزیہ باتوں پر لب سی لیتی ہوں۔۔۔"

میرے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، میرے جسم پر جا بجا پڑے نیل میرے ماں باپ میرے بھائیوں کو نظر آتے ہیں لیکن وہ خاموش ہیں کیوں؟

وہ تو مجھے پھولوں کی طرح رکھتے تھے تو اب کیوں کانٹوں کے حوالے کر دیا، چلو میری قسمت تھی یہ، تو کیا یہ بھی میری قسمت ہے کہ میں ماں باپ کی عزت کی خاطر سسرال میں گالیاں اور جوتے کھاتی رہوں؟

"میں بنت حوا ہوں مجھے قربانی دینی ہے میری جس گھر میں شادی ہوتی ہے میرا جنازہ بھی وہاں سے نکلنا چاہیے، اگر میں ناراض ہو کر مائکے چلی گئی تو باپ کی عزت ختم ہو جائے گی لیکن اگر میں دن رات ماں بہنوں کی گالیاں کھاتی رہوں تو میرے باپ کی عزت معاشرے میں بہت بلند رہے گی۔۔۔"

مجھے سمجھوتا کرنا ہے کیونکہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کا کیا بنے گا؟

تو کیا وہ صرف میرے بچے ہیں انکا باپ نہیں ہے کیا؟۔

میرے ہاں پانچ سال اولاد نا ہو تو مجھ پر سوتن بٹھا دی جاتی ہے۔۔

ارے تم صبر سے کام لو شوہر کی شادی کروا دو دیکھینا تمہارا ہی رتبہ زیادہ ہو گا؟

کروا دی شادی کیا ہوا؟

اب وہ شوہر جو جان دیتا تھا وہ بہت دور ہو گیا سسرال میں جو کچھ مقام تھا وہ بھی نہیں رہا۔۔۔

اگر میں دوسری شادی نا کرواؤں تو میں خود غرض بن جاتی ہوں۔۔۔

اگر میں ناراض ہو کر مائکے چلی آؤں تو بھابھی کے طنز کے تیر بھائیوں کی تلخ باتیں، خاندان والوں کے صبر پر لیکچر شروع ہو جاتے ہیں، پورا خاندان بٹھایا جاتا ہے مجھے بات کا موضوع بنایا جاتا ہے پھر مجھ سے پوچھے بغیر ہی سمجھوتا کر دیا جاتا ہے۔۔

میں دوبارہ اسی مظلومیت کی چکی میں پسنے کے لئے واپس آجاتی ہوں، بالکل ویسے ہی جیسے میری شادی پر کیا تھا میری مرضی نہیں پوچھی کسی نے باپ نے اپنی خواہش بتائی بس۔۔

میں کسی مرد کو برا نہیں کہہ رہی نا ہی میں کسی عورت کو قصوروار ٹھہرا رہی ہوں، اگر کوئی قصوار ہے تو وہ ہے یہ معاشرہ، پر معاشرہ کن سے بنا ہے؟

لوگوں سے اور وہ لوگ ہیں ہم۔۔

ہمیں ہر چیز پر تنقید کرنی ہوتی ہے، ہمیں ہر ایک کی ذات پر سوال اٹھانا ہے، ایک پل میں اپنے لفظوں سے کسی کی ذات کو مجروع کر دینا ہے، ہر ایک پر

طنز کے تیر چلانے ہیں، ہر چیز کا منفی پہلو تلاش کر کے اسے موضوع گفتگو بنانا ہے، عورت ہی عورت کی دشمن ہے، خدارا بس کر دے۔۔۔

کیا ہیں آپ لوگ۔۔۔؟

خدا ہیں۔۔؟

کس نے حق دیا ہے آپکو دوسروں کی ذات پر بات کرنے کا۔۔۔؟

یہ معاشرہ ہم نے بنایا ہے کوئی دوسرے ملک کا باشندہ بنا کر نہیں گیا،

مجھے یہ بھی پتا ہے یہ معاشرہ میری کسی تقریر سے بدل نہیں جائے گا،

میں حیران ہوتی تھی کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ کیسے اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے لیکن اب مجھے لگتا ہے کہ واقعے بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے کیونکہ یہ معاشرہ ایک بیٹی ایک ماں ایک بہن ایک بیوی کا کبھی نہیں بن

سکتا۔۔

ساری زندگی سسکنے سے بہت بہتر ہے وہ پیدا ہوتے ہی مر جائیں،

عورت قربانی کا ایک جانور ہے جسے کسی بھی وقت کسی کی عزت کی خاطر بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے،

یہ جسے آپ صنف نازک کہتے ہیں یہ دراصل ایک جانور ہے جس کے ساتھ کوئی کیسا بھی سلوک کر لے نا یہ خود آواز اٹھا سکتی ہے نا اس کے لئے کوئی آواز اٹھائے گا۔۔۔

کیوں پھر عورت کو صنف نازک کہا جاتا ہے؟

صنف نازک پر اتنے ظلم کیوں؟

آخر کب تک بنت حوا اپنے بھائی کے جرموں کی سزا میں ونی بنتی رہے گی؟

یہ کیسی عزت ہے باپ کی جو بیٹی کے گالیاں کھانے سے محفوظ ہے۔۔۔؟

نکل آئیں جہالت سے خدارا دیکھیے تو سہی کیا یہ بیٹی آپکی کچھ نہیں لگتی۔۔۔؟

ہم نے کیا بنا دیا ہے اپنے معاشرے کو میرا دین تو اسلام ہے اس نے تو عورت کو بہت عزت دی ہے بہت بڑا مقام دیا ہے۔

کسان کی بیٹی آپکی کچھ نہیں لگتی۔۔۔؟

وہ جسے سرے بازار رسوا کر دیا گیا کیا وہ آپکی بہن نہیں ہے۔۔۔؟

سب سچے ہیں جھوٹی تو میں ہوں،

اب مجھ پر فتوے لگیں گے لیکچر ملیں گے کہ فلاں عورت خود ایسی ہے،

حیرانگی کی کیا بات ہے۔۔۔؟

یہ معاشرہ ایسا ہی ہے پتا نہیں اس معاشرے کے ان گھٹیا اصولوں کی بھینٹ کتنی بیٹیاں قربان ہو گئی،

اب فیصلہ آپ کو کرنا ہے یہ معاشرہ آپ نے بنایا ہے، اس کے دو کوڑی کے اصولوں کو ختم بھی آپ کریں گے۔۔۔

میں بنت حوا بس ایک ایسے معاشرے کی تلاش میں ہوں جو مجھے کچھ نا سہی تحفظ تو دے سکے۔۔

عورت کو ہمیشہ مظبوط ہونا چاہیے اتنا مظبوط کہ کوئی بھی طوفان اسے ہلا نا سکے لیکن ایک عورت کو مظبوط بننے کے لئے کچھ بننا پڑتا ہے اپنا مستقل محفوظ کرنے کے لئے کچھ نا کچھ بننا پڑتا ہے۔

میرے لئے ایک عورت کا اپنے پیروں پر کھڑا ہونا نہایت ضروری ہے۔

یہ زندگی ہے آپ کو نہیں پتا آج جو لوگ آپکے ساتھ ہیں وہ کب تک ساتھ رہیں گے ؟

آج تو ماں باپ ہیں کل کو نا ہوئے تو؟

آج شوہر ساتھ دے رہا ہے ؟

کل کو نا دیا تو؟

آج تو بچے ہیں بڑھاپے کا سہارا کل کو بچے بوڑھی ماں کو بھول گئے تو۔

مجھے لگتا ہے میں کبھی کبھار بہت سخت باتیں کر جاتی ہوں لیکن ہمیں زندگی کو بہت پریکٹیکل انداز میں دیکھینا پڑتا ہے

یہ کوئی ناول یا ڈرامہ نہیں ہے جس کا اختتام بہتر ہو زندگی میں کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہوتا زندگی بدلتی رہتی ہے اور یہ اپنے ساتھ لوگوں کو بھی بدل دیتی ہے آج آپ جن کے لئے ضروری ہیں کل کو اتنے ضروری نہیں رہیں گے

۔

ہر چیز وقت کے ساتھ اپنی قدر کھو دیتی ہے اس دنیا میں دو ہی رشتے ہیں جو آپ کو پالتے ہیں آپ کتنے بھی بڑے ہو جائیں کہیں بھی چلے جائیں وہ آپ کے ساتھ ہوتے ہیں آپ کے والدین

اللہ سب کے والدین کو حیات رکھے لیکن سوچے اگر والدین نا رہے تو؟

یہ جن بہن بھائیوں پر آپکو مان ہے نا بہت یہ کچھ بھی نہیں ہیں یہ آپکے ساتھ ہوتے ہیں آپ سے پیار بھی بہت کرتے ہیں لیکن آپ لوگوں سے زیادہ انھیں اپنے بچے پیارے ہوتے ہیں انکی ایک الگ فیملی ہوتی ہے جو انھیں آپ سے زیادہ عزیز ہوتی ہے

اس لئے خدارا ابھی وقت ہے آپکے پاس اپنے لئے کچھ کیجیے، خود کو مظبوط بنائے ایک عورت اتنی مظبوط ہونی ہی چاہیے کہ وہ باہر کا کام اور گھر داری احسن طریقے سے انجام دے سکے۔

اگر آپ کچھ بھی نہیں کر رہی تو تعلیم حاصل کیجئے یہ ہمیشہ آپکی مدد کرے گی تعلیم حاصل کرنا آج کے دور میں مہنگا نہیں رہا یہ گورمنٹ کے ادارے آپ کے لئے بنائے گئے ہیں ان سے فایدہ اٹھائیں

ضروری تو نہیں آپ ڈاکٹر بنیں؟

انجنئر بنیں؟

آرمی میں جائیں؟

اور بہت سے شعبے ہیں اور ایک عورت ایک بہت اچھی استاد بن سکتی ہے اگر دنیا میں سب ہی ڈاکٹر بن جائیں گے تو استاد کون بنے گا؟۔

زندگی ہمیں بہت آپشنز دیتی ہے لیکن ہم اپنے ایک خواب کے پیچھے ان سارے آپشنز کو اگنور کر دیتے ہیں؟

آپ چاہے اردو پڑھے اسلامیات پڑھے تاریخ پڑھے لیکن پڑھے ضرور یہ آپکے کام آئے گا

ضرور آئے گا۔

ایک عورت کو ایم اے تک تعلیم تو ضرور ہی حاصل کرنی چاہیے۔

خود کا سہارا بننا ہے کیونکہ جو لوگ سہارے تلاش کرتے رہتے ہیں وہ ایک دن منہ کے بل گرتے ہیں اور کوئی انکو تھامنے کے لئے آگے نہیں بڑھتا کیونکہ سہارے تو عارضی ہوتے ہیں۔

پورا حال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔

وہ حقیقت سے پردہ اٹھا کر آئی تھی ہر دوسرے دن کسی تقریب میں وہ مہمان خصوصی بن کر شرکت کرتی تھی تھی اسکے الفاظ لوگوں کے دل پر لگتے تھے آج اسے اپنے مقصد کا پتا چلا تھا وہ اپنے جیسی مظلوم عورتوں کی رہنما بن کر آئی تھی اسے اب بولنا آگیا تھا اسنے تعلیم کو اپنا سہارا بنایا تھا وہ ابھی تک تعلیم حاصل کر رہی تھی ہاں وہ بزدل تھی پھر اس نے کتابوں سے دوستی کی اسنے پڑھا کہ عورت کی کیا اہمیت ہے اس دنیا میں ایک عورت نے کیا کام ہے جو نہیں کیا؟

اس نے اپنا ماضی بھولنے کے لئے اپنے حال کو سنوارا تھا وہ اب اپنے حال میں اپنے ماضی کا شامل نہیں کرتی تھی اس نے زندگی سے بہت کچھ سیکھ لیا تھا وہ ایک عورت تھی اور ایک عورت کو اتنا مظبوط تو ہونا چاہیے کہ کوئی بھی طوفان اسے گرا نا سکے۔

لمبی راہداری تھی جس سے ملیحہ ایک شان ایک غرور سے چلتی آرہی تھی سیکیورٹی گارڈ اسکے ارد گرد تھے۔۔

لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو اسکی ایک جھلک دیکھنے کو ترس رہا تھا۔۔

یہاں سے سات سمندر پار وہ ٹیوی سیکرین پر اسکے روشن چہرے کو دیکھ رہا تھا حجاب میں لپٹا وہ نورانی چہرہ، وہ کتنا بدل گئی تھی، کتنی مظبوط ہو گئی تھی وہ جو اس کے سامنے سابات بات نہیں کر پاتی تھی آج وہ بولتی تھی تو پوری دنیا سر جھکائے اسے سنتی تھی یہ وہ ملحیہ نہیں تھی شاید وہ ملحیہ شہریار کے ساتھ ہی مر گئی تھی۔ سر اٹھا کر اس نے ٹیوی آف کر کے موبائل پکڑا تھا وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا اسکی ایک آواز سننے کے لیے بے تاب تھا وہ، لیکن وہ مجبور تھا ایسا لگتا تھا جیسے عرصہ بیت گیا ہو اسے دیکھے پچھتاوے اسے دیمک کی طرح کھائے جا رہے ان سے نجات کا ایک ہی راستہ تھا۔۔

"تہجد کی نماز"

ان پانچ سالوں میں کوئی ایسا دن نہیں تھا جس میں اس نے

اپنے رب سے معافی نا مانگی ہو۔۔۔

اس دشمن جاناں کی یاد پل پل ستاتی تھی۔

وہ نام تھا بدل گیا

میں شام تھا ڈھل گیا

وہ نظر تھی جھک گئ

میں تصویر تھا مٹ گیا

وہ شمع تھی پگھل گئ

میں درد تھا سہہ گیا

وہ طوفان تھا گزر گیا

میں انسان تھا اجڑ گیا

رک "جاؤ علی تمہیں بتاتی ہوں میں کہاں ہے تمہاری لڑکی ؟ "

"دیکھو چھپکلی مجھے کچھ بھی کہہ لو میری بیٹی کو کچھ بولا تو برداشت نہیں کروں گا میں۔۔"

علی نے اسے دھمکی دی تھی۔۔

" اچھا اور جو تمہاری یہ چھٹا کی ہے اس نے میرے بیٹے کو اتنا زور کا جو تھپڑ مارا اس کا کیا؟ "

"تو کیا ہو گیا ہے؟ چھوٹی بہن ہے مار دیا تھپڑ اس میں غصہ کرنے کی کونسی بات ہے۔۔"

جب کہ نینا کا تو منہ ہی کھلا تھا۔۔۔

علی کی شادی اور نینا کی رخصتی چار سال پہلے ہی ہوئی تھی علی کو ڈاکٹر عالیہ تو نہیں ملی البتہ بریرہ علوی ضرور مل گئی تھی، اس کی ہی یونیورسٹی میں اس کی جونیر تھی۔۔۔

علی کا بی ایس اب بھی پورا نہیں ہوا تھا اس کا کہنا تھا۔

بزنس کرنے کیلئے اسے ڈگری کی نہیں دماغ کی ضرورت تھی۔۔

" بابا۔۔ اپو گندی ہے اول بھابی "(پھوپھو گندی ہیں اور بھائی بھی)

وہ توتلی زبان میں شکایت کر رہی تھی۔

"ہاں میری جان سب گندے ہیں صرف میری زہرہ اچھی ہے۔۔۔"

علی نے اس کو گود میں اٹھایا تھا۔۔۔

"گندی ہو گی تم تمہارا باپ سمجھی تم اور یہ جو میرے بیٹے کو تھپڑ مارا نا تم نے اب دیکھو۔۔۔"

نینا ایک دم سے انکے آگے بھڑکی تھی۔۔۔

)"تا تلے دی آپ؟(کیا کرے گی آپ"

"میں تمہارے باپ کو ماروں گی۔۔۔"

نینا نے کہا نہیں تھا بلکہ اسے ایک چانٹا بھی مارا تھا جس پر زہرہ اب زار و قطار رو رہی تھی کیونکہ اس کے بابا کو بہت زور سے لگ گئی تھی۔۔

آج معراج کی سالگرہ تھی اور وہ سب وہاں اکھٹے تھے لیکن ہر بار کی طرح آج بھی علی اور نینا اور انکے دونوں بچوں میں جنگ عظیم چھڑ گئی تھی جو اب رکنی تو تھی نہیں۔

" مجھے نہیں پہننے یہ کپڑے بس۔۔"

چار سالہ معراج بیڈ پر پریڈ کرنے میں مصروف تھا۔

"میری جان آج آپکی برڈے ہے تو یہ کلر اچھا لگے نا "

"نو میمز نو میں بوائے ہوں میں ریڈ کلر نہیں پہن سکتا ماما۔۔۔"

وہ اپنی چھوٹی سی عقل کو کچھ زیادہ ہی استعمال کر رہا تھا۔

" پر آپ نے بولا تھا آپکو ریڈ کوٹ پہننا ہے"

" ماماوہ تو میں نے اپنی شادی پر پہننا ہے نا۔۔۔"

اسکی اگلی بات پر تو ملیحہ کا منہ ہی کھلا تھا۔

"اور ریڈ کیوں پہننا ہے آپکو؟"

"افو۔۔۔"اس نے اپنا چھوٹا ہاتھ ماتھے پر رکھ کر جیسے افسوس کیا تھا۔

" آپکو نہیں پتا میری دولہن ریڈ پہنے گی تو میں بھی ریڈ پہنوں گا نا"

معراج نے اپنی ماما کو فل سمجھایا تھا۔

"پتا نہیں اتنی باتیں تمہیں کون سکھاتا ہے۔۔۔؟"

ملیحہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ غصہ کرے یا ہنسے۔

" چاچوں سکھاتے ہیں نا ماما۔۔"

" آپ کے چاچوں اور آپ کمال ہی کرتے ہیں، فلحال سب چھوڑو میرا بچہ یہ پہن لو نا آؤ ادھر۔۔ "

ملیحہ نے اسے بہلایا تھا۔

"ایک شرط پر پہنوں گا؟"

" اف معراج۔۔"

وہ تھک کر بیٹھی تھی پہلے وہ ضد کر رہا تھا کہ خود نہائے گا کتنی مشکل اسے نہلایا تھا اب موصوف کو کپڑے نہیں پسند آرہے تھے وہ ہر معاملے میں ہی ضدی تھا دادی اور چاچوں نے اچھا خاصہ بگاڑ دیا تھا اسے۔۔۔

"بولو بھی معراج۔۔ "

"بابا کہاں ہیں؟ "

معراج نے اچانک سوال کیا تھا۔

ایک سایا اس کے چہرے پر آکر گزرا تھا یہ سوال وہ کل سے مسلسل کر رہا تھا۔

"آج میرا برڈے ہے ماما مجھے اپنے بابا ساتھ کیک کاٹنا ہے۔۔۔"

"معراج آؤ کپڑے پہنو نیچے آپکے فرینڈز آئیں ہیں اور وہ گفٹس بھی لائیں ہیں آپ کے لیے جلدی سے آؤ میرے پاس۔۔"

ملیحہ نے اسے بہلایا تھا لیکن وہ معراج عالیہان آفریدی تھا جو کسی کی باتوں میں نہیں آتا تھا۔۔۔

" مجھے بابا پاس جانا ہے"

"معراج ایک دفعہ کہی گئی بات سمجھ نہیں آتی آپکو کیوں ضد کر رہے ہو۔۔۔"

وہ غصے سے بولی تھی۔

"مجھے نہیں جانا نا مجھے بڑے منانی ہے نا میرے بابا ہیں اور نانا ما۔۔"

وہ غصے سے بولتا اب بالکنی میں چلا گیا تھا۔۔۔

ملیحہ تڑپی تھی وہ نہیں چاہتی تھی اسکا بیٹا اس جیسی زندگی گزارے۔

میرا چیمپ کہاں ہے؟ "

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو تم ملی۔۔۔"

علی جو معراج کو ڈھونڈنے آیا تھا اسے روتا دیکھ پریشان ہوا۔۔

"پلیز اسے کسی طریقے سے نیچے لے آؤ ناراض ہو گیا ہے اب بات نہیں سنے گا میری۔۔"

" ملی وہ عالیہان بھائی۔۔۔ "

"مجھے انکے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"

ایک نظر بالکنی پر ڈال کر وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو تم ملی۔۔" علی جو معراج کو ڈھونڈنے آیا تھا اسے روتا دیکھ پریشان ہوا۔

"چیمپ۔۔۔"

"چیمپ۔۔۔"

"ادھر کیوں چھپ کر بیٹھے ہوں۔۔۔؟"

"I am angry."

"وہ منہ بنا کر بولا تھا۔

But why ?

"مجھے بابا ساتھ برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنا ہے جیسے سارے بچے کرتے۔۔"

اسکی چھوٹی چھوٹی کانچ جیسی آنکھیں جو اسنے ملیحہ سے چرائی تھی اس میں نمی اتری تھی۔

" آپ کو پتا ہے آپ کی ماما سیڈ ہیں"

"کیوں؟"

" کیونکہ آپ سیڈ ہیں وہ آپکی وجہ سے روئیں یہ آپکو اچھا لگے گا "

"No"

اسنے معصومیت سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

Then be a good boy don't hurt your mama... if u hurt her she will cry.

علی کی بات پر وہ جھولے سے اٹھ کر اسکے قریب آیا تھا۔

No I don't let her cry...

وہ ہو بہو عالیہان آفریدی تھا اس کے جیسا ہی خاموش سنجیدہ مزاج لیکن ضدی اور غصیلہ۔۔

ضد اور غصہ اس نے اپنے باپ سے چرایا تھا اور کانچ جیسی آنکھیں اپنی ماں سے وہ سب سے زیادہ پیار ہی اپنی مام سے کرتا تھا اپنی ہر بات ان سے شیئر کرتا تھا۔۔

لیکن اسکے بابا؟

" تو جلدی سے ریڈی ہو جاؤ پھر۔۔۔"

"ok"

"آجاؤ۔۔"

"نو---میں اپنی ماما سے ریڈی ہوں گا"

وہ اسی وقت نیچے بھاگا تھا کہیں اسکی ماما سچ میں نا رو رہی ہوں۔۔۔

"بیٹا دھیان سے۔۔"

"کہاں جا رہے ہو معراج؟ "

نینا نے اسے آواز دی تھی لیکن وہ سیدھا کچن میں گیا تھا کیونکہ وہیں اسکی ماما پائی جاتی تھی۔

"ماما"

اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر پکارا تھا۔۔

" معراج؟؟؟"

"مجھے ریڈی کریں ماما ہری آپ۔۔۔"

وہ بنا اسکی سنے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے آیا تھا۔

" ماما آپ بھی ریڈ کلر کا ڈریس پہنیں گی "

"ہاں کیوں نہیں میرا بچہ۔۔۔"

وہ اسے کوٹ پہناتی بولی تھی۔

" بابا ہوتے تو وہ بھی میچینگ ڈریس پہنتے نا ہم جیسے۔۔۔"

معراج کی بات پر اسکے کوٹ کے بٹن بند کرتے ہاتھ رکھے تھے، اسکے نام پر ہی آنکھوں میں نمی اترنا شروع ہوئی تھی۔

I hurt you mama...

ملیحہ نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا جسکی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔۔

No...my..boy..you..can't ..hurt..me..

وہ شدت سے اسے خود میں بھینچ گئ تھی آج اس دشمن جاناں کی یاد کیوں اتنی ستا رہی تھی کیا وہ سب بھول گیا۔۔

But baba ...he..hurt..us..

ملیحہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اسے کیسے سنبھالے وہ ہو بہو اس جیسا جذباتی تھا ہر چیز کو محسوس کرتا تھا اور سب سے چھپاتا تھا لیکن اپنی ماما کے سامنے وہ کچھ نہیں چھپا سکتا تھا۔

" آپ کے فرینڈز ویٹ کر رہے ہیں نیچے۔۔"

" میں ریڈی ہو گیا ہوں۔۔۔ پر میں کیک کٹ نہیں کرونگا "

جب تک بابا نہیں آتے۔۔۔"

وہ اسکے گال چومتا نیچے بھاگا تھا اور وہ بے بسی کی مورت بنی بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔۔ اب آنسوؤں کا بندھن ٹوٹا تھا۔

نظریں سائڈ ٹیبل پر پڑی اسکی تصویر پر پڑی تھی، جس

میں ملیحہ کو اپنا عکس نظر آیا تھا۔

آپ بہت برے ہیں۔۔۔۔ آپ سب۔۔۔ بھول۔گئے۔۔۔ آپ۔۔ کو۔۔ یہ۔۔ بھی۔۔۔ نہیں۔۔

۔۔یاد۔۔ کہ۔۔ آج۔۔ معراج کی۔۔ آج۔۔ ہماری زندگی کا۔۔۔ کتنا۔۔۔ بڑا۔۔ دن۔۔ ہے،

م۔۔ میں آپکو۔۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔"

"ملی۔۔۔ ملی؟"

نینا کی آواز پر اس نے اپنے آنسو صاف کئے تھے۔

" ہاں۔۔۔"

"تم رو رہی تھی۔۔"

" ن۔۔ نہیں تو۔۔"

اسنے تصویر واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی۔

"بس تیار ہونے لگی تھی یہ معراج اسکی وجہ سے بھاری جوڑا پہننا پڑ رہا ہے، میرا زرادل نہیں اتنا ہیوی ہے یہ اوپر سے ڈارک کلر لیکن وہ ضدی ہے بالکل عالیان۔۔۔"

وہ بات کرتے کرتے رکی تھی، نینا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ایم فائن۔۔۔"

"ملی وہ عالیان بھائی۔۔۔؟"

" تم چلو میں تیار ہو کر نیچے آتی ہوں" نینا اسے کچھ نہیں کہہ سکی تھی، وہ بے دلی سے تیار ہوئی تھی،

لیکن پھر چہرے پر ازلی مسکراہٹ سجائے نیچے آئی تھی اپنے بیٹے کے لئے

وہ سامنے ہی بیلونز سے کھیل رہا تھا۔

"چلو معراج کیک کٹ کرتے ہیں۔۔

ہادی کی آواز پر اس نے غصے سے اسکی طرف دیکھا تھا۔

" میں اپنے بابا ساتھ کیک کٹ کروں گا ماموں۔۔۔ "

"لیکن بابا نہیں آسکتے نا بچے"

گل بیگم نے اسے پچکارا تھا۔۔

"کیوں نہیں آسکتے سب بچے اپنے بابا ساتھ کیک کٹ کرتے ہیں۔۔"

ملحیہ نے زور سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی، وہ یہاں آکر کمزور پڑ جاتی تھی۔

"پر معراج آپ اپنی ماما ساتھ کیک کٹ کر لونا۔۔۔۔ "

نینا کی بات پر اس نے پھر سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

وہ کسی کی نہیں سننے والا تھا یہ وہاں بیٹھا ہر شخص جانتا تھا اسکے سارے دوست کھانا کھا کر چلے گئے تھے لیکن اسنے کیک کٹ نہیں کیا تھا ملی کے بولنے پر بھی نہیں یہ پہلی دفعہ تھا جب وہ ملیحہ کی بھی بات نہیں مان رہا تھا۔۔

"اوکے نہیں کرتے کیک کٹ لیکن گیم تو کھیل سکتے ہیں نا۔۔

علی کی آواز پر اسنے ہلکا سا سر اٹھایا تھا"

"کیسا گیم؟"

"یور فیورٹ۔۔۔"

"سنگ آسانگ۔۔"

"رئیلی۔۔۔؟"

وہ خوشی سے اچھلا تھا وہ میوزک کا دیوانہ تھا اور میوزک کا شوق اسے علی نے ڈالا تھا چھوٹا سا تھا تو اسکے کانوں میں ہینڈ فری لگا دیتا تھا سب نے کتنا منع کیا لیکن وہ اسے میوزک کا شوق ڈال کر ہی مانا۔۔

وہ خود بھی گانا گانے کی کوششیں کرتا اور ساتھ اپنی ماما سے بھی کرواتا اس کا خیال تھا اسکی ماما ایک اچھی سنگر ہیں اور انھیں سنگر ہونا چاہیے۔۔

لیکن اسکی ماما نے کبھی اسکی بات نہیں مانی۔

"اوکے لیٹس پلے دا گیم" اب وہ سب اسکے گرد بیٹھے مختلف سانگز گا رہے تھے۔

"ماما اب آپکی باری۔۔ "

وہ خوشی سے اچھلا تھا کیونکہ وہ ہار رہا تھا اس سے سانگز گیس نہیں ہو رہے تھے، اسی لئے اس نے ماما کو اندر دھکیلا تھا۔

"کیوں وہ کیوں؟"

" کیونکہ وہ میری ٹیم میں ہے جیسے زہرہ آپکی ٹیم ہے، بالاج ماموں کی ٹیم ہے"

وہ عقل کا ثبوت دیتا بولا تھا۔ "لگتا ہے آپکی ماما گیس نہیں کر پائے گی" علی شرارت سے بولا تھا۔۔"

She can……come on mamma…u can do this

میوزک پلے ہوا تھا۔۔۔وہ آنکھیں بند کر گئی یہ معراج کا فیورٹ تھا وہ جان بوجھ کر گیس نہیں کر رہا تھا،

ملیحہ کو پتا تھا وہ چاہتا تھا اسکی ماما گانا گائیں۔

دوا بھی لگے نا مجھے دعا بھی لگے نا مجھے

جب سے دل کو میرے تو لگا ہے

وہ معراج کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی گنگنائی تھی۔

نیند راتوں کی میری چاہت باتوں کی میری چین کو بھی میرے تم نے یوں ٹھگا ہے

معراج کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی

یہی تو وہ چاہتا تھا۔

جب سانسیں بھروں میں بند آنکھیں کروں میں نظر تو یار آیا

وہ گنگناتی سب کے دلوں کو چھو رہی تھی

دل کو قرار آیا

تجھ پہ ہے پیار آیا

پہلی پہلی بار آیا او یارا

جانے کیوں اسکی یاد سے آنکھیں بھیگ رہی تھی، کیا وہ اتنا پتھر دل تھا انکا دن بھول گیا انکی شادی کا دن انکے بیٹے کی سالگرہ۔۔

چہرہ تیرا دکھائی دے جو آنکھیں میں بند کرتی ہوں

تیرے لئے میں سجتی ہوں سنورتی ہوں

وہ اپنے آنسو چھاپنے کے لئے وہاں سے اٹھی تھی،وہ گانا بھول گئی تھی،اب اسکی یاد تھی بس اس کے قدم سیڑھیوں کی طرف بڑھے تھے وہ سب پریشانی کے عالم میں اسے دیکھ رہے تھے اچانک ہال کی ساری لائٹس آف ہوئی تھی۔۔۔

کیا میں تجھ کو بتاؤں حال دل کا سناؤں ہے عشق کا بخار آیا

"یہ آواز"

وہ حیرانگی کے عالم میں مڑی تھی،اور زندگی جیسے تھم گئی تھی۔

وہی تو تھا۔

"ع۔۔۔عالیہان۔۔۔"

سپاٹ لائٹ کی روشنی میں وہ اسکی طرف بڑھ رہا تھا اس کے ساتھ میچینگ ڈریسنگ کئے۔۔

ہاتھوں میں پھولوں کا گلدستہ تھامے۔

دل کو قرار آیا

پہلی پہلی بار آیا ہے

او۔۔۔۔یارا

وہ بالکل اسکے قریب آکر رکا تھا۔

اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرا تھا اور اسکے آنسو چن لئے تھے۔

Happy anniversary Jana..

اس کے کان میں ہلکی سی سرگوشی کی تھی اس نے جس پر اس نے اپنی آنکھیں اٹھائی تھی ناراضگی سے بھرپور۔

وہ ہلکا سا ہنسا تھا۔

اور اسکے گرد باہوں کا گھیرا تنگ کیا تھا وہ زور سے اسکے سینے پر مکے مارنے لگی تھی، لیکن فرق کسے پڑتا تھا؟

وہ ہنستا اسکے مکے کھا رہا تھا

"بابا آپ بس بھی کریں اب یار، اتنا لیٹ کون آتا ہے میں ڈرامہ کر کر کے تھک گیا آپ کے سرپرائز دینے کے چکر میں میرے سارے فرینڈز کیک کھائے بنا چلے گئے اور آپکی وجہ سے ماما کو بھی رلا دیا میں نے افففف اور"

"بس بس میری جان آج ہی سارے راز کھولے گا کیا؟ "

وہ ملیحہ کی گھوریوں سے ڈرتا بولا تھا

وہ ایک ہفتے سے دبئ گیا ہوا تھا میٹینگ کے سلسلے میں۔۔

"تو اسکا مطلب یہ سب ڈرامہ تھا "

"ہاں وہ بابا جان ماما جانی کو سرپرائز دینا چاہتے تھے "

"تمہارے سرپرائز کی تو ایسی کی تیسی' ہادی کا دل کر رہا تھا ان دونوں باپ بیٹے کو بھسم کر دے

"یار اب اس طرح گھورنا تو بند کرو۔۔۔"

عالہان میٹینگ کے سلسلے میں دبئ گیا ہوا تھا ملیحہ کو وہ کہہ کر گیا تھا کہ ایک ہفتے سے پہلے آجائے گا، لیکن کام زیادہ تھا اور اسکے پاس گھر فون کرنے کا بھی وقت نہیں تھا کیونکہ جب وہ فری ہوتا تھا تو ملی مصروف ہوتی تھی اور اب بہت مشکل سے اسے فلائٹ ملی تھی وہ اور معراج ساتھ مل کر ملیحہ کو سرپرائز کرنا چاہتے تھے اور سرپرائز ڈیلے ہو گیا تھا کیونکہ عالہان افریدی کی فلائٹ لیٹ ہو گئ۔

" اب بابا کو گھورنا بند کریں کیک کٹ کرتے ہیں پانچ منٹ رہ گئے ہیں میری سالگرہ اور آپکی انیورسی ختم ہونے میں۔۔۔"

"ہاں ہاں چلو۔۔" اب وہ تینوں مل کر کیک کٹ کر رہے تھے شور ہی شور تھا۔

علی اور نینا پھر کسی بات پر الجھ رہے تھے۔

علی کا کہنا تھا کہ نینا ہادی ساتھ اپنے گھر چلی جائے کیونکہ بیٹیاں مائکے اتنی دیر رکتی اچھی نہیں لگتی۔۔

بالاج اور زہرہ تو سوچکے تھے۔

اصل میں اول مسئلہ ہی زہرہ اور بالاج کا تھا تھا جو ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔

وہاں عالہان کی نظر ملیحہ پر ہی تھی جو دونوں پارٹیوں میں صلح کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ملی کی نظر بھی اس پر پڑی تھی۔

وہ اس سے ناراض ہو چکی تھی اب۔

"چلو تم لوگ میدان خالی کرو اپنے اپنے کمروں میں جاؤ۔۔۔"

" ہاں ہاں اب تم ایسے ہی بولو گے "ہادی تو بھرا بیٹھا تھا۔

"پورا دن غبارے پھلا پھلا کر ادھر میرا سارا پھونک نکل گیا اور اب موصوف بھرم دکھا رہے ہیں۔۔۔"

عالہان نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے میدان خالی ہو گیا تھا۔۔

ملیحہ اسے اگنور کئے لان کی طرف چلی گئی تھی وہ اسکے انداز پر مسکرایا تھا لیکن اسکی منزل کچن تھی جہاں اب وہ دو بھاپ اڑاتے کافی کے مگ تیار کر کے لان کی طرف لے کر گیا تھا۔

وہ اتنی سردی میں اسی بینچ پر بیٹھی تھی، جہاں وہ بیٹھا کرتی تھی عالہان نے کافی کا مگ اسے پکڑایا تھا وہ چپ چاپ پکڑ گئی تھی اب کافی سے بھلا کیسی ناراضگی؟

"ناراض ہو؟ "

وہ اسکے ساتھ بیٹھا تھا۔

"ہاں۔۔۔"

اس نے کافی کا مگ لبوں سے لگا کر ایک سپ لیا تھا۔۔

"میں بس تمہیں سرپرائز دینا چاہتا تھا "

وہ اسکی طرف دیکھ رہا تھا وہ اسکی طرف دیکھ کر ہی بات کرتا تھا لیکن ملیحہ نہیں کر پاتی تھی۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اس نے دوسرا گھونٹ بھرا تھا۔"بات بھی نہیں کرو گی؟"

"نہیں"

ملیحہ کی کافی ختم ہو رہی تھی لیکن عالہان کی ویسے ہی پڑی تھی کیونکہ وہ فلحال اسے نظروں سے کنفیوزڈ کر رہا تھا اور وہ ہو رہی تھی۔

"آپ ایسے دیکھنا بند کریں مجھے"

وہ اب تنگ آ کر بولی تھی کیونکہ پانچ منٹ سے وہ اسے دیکھ ہی رہا تھا۔۔

"تو کیسے دیکھوں؟"

وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"آپ دیکھیے ہی نہیں۔۔۔"

"تو کیا کروں؟"

"کافی پیجئے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔"

"ٹھنڈی ہو چکی ہے"

وہ اسے بتا رہا تھا۔

"آپ۔۔۔"

وہ ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ نظریں پھیر گئی تھی۔

"تم مجھ سے ناراض مت ہوا کرو جاناں میرا سانس رکنے لگتا ہے" اسکی آواز میں نمی تھی۔

اور یہاں وہ پگھل جاتی تھی۔"عالہان۔۔۔"

"جی عالہان کی جان۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔۔

"میں کافی گرم کر کے لاتی ہوں۔۔۔"

وہ وہاں سے اٹھی تھی لیکن وہ اسکی کلائی پکڑ کر واپس بٹھا چکا تھا۔۔

"مجھے کافی کی نہیں تمہاری ضرورت ہے۔۔۔"

وہ ہلکا سا ہنسی تھی۔۔

وہ اب اپنا کوٹ اتار رہا تھا۔

"میرے پاس شال ہے "

اسے لگا وہ سردی کی وجہ سے اسے کوٹ نا پہنا دے۔

"میں کوٹ سے رنگ نکال رہا ہوں۔۔۔"

اب وہ دونوں ہنسے تھے

"یہ میرے لئے ہے؟"

"نہیں تمہاری بہو کے لئے۔۔۔"

"عالی۔۔۔"

وہ تیکھی نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔

جس پر وہ مسکرایا تھا اسکے ہاتھ میں انگھوٹی پہنائی تھی وہ اسکے کندھے پر سر ٹکا گئی تھی۔

"کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کہ پانچ سال پہلے اس دن اگر میں آپ کو نا روکتی تو؟"

پانچ سال پہلے:

ملیحہ کی بھی نظریں اسکی طرف اٹھی تھی وہ بھاگ کر اس کے پاس پہنچی تھی۔

ع۔۔عالیہان؟

علی نے نفی میں سر ہلایا تھا دنیا ہی ختم ہو گئی تھی وہ اپنے قدموں سے لڑکھڑائی تھی ہادی اور علی دونوں اسکی طرف بڑھے تھے۔۔۔

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے، میرے جانے سے تمہیں خوشی ہوئی ہے میں اس خوشی کو برقرار رکھوں گا کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤں گا مر کر بھی نہیں، یاد رکھنا عالہان آفریدی نے تمہاری بات کا مان رکھ لیا ہے۔۔"

کانوں میں جیسے اس کے ہی جملے گونج رہے تھے آنسو آج کسی صورت نہیں تھم رہے تھے زہن ماؤف ہو رہا تھا آج واقعے اس نے اپنی زندگی کا آخری رشتہ بھی کھو دیا تھا۔۔

"تم سے دور جا کر میں خود کو بہت بڑی سزا دے رہا ہوں۔۔۔"

وہ خالی خالی نظروں سے علی کو دیکھ رہی تھی۔ دل بہت آہستگی سے دھڑک رہا تھا۔۔

"یہ ایسی سزا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی کاش محبتوں میں بھی سزائے موت دی جاتی یہ عمر بھر ہجر کی سزا کاٹنا بہت مشکل ہے۔۔۔"

"عا۔۔لہا۔۔ن۔۔"

لب ہلے تھے۔

وہ سہارا لیتے بینچ پر بیٹھی تھی جیسے ساری طاقت ختم ہو گئی تھی اس کی زندگی میں کوئی خوشی نہیں تھی۔

"میں نے آپ کو کھو دیا۔۔۔۔۔عالہان ہم بچھڑ گئے۔۔۔ "

غم زندگی تیری راہ میں شب آرزو تیری چاہ میں جو اجڑ گیا وہ بسا نہیں جو بچھڑ گیا وہ ملا نہیں۔

" ملیحہ۔۔۔"

اسے اپنے پیچھے سے کسی کی آواز آئی تھی وہ زور سے اپنی آنکھیں مینچ گئی تھی یہ آواز ہی ہر جگہ اسے سنائی دے رہی تھی پر وہ کہیں نہیں تھا۔۔

"عالہان آفریدی نے ہمیشہ تمہیں اذیت ہی پہنچائی ہے تم کبھی معاف مت کرنا مجھے۔۔۔ "

"آپ نے ہمیشہ مجھے اذیت پہنچائی اور اب بھی پہنچا رہے ہیں مجھے چھوڑ دیا آپ نے چلے گئے آپ۔۔۔"

" ملیحہ۔۔"

کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

" پلیز علی عالہان کو۔۔۔"اس نے ایک دم اپنا آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھایا تھا۔۔۔

" ع۔۔عا۔۔ل۔۔لہا۔۔ن۔۔عالہان"

" میں نہیں جا۔۔۔"

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا وہ بنا کسی پل کی دیر لگائے اس کے گلے ملی تھی اپنے نازک بازوؤں کا مظبوط حصار باندھا تھا۔۔

"ملیحہ۔۔"

عالہان نے تڑپ کر اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔

"ا۔۔ایم۔۔۔س۔۔سوری۔۔ع۔۔عالی۔۔"

وہ ہچکیوں کے درمیان مشکل سے بول رہی تھی۔۔۔

"م۔۔میں بہت بری ہوں نا۔۔۔"

وہ اپنا سر اسکے سینے سے نکالتی بولی تھی عالہان نے نفی میں سر ہلا کر اور اسے واپس گلے لگایا تھا۔

عالہان سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا وہ حیران تھا موسم کی خرابی کی وجہ سے فلائٹ دو گھنٹے لیٹ ہو گئی تھی بس اس کی وجہ سے وہ کنٹین کی طرف جا رہا تھا جب اسے ملیحہ روتی ہوئی نظر آئی۔

شاید دعائیں ایسے ہی قبول ہوتی ہیں۔

"میں نے آپکو۔۔۔۔ہرٹ کیا میں"

"ششش۔۔۔تم نے مجھے ہرٹ نہیں کیا ملیحہ بلکہ میں نے تمہیں کیا پلیز ایک دفعہ مجھے معاف کر دو۔۔"

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتا بہت پیار سے اس سے معافی مانگ رہا تھا۔۔

" کرو گی نا معاف اپنے عالی کو۔۔۔ "

ملیحہ نے زور سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

I love u jana I love u a lot..

عالیان نے بہت عقیدت سے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔

"اگر آپ چوتھی دفعہ گلے ملے تو میں بھی ادھر کسی کے گلے پڑ جاوں گا۔۔"

علی اچانک بولا تھا جس پر وہ دونوں نم آنکھوں سے ہنس دئے تھے۔

" تمہیں کیوں مرچیں لگ رہی ہیں بھائی۔۔۔"

"ظاہری بات ہے سنگل بندے کے سامنے پبلک میں اتنا رومینس کریں گے تو غصہ تو آئے گا میں بھی انسان ہوں۔۔۔"

"بیٹا فلحال تو سامنے دیکھ۔۔۔"

علی نے جیسے ہی سامنے دیکھا تھا اسکی آنکھیں پھٹی تھی۔

"بھائی بھی ہو سکتا ہے اسکا۔۔۔"

"ہاں پر بھائی تو ایسے گلے نہیں ملتے جیسے یہ مل رہا۔۔۔"

" تو بکواس بند کر اور جا کر پتا کر، ہے کون یہ سالہ جو میری ڈاکٹر عالیہ سے چپک رہا، ویسے مجھے تو لگتا میرا سالہ ہی ہو گا

"خیر جاتو۔۔۔"

"میں کیوں جاؤں میری کونسا بھی لگتی ہے وہ۔۔"

ہادی نے تو صاف انکار کیا تھا جب کے علی نے اب مسکرا کر ملیحہ کی طرف دیکھا تھا۔

Not at all

جواب عالیہان کی طرف سے آیا تھا۔

"کوئی بات نہیں پتا کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔"ملیحہ نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

عالیہان نے ملیحہ کا ہاتھ مظبوطی سے تھاما تھا اور وہ سب سامنے کھڑی ڈاکٹر عالیہ کی طرف بڑھے تھے۔

" اسلام و علیکم "

ملیحہ کے سلام کرنے پر وہ جو اس لڑکے سے بات کر رہی تھی واپس مڑی تھی۔

"ارے ملیحہ ملک آپ؟"

" ملیحہ ملک نہیں ملیحہ عالیہان آفریدی۔۔۔"ملی کی بات سن کر اس نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا تھا،

جب کہ علی کی نظریں تو اس لڑکے کا ایکسرے کر رہی تھی۔

جو ڈاکٹر عالیہ، سوری

علی کی ڈاکٹر عالیہ کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا۔

"اللہ آپ دونوں کو خوش رکھے۔۔"بے ساختہ اس نے دعا دی تھی۔۔

"آمین"

سب سے لمبا آمین تو علی کا ہی تھا۔

"ان سے ملئے یہ ہیں ڈاکٹر گوہر میرے ہسبنڈ آپ کو بتایا تھا نا میں نے انکے بارے میں۔۔"

ڈاکٹر عالیہ کی بات پر علی کی آنکھیں ہی پھٹی تھی، جب کہ ان سب نے ہنسی ضبط کی تھی۔

"اووو کہاں جا رہے ہیں آپ؟"

"ہنی مون پر"

اور گوہر یہ ہیں ملیحہ میری پیشینٹ تھی اور یہ علی ہیں میری ہی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے بالکل میرے چھوٹے بھائیوں کی طرح ہیں"

اچانک ہی ہادی کو کھانسی کو دورہ پڑا تھا۔

علی نے ایک خونخوار نظر اس پر ڈالی تھی۔

"آئی تھنک ہماری فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔"

See u next time...!

Allah Hafiz...

علی ابھی تک سامنے دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ ابھی گئی تھی، اور اس کے جاتے ہی وہ جو کب سے ہنسی ضبط کئے بیٹھے تھے وہ فوارے کی طرح نکلی تھی، عالیہان نے مسکرا کر ملیحہ کی طرف دیکھا تھا اس کی ہنسی کتنی حسین تھی جیسے پورے ماحول میں جادو چل جاتا ہے وہ خاموشی سے پلک چھپکائے اسے دیکھ رہا تھا۔

علی پورے راستے کچھ نہیں بولا تھا،

شاید وہ واقعے اسے لے کر بہت سیر ئس تھا۔

"علی بھائی پلیز آپ پریشان ناہوں میں آپکے لیے ان سے پیاری لڑکی ڈھونڈوں گی۔۔۔"

علی خاموشی سے ڈرائیو کرنے میں مگن تھا۔۔

" اچھاناا اب یہ سستا دیو داس مت بنو ویسے بھی تم اسے کے قابل ہی نہیں میر امطلب ہے وہ تمہارے قابل ہی نہیں تھی۔۔۔"

ملیحہ کی گھوری پر عالیہان نے اپنا جملہ بدلا تھا۔

" دل امید توڑا ہے کسی

نے سہارا دے کہ چھوڑا ہے کسی نے

ہادی باہر دیکھے گنگایا تھا پر اس کا کوئی رد عمل نہیں تھا۔۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔

"یہاں گاڑی کیوں روک دی تم نے۔۔"

ہادی کا سر سامنے لگا تھا۔

"باہر نکلو۔۔۔"

"کیا مطلب؟"

"میں نے کہا باہر نکلو۔۔۔ "

علی اب اونچی آواز میں بولا تھا۔

"یار دیکھ میں مزاق۔۔"

" اگر وہ کہہ رہا ہے تو نکل جانا باہر۔۔ "

"کیسے نکل جاؤں تم نے ہی بولا اپنی گاڑی میں بھیج دو کیا رکشے پر جاؤں گا"

" اب مجھے کیا پتا کس پر جائے گا یہ تجھے اس کے زخموں پر نمک چھڑکنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا"

" آپ بھی باہر نکلئے علی کی بات پر اب عالہان کا منہ کھلا تھا۔

"دیکھ میں تیرا بڑا بھائی"

"کوئی بھائی وائی نہیں بھائی ایسے نہیں ہوتے بجائے اس کی سیٹینگ کروانے کے تم اس کے زخموں پر نمک چھڑک

رہے تھے۔۔"

ہادی نے بتیسی پوری کی پوری باہر نکال کر اب جلتی پر تیل چھڑکا تھا۔

"ہاں آپ دونوں جائیں میں اور علی بھائی آپ سے ناراض۔۔۔ "

"تم بھی نکلو محترمہ۔۔"

اب ملحیہ کا منہ کھلنے کی باری تھی جب کہ ان دونوں کے ہنسنے کی۔

وہ تینوں ایک لائن میں باہر کھڑے ہو گئے تھے۔

" یار وہ میں کیا کہہ رہا تھا اپنا والٹ دینا کرایہ نہیں میرے پاس۔۔۔ "

علی اس کی بات کو اگنور کرتا گاڑی میں بیٹھا تھا اور گاڑی پیچھے لے گیا تھا، اور وہ ایک دوسرے کے منہ ہی دیکھتے رہ گئے تھے۔

"یار یہ تو واقعے ہمیں چھوڑ گیا۔۔۔"

ہادی کو شاید اب تک یقین نہیں آ رہا تھا۔

عالہان کو بھی تپ چڑھی تھی۔

علی۔۔۔ بھائی"

"ناملیحہ اس خود غرض شخص کو بھائی کہہ کر بھائی کی توہین نا کرو۔۔۔"

ہادی تو جذباتی ہی ہو گیا تھا۔۔۔

" ہاں کمینہ میری بیوی کو دھوپ میں کھڑا کر کے چلا گیا۔۔۔"

"اللہ کرے ٹائر ہی پنچر ہو جائے خبیث کا"

" عالی وہ علی بھائی۔۔"ملیحہ نے سامنے اشارہ کیا تھا۔

"نہیں ہے وہ میرا بھائی نمک حرام ہے وہ چھوڑ کر چلا گیا ہمیں"

"عالی وہ سچ میں علی"

۔"میں کہہ رہا ہوں وہ چلا۔۔۔ "

عالیہان کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ سامنے ہی علی ایک خوبصورت لڑکی کا ہاتھ پکڑے انکی طرف آرہا تھا۔

"ب--بریرہ" ہادی کے لب ہلے

" ہاں ہادی بریرہ، بریرہ علوی۔۔" علی خاصا مسکرا کر بولا تھا جب کہ ہادی سے یہ ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ علوی خاندان کی اکلوتی بیٹی تھی کروڑوں کی جائیداد کی مالک ایک ڈیسنٹ اور بہت لائق سٹوڈنٹ وہ علی کے ساتھ۔۔

"یہ ہے میری فیملی اور ڈیئر فیملی یہ ہے بریرہ میری محبت میرا عشق "

علی نے مسکرا کر بریرہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

اس دفعہ ہادی کو اصل کی کھانسی ہوئی تھی اور خاصی شدید ہوئی تھی۔

"اسلام وعلیکم۔۔۔"

سب سے پہلے ملیحہ کو ہی ہوش آیا تھا۔۔۔"

"وعلیکم سلام"

"یہ۔۔میری بھابھی"

"ہاں آپ نے بتایا تھا یہ ملی ہیں آپکی بھابھی جیسے بتایا تھا ویسے ہی ہیں گڑیا سی۔۔۔"

ملیحہ اپنی تعریف پر جھینپ سی گئی تھی۔

"یہ تو ہادی ہیں نے ہادی مرزا۔۔۔"

" جی بالکل بد قسمتی سے یہ میرے بہنوئی کے رتبے پر فائز ہیں۔۔۔"

علی کی بات سن کر صرف ملیحہ اور بریرہ ہی ہنسی تھی۔۔

"ارے آپ دونوں کیوں ایسے کھڑے ہیں چلئے کیفٹریا چلتے ہیں"

علی نے چابی ہاتھوں میں گھمائی تھی۔۔

"یہ بھی تمہارے بابا کا ریسٹورینٹ ہے سویٹ ہارٹ۔۔۔؟"

" ہاں یہ بھی انکی ہی برانچ ہے پلیز آپ لوگ آئیں نا "

اب مرتے کیا نا کرتے وہ دونوں بھی اس کے پیچھے ہی گئے تھے۔

"یہ تو بہت پہنچی ہوئی چیز نکلا سالا۔۔۔"

"میں تو سمجھ رہا تھا یہ ڈاکٹر کے غم میں ہے لیکن اس نے تو ڈبل ڈبل دل لگی لگائی ہوئی تھی۔۔۔"

ہادی خاصے افسوس کا اظہا کر رہا تھا۔۔

"آپ دونوں کھسر پھسر کرنا بند کریں وہ کیا سوچے گی؟"

ملیحہ نے انھیں گھورا تھا۔

ہادی اور عالہان تو حیران و پریشان علی کو دیکھ رہے تھے۔۔

کچھ دیر پہلے ہی اس کی محبت ناکام ہوئی تھی اور اب وہ ادھر چٹکلے چھوڑ رہا تھا۔۔م

بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے؟

حال

" ہر کوئی ملیحہ عالہان آفریدی نہیں ہوتا جس کا اتنا بڑا ظرف ہو، جو سب معاف کر دے، سب کچھ بھول جائے اور کبھی غلطی سے بھی اپنی زبان پر کوئی تلخ بات نا لائے، میں آج بھی تمہیں دیکھتا ہوں تو مجھے میرے سارے گناہ یاد آتے ہیں میں معافی کے لائق نہیں تھا لیکن ضرور اللہ کو میرا کوئی کام بہت پسند آیا ہے، جس کے بدلے میں مجھے تم ملی ہو۔۔"

عالہان نے اسکے سر پر بوسہ دیا تھا، وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔

"ہر کوئی عالہان آفریدی بھی نہیں ہوتا جسے اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے جو ایک مرد ہو کر ایک عورت کے لئے اپنی انا اپنا غرور سب قربان کر دے، جو اپنی غلطیوں پر نادم ہو جسے اپنے کئے پر پچھتاوا ہو جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر کسی کے لیے دعائیں مانگتا ہو اگر کوئی اپنے کئے پر اتنا نادم ہو وہ سب بھول جائے تو سب کو ملیحہ عالہان آفریدی بن جانا چاہیے برے کے ساتھ اچھا کرنے سے اچھائی پھیلتی ہے لیکن برے کے ساتھ برا کرنے سے برائی ہی پروان چڑھتی ہے۔۔۔ "

وہ ملیحہ عالہان آفریدی تھی جس نے ان پانچ سالوں میں ایک بار بھی اسے یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ اس کا گنہگار ہے وہ واقعے معصوم تھی کسی پرستان سے آئی ہوئی پری جو عالہان کی زندگی میں آکر رنگ بکھیر گئی تھی۔

ختم بالخیر